U12418. Date- 4-01-10

Title - TAZKIRATUL KAAMLEEN.

Creator - Ram Chandra.

Publisher - Munshi Nawal Kishore (Kanpur).

Date - 1849.

Pages - 200

Subjects - Tareekh - Urdu-o-Farsi ; Urdu-o-Farsi - Tazkira, Shoraa ; Tazkira-Shairaan Farsi-o-Urdu.

تذکرۃ الکاملین

متضمن مضامین [illegible] حالات اکمل زمان و افضل دوران روم قدیم

و فرنگستان و ممالک شرقیہ حسن و خوبی و بلاغت و لیاقت آموزی میں بے نظیر

مصنفہ

پروفیسری رام چندر صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

واسطے افادۂ عوام کے

بتصحیح تمام و تنقیح بالاکلام

بصد حسن و خوبی

مطبع منشی نول کشور واقع کانپور میں چھپا

کتبہ نور محمد خان

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کرتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے کل بیچ سنکے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانو ن کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق ۔ ترجمہ اردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ

نکات احسانی ۔ دو جلد مین ایک جلد مین نکات اردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل عدالت ۔

ذخیرۂ سعادت ۔ یہ جامی بابا لیشتک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہے تہذیب و اخلاق مین مترجمہ لالہ لال جی کا کوروی ۔

نور العین ترجمہ مجمع البحرین ۔ مصنفہ شاہزادہ دارا شکوہ تصوف مین ہے ۔

دستور المعاش ۔ طریقۂ آموزی معاش مصنفہ و مترجمان مارکوئیس لیڈی صاحب ۔

دائرۂ علم ۔ حصہ اول انگریزی سے چند لوات مرتبہ مولوی محمد کریم میر منشی ۔

مفید الصبیان ۔ نثر مجموعۂ سبق ہائے معلومات متعلقہ علم تاریخ وجغرافیہ وغیرہ ہر قسم مفید مولفہ

بخدمت

سرتھیافلس مٹکف صاحب بہادر بارنٹ کے

یہ عرض ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ وہ باشندے

ہندوستان کے جو زبان فرنگ سے ناواقف ہین

کچھ حال مسائل وغیرہ فاضلون اور کاملون یونان

اور روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک مشرقی

کا معلوم کرین + چونکہ مین یقین کرتا ہون کہ آپکو

شوق اس امر سے بہت ہے کہ ترقی علوم کی اہل

ہند مین ہو تو مین آپکے نام سے یہ کتاب کرتا ہون

تاکہ آپکے نام مبارک کی باعث سے اوسکی علم دوست قدر کرین فقط

بندہ

رام چندر ۲۳ تاریخ اکتوبر ۱۸۴۹ع

Sir Theophilus Metcalfe Bar

President the local Committee

Public Instruction etc. etc.

Delhi

This little work is composed with a view to gi

h of my countrymen, as are unacquainted wit

European lnguages, an insight into the opinion

ritings and actions of some of the most eminent p

ns of ancient Greece, Rome, and of modern Euro

nd Asia. Aware of the great interest you take in

ttempts to impart correct and useful inform

ion to the Natives of this country, I beg to dedica

his volume to you, in the hope that it will, under

he auspies of your name, be received with favor

I am

Sir

Your most obedient Servant

RAMCHUNDRA.

اعلان

چونکہ یہ کتاب مسمی تذکرۃ الکاملین نیاز مند نے ستمبر ۱۸۴۹ء میں مقام دہلی مطلع العلوم دہلی میں بحالت ملازمی سرکار انگلشیہ بعہدہ مدرسی علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے خدمت میں سر سیاخلس تکلف صاحب بہادر بارونٹ کی اور نیز بخیال اسکے کہ جو باشندے ہندوستان کے زبان فرنگستان سے ناواقف ہیں اور کچھ حالات مسائل وغیرہ فاضلوں وکاملوں یونان وروم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم ہو اور چونکہ صاحب بہادر ممدوح کو شوق اسبابت کا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہند میں زیادہ ہو اونکے نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی۔ چونکہ اب عالی جناب مہاراجہ صاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراجادھراج راجیشر سری مہاراجہ راجگان مہندر سنگھ مہندر بہادر مخاطب بخطاب نائٹ گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا یعنی طبقہ اعلاے ستارہ ہند والی پٹیالہ دام حشمتہم کا یہ منشا ہوا کہ یہ کتاب سررشتہ تعلیم پٹیالہ میں رائج کیجاوے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص بارہا کتاب ہذا مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ کانپور میں چھپوائی گئی۔

العبد

ماسٹری رامچندر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

فہرست تذکرۃ الکاملین

صفحہ	مضمون
١	حال روسس بانی سلطنت رومیہ کبری
٥	حال شہنشاہ جولی اس قیصر
٨	حال شہنشاہ اغوسطس ۔
١١	حال شہنشاہ طبریس ۔
١٤	حال سلطنت شہنشاہ کلیغولا
١٦	حال شہنشاہ کلادیص ۔
١٨	حال شہنشاہ نیرو ۔
٢٠	حال شہنشاہ گالبا ۔
"	حال شہنشاہ وطو ۔
٢٢	حال شہنشاہ وطلیس ۔
٢٣	حال شہنشاہ وسپیشن ۔
٢٤	حال شہنشاہ وطے طوس ۔
٢٥	حال سلطنت ڈومیشن ۔
٢٦	حال قیصر نروا
"	حال شہنشاہ طراجان ۔
٢٧	حال شہنشاہ ہیڈریان ۔
٢٩	حال شہنشاہ انطونائنس پائیس
"	حال سلطنت شہنشاہ ایمیص ورص
٣٠	حال سلطنت رومیون کی سنہ ١٩٦ع سے شہنشاہ قسطنطین تک ۔
٣٢	حال شہنشا قسطنطین اعظم
٣٥	حال شہنشاہ سکندر ۔
٤٠	حال سلطنت ومنطریس ۔
٤٢	حال بادشاہ پررس
٤٤	حالات دلیر و شجاع سرداران عالی ملک روم قدیم ۔
٤٦	حال سلاح ۔
٤٨	حال مارقوس انطنی ۔
"	حال پومپی اعظم ۔
٥٠	حال بروطس ۔
٥٢	حال قیس ماریس ۔
٥٤	حال مارسلس ۔
٥٧	حال سیفن ۔
"	حال فلیس ۔
٦٢	حال السبیدس ۔
٦٣	حال ملطہ ی ۔

صفحہ	مضمون
۶۳	حال ہمسطوکلی ـ
۶۵	حال حکیم سقراط یونانی ـ
۷۹	حال افلاطون ـ
۸۳	حال ارسطو
۸۵	حال عمدة الحکما دیمقراطیس
۸۶	حال حکیم بقراط
۸۹	حال بوعلی سینا ـ
۹۳	حال حکیم لقمان ـ
"	حال حکیم جالینوس ـ
۹۷	حال حکیم کن فیوشس
۹۸	حال دستھ نیز فصیح یونان
۱۰۱	حال سرو فصیح ـ
۱۰۴	حال تلص فصیح یونان ـ
۱۰۸	حال حکیم طھیلس
۱۱۰	حال حکیم ملیسو فراسطس
"	حال حکیم فیثاغورس
۱۱۳ و ۱۱۴	حال ہر سہ فرقہا فاضلان و حکمائے لاثانی ولایت یونان
۱۱۴	حال فرقہ حکمائے یونانی موسومہ متنفر العیش ـ

صفحہ	مضمون
۱۱۶	حال فرقہ دوم حکیم متنفر الرنج
۱۱۸	حال فرقہ سوم حکیم موسوم بہ مستغنی
۱۲۰	حال حکیم ارشمیدس
۱۲۲	حال حکیم اقلیدس ہندس یونانی
۱۲۵	حال حکیم بطلیموس ریاضی دان
۱۲۶	حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست اسپارٹا
۱۲۸	حال صولن واضع قوانین سلطنت اسینہ ـ
۱۳۲	حال ملک الشعرا ہومر ـ
"	حال شاعر سوفقلس ـ
۱۳۷	حال شاعر انقرین ـ
"	حال شاعر ارسطوفانوس ـ
۱۴۰	حال شاعر یوریپیدس ـ
۱۴۲	حال طھوسی دائدس مورخ یونان
"	حال مورخ ہیرودوطس
۱۴۴	حال موروائی ددرس
۱۴۶	حال زینوفن
۱۴۷	حال فرنگستان
۱۴۸	حال شہنشاہ الحکما و فضلا سر اسحاق

حال روملس یعنی سلطنت رومیہ کبریٰ کا

واضح ہو کہ اول اس کتاب میں حالات شہنشاہان یعنی قیصران
رومیہ کبریٰ کا جنکے حال سے بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی
بالکل ناواقف ہو گئے ہیں لکھتا ہوں کہ رومیہ کبریٰ ایک شہر ہے
ملک اطالیہ میں اور یہ ایک حصہ فرنگستان کا ہے؛ مورخان زمانہ
قدیم کے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبریٰ کے جسطرح پر ظاہر
کرتے ہیں راست راست لیکن یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہے
ذرا کان دھر کر سنو اور تماشا جہان کا دیکھو اور خدا کی خدائی اور
ناپایداری جہان کا خیال کرو؛ کہ ایک اوقات میں سلطنت رومیہ
کبریٰ کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبریٰ کے تمام جہان پر حکمرانی
کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہے کہ تمام سلطنت خاک میں مل
گئی بیت ہے دنیا عجب جاے ناپایدار؛ نہیں ہے کسیکو یہاں
برقرار؛ رباعی دنیا خوابیست کشش ہمہ تعبیر است صید اجل
چہ جوان چہ پیر است؛ ہم روے زمین ست؛ ہم زیر زمین [illegible]
این صفحہ خاک ہر دو رود [illegible] تصویر است؛ اصل حقیقت یہ ہے کہ پروردگار
عالم عالمیان کا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے انسان کی کیا
طاقت ہے کہ اسکے حکم او سکے [illegible] اختیار؛
پابندی و [illegible] ان [illegible] یعنی [illegible] شاہنشاہان [illegible]
[illegible] شخص کو [illegible] گدا کرے [illegible] اسکو [illegible] وہ شاہ؛
گدا کو وہ چاہے تو دے خسروی؛ [illegible] دم میں قوی

اب عنان اشہب تیز گام کلک کو بیچ میدان شروع تاریخ رومیہ
کبریٰ کے متوجہ کرتا ہون کہ اول بادشاہ رومیہ کبریٰ اور بانی سلطنت
اوسکا رولس بیٹا ری سیریا اور بھائی ریمس کا تھا اور اوسکی والدہ
ری سیریا دختر نیومیٹر شاہ ایلبا کی تھی اور جب کہ نیومیٹر کو اوسکے بھائی امیولیس
نے تخت پر سے اوتار دیا تو امیولیس نے اپنی بہن ری سیریا کو حکم دیا
کہ وہ گوشہ نشین مانند راہبی عورت کے جو شادی نکرے رہے لیکن بعد
تھوڑے عرصہ کے خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اوسکے دو فرزند ایک
رولس اور دوسرا ریمس پیدا ہوئے اور وہ عورت بیان کرتی تھی کہ
مجھکو دیوتا مارس سے حمل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دونو لڑکے پیدا ہوئے
تو اوسکے اموولیس نے اونہین ایک درخت کے نیچے کنارہ دریای
ٹیبر پر ڈبوا دیا اور وہان سے فاسطوس جو گڈریا تھا ان دو بچونکو
اوٹھا کر اپنی جورو کے پاس لے گیا اوسنے اونکو بھیڑ کا دودھ پلا کر
پرورش کیا اور جب یہ رولس اور ریمس دونو بڑے اور جوان ہوئے تو اونھون
نے کوشش کرکے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے اپنے نانا کے
بھائی کو قتل کیا اور اپنے نانا نیومیٹر مذکورہ بالا کو دوبارہ تخت ایلبا پر بٹھایا اور
رولس نے ایک شہر ۷۵۳ قبل از پیدایش حضرت عیسیٰ کے آباد کیا جسکا
نام رومیہ کبریٰ رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب
ترکیب لکھتے ہین یعنی اول تو رولس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر
مین آنکر آرام پاوین اور دوسرے یہ کہ رولس نے ایسے ایسے کھیل
ایجاد کیے کہ قوم سیبائن وہان آیا کرتی تھی تو اونکی لڑکیان رولس نے
[illegible]دا کر اپنے باشندہ رومیہ کبریٰ سے شادی کروا دی اور اسطور پر

آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم سے ارادہ جنگ کا کیا
تو اونکی عورتون نے بیچ بچاو کروا دیا اور بعد ازان رومیہ کبری
مین رومُلس نے ایک مجلس حاکمون کی جسکو سنت کہتے ہین مقرر کی
اور بہت اچھے اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک
روز ۷۱۵ قبل از پیدایش حضرت عیسی کے جب کہ وہ فوج کو اپنی
دیکھ رہا تھا تو اوس وقت ایک طوفان آیا اور صدمۂ بجلی سے رومُلس
ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہین کہ رومُلس کو اون حاکمون نے
جنکی مجلس اوسنے یعنی سنت مقرر کی تھی قتل کروایا اور باعث قتل
کرنے کا یہ ہوا تھا کہ اون حاکمون نے دیکھا کہ رومُلس بڑا اختیار والا ہوگیا
ہے اب بعد چند برس کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری
کا گذرا ہے اور اس جہان مین اوسنے بڑا اقتدار اور نام پایا ہے
اور اوسکے عہد مین سلطنت بھی بڑی ہوگئی تھی اوسکا ذکر کرتا ہون اور
تصویر رومُلس کی درج ہوتی ہے

شاہ رولس والی سلطنت رومیہ کبرے

حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کی بعد شاہ رولس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس
قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لایق اوسکے بہت کم
ہوتے ہین اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اوسنے حکومت حاصل کی
اور نام اپنا قاف سے قاف تک پہونچایا ابتدا عمر سولہ برس کی مین اوسکے باپ
نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اوسنے شادی کورنیلیا دختر کورنیلس سنا سے
کرلی اور کورنیلس ستا دوست ماریس کا تھا جو کہ اس زمانہ مین ایک اختیار
والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھکر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے خفا
ہوگیا اور قیصر اور اوسکی جورو مین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا
لیکن کوئی بات عمل مین نہین آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام
کے وسیلہ سے علاقجات ٭ طربیون[1] ٭ کو اسطر[2] ٭ ایڈائیل[3] کے حاصل
کیے اور بیچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی
کی اور بہت سا قرضدار ہوگیا لیکن بعد ازان وہ ملک ہسپانیہ کا
صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اوترگیا اور بعد اسکے اوسنے
پومپی اور کریسس کے شامل ہوکر سلطنت کا اختیار حاصل کیا اور

(۱) طربیون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کونسل
پر بیٹھے رہا کرتے تھے اور جسوقت اہل کونسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے
تھے تو اول اون عہدہ دارونکی منظوری یا نامنظوری کے دستخط ہوتے تھے ٭
(۲) کو اسطر ایک علاقہ اسی قوم مین مثل خزانچی کے تھا ٭
(۳) ایڈائیل ایک قسم کا علاقہ رومیون مین گڈھ کپتان کے تھا فقط ٭

اس شہرت کو تمام ثابت کہتے ہین اور قیصر کو علاقہ (۱) کونسل کا
حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور (۲) چار لیجنون کی حاصل ہوئی
اب اوسنے بڑی بڑی فتوحات نمایان کین اور اگر مین مفصل حال اونکا
لکھون تو بیشک میری کتاب مین گنجایش نہو اسیواسطے لاچار مختصر لکھنا
پڑتا ہے کہ اوسنے قومون بلجین اور ہیلوشین اور نروین کو فتح کر کے تابع
کیا اور قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل تابعدار
اور خراج گزار رومیون کا کر لیا ان فتوحات کا حال اور اوسکے حملہ
اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمدہ طور پر بیان کیے گئے
ہین جس سے اوسکی بہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہے ان کامون
سے اوسکے شریک پومپی کو جو کہ مجلس سنت پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت
حسد پیدا ہوا اور حکم سنت سے اوسے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر
نے اس حکم کی تعمیل نکی لیکن لشکر لیکر آ کر اطالیہ کی طرف کوچ کیا اور اسی
اثناء مین پومپی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافہ رومیہ کبری مین خزانہ
عامرہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مین مارک انٹنی کو چھوڑ کر خود ہسپانیہ کو جہان فوج
پومپی کی رہتی تھی کوچ کیا اور اوسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک مین چلا آیا
اور یہان بالکل مالک سلطنت کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازان وہ یونان
مین گیا اور وہان پومپی کو شکست دی اور پومپی مصر مین بھاگ گیا اور وہان
قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستون وغیرہ پومپی کو بالکل غارت
اور تباہ کر دیا اور بالکل حکم رانی ملک مین کرنے لگا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا

(۱) کونسل ایک علاقہ رومیون مین مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اوسکو زیادہ تر اختیار ہوتا تھا (۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا ؛

کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہین لیکن آخر کو بروطس وغیرہ جو کہ خواہان ریاست جمہور کے تھے اونہون نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ سنت مین بیٹھا ہوا تھا اوسوقت بروطس کے ہاتھ سے سنہ ۴۴ پیشتر پیدایش عیسی کے ۵۶ برس کی عمر مین مارا گیا اور نام نیک اور بہادرانہ اس صفحہ دنیا پہ چھوڑ گیا تصویر اوسکی درج ہوتی ہے

شبیہ جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ سنہ ۶۳ بیشتر پیدایش عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بعد مشہور
لڑائی ایکٹیم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا
تھا کہ یہ رکھنے لیاقتین ایسی کہ جیسے کہ صاحب اولی العزم رکھتے ہین
نہایت طاقت حاصل کی بسبب کہ وہ لینے جولیس قیصر کے اوسکو تاج نصیب
ہوا اور باتین دانائی کی اوسمین حاصل تھین جنسے کہ رعایا خوش رہے اپنی
ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ اوسکو نہایت نیک اور فیاض
سمجھتے تھے قسمت بہتر سے بڑا اوسکو فائدہ رہتا تھا چنانچہ اوسنے حق رعایا کا
ہوا نہ سے نہایت ادب کیا اور اوسوقت بالکل حکومت یہی کرتا تھا اوسکے
شریک سکطس اور اپولس تھے لوگون نے اس شہنشاہ کی عزت مین سوا قدسکے
تیار کیے اور قربانیان اور عبادت اوسکی کرنے لگے اب کہ سلطنت
رومیہ کبریٰ مین نہایت امن تھا اسواسطے شوالہ جینس کا جو کہ ایک سے
اٹھاسی سال سے کھلا تھا بند کیا گیا اوس اوقات مین رومیون کو جو بھولا دیکر
خوش رکھتین اغوسطس نے واسطے اونکے خوش رکھنے کے جاری کین اونسے
اون کو خوش آیند کھیل اور تماشون کا جسکے کہ رعایا رضامند ہے بخوبی رواج
دیا اوسنے حقوق قدیم رعایا کا پاس نہ سے اور

لایا [illegible] رومہ دیوتا [illegible] نہین رہا کہ جسوقت ملک مین امن ہوتا تھا اور کسیطرح کی لڑائی
یا جھگڑا ملک مین نہ ہوتا تھا تو اوسوقت اوس دیوتا کے شوالے کو بند کر دیتے تھے گویا اوسکا
بند کرنا علامت [illegible] امن کی بیچ ملک کے تھی اور جسوقت زمانہ جنگی اور کشمکش اور
مصیبتین اور لڑائیان [illegible] ہوتی تھین اوسوقت اوسکے شوالہ کو کھول دیتے تھے ؛

(۱) سنٹ کا نہایت ادب کیا اور (۲) کیپشیا کو دوبارہ قائم کیا اوسنے
رعایا کو واسطے بخشنے اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کریں
چاپلوسی کی آغوسٹس نے اس چاپلوسکی بکاری سے اور حکومت شخصیہ حاصل کی
جبکہ سلطنت میں انتظام ہو گیا اوسوقت وہ ایک اور بہانہ کو کام میں لایا یعنی
سلطنت کو استعفا دینا چاہا لیکن بسبب فہمایش مارکس اگریپا کے جو کہ صلاح کار تھا
اس امر سے باز رہا اوسنے سبب تحواد اوسکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی آپ منحصر
ہے اس ظاہری اعتدال سے آغوسٹس ہر دل عزیز ہو گیا اور طاقت کو
نہایت افزونی ہوئی اور بموجب خواہش آغوسٹس کے اوسکو علاقہ (۳)
سنسر شپ کا ملا اور بسبب اسکے اوسنے بہت سی بہتر آئی اور ترقی ریاست
میں کی بسبب اوسکے وزیر ہونے میسیناس کے خلقت کو بہت آرام پہونچا اور
وہ نیکیاں جو آغوسٹس میں تھیں بوسیلہ میسیناس کے اوسنے حاصل کین

(۱) سنٹ ایک مجلس چند امیروں چیدہ کی ہوا کرتی تھی اور وہ دربارہ امور ریاست
کے تکرار کیا کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ بے صلاح اونکے کچھ کام کرے لیکن
درجہ بدرجہ شہنشاہ اوس سلطنت نے بالکل حکومت سنٹ کی اوڑا دی اور نام کو
مجلس مذکور رکھا تھا لیکن جبکہ ملک میں شہنشاہ نہ تھے اوسوقت سنٹ بالکل حاکم تھے اور آپس میں
ملکر صلاح کرکے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو ریاست جمہور کہتے تھے
(۲) کیپشیا ایک مجلس چیدہ چیدہ آدمیوں کی رعایا میں سے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت
میں اختیار رکھتے تھے (۳) سنسر شپ ایک علاقہ قدر و مرتبہ کا تھا کہ جسکا علاقہ دار رعایا
کے اطوار سنوارتا تھا اور جسکو فضول خرچ دیکھتا تھا اوسکو منع کرتا تھا اور تمام مال
و اسباب اور آمدنی وغیرہ ہر باشندہ کا حال لکھتا تھا اور کسیکو گناہ کرنے میں
شامل نہیں ہونے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختیار کا علاقہ تھا ؛

اب اوسنے پھر حیلہ واسطے استعفا دینے کاروبار سلطنت کے کیا لیکن بسبب
عاجزیون اوس کی خوشامدیون کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہین چاہتا
تھا قبول کیا اوسکی چاپلوسی کرنے والون نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خبرداری
بطور مربیانہ کرنی لازم ہے اس کہنے سے آغوسطس نے واسطے دس برس کے
پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجھ سلطنت کا مین اپنے
اوپر نہین رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہون کہ سلطنت کو دو حصہ مین سنٹ
مجھسے بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس اوقات مین جتنے کہ ملک زیر حکم
رومیون کے تھے معلوم ہو جائینگے ۔ ملک اطالیہ اور دونو ملک
گال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الامان اور شام اور فنیشیا اور
سالی پرسس اور مصر اغوسطس نے اپنے قبضہ مین رکھے اور ملک افریقیہ
پیروپرا اور نیومیڈیا اور لبیا اور ایتھنیا اور پوفس اور یونان اور ایلریا
اور مقدونیا اور دالمیشیا اور جزائر کریٹ اور سسلی اور سارڈینیا سنٹ
کے قبضے مین رہے اغوسطس نے وہ ملک اپنے پاس رکھے جہان کہ اکثر
افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تئین علاقہ پی جوال طربیون کا
حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امورات سلطنت مین مقدمات
فوجداری اور دیوانی کا مالک ہوگیا اندنون مین ولیعہد مارسلس بھتیجا
بعدہ داماد اغوسطس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مر گیا اور بیوہ اوسکی سے
مارکس اگرپا نے بموجب قبولیت اغوسطس کے شادی کرلی اس عورت
کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ عورت تھی چنانچہ آغوسطس نے اوسے
جلاوطن کردیا ۔ اگرچہ آغوسطس کل اختیار سلطنت مین رکھتا تھا لیکن
پھر بھی اوسنے بیرونی قاعدے ریاست جمہوری کے قائم رکھے

یعنی علاقجات اٹھرایل اور رطریون اور نواسطرا اور ہیڑ[1] کے جوکہ ریاست
نوعیہ مین ہوتے ہین اوسنے قائم رکھے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر
استعفا سلطنت کو دینا چاہا لیکن عاجزیون رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادہ
کاذب سے باز رہا غرض کہ اسی طور پر اوسنے پانچ دفعہ سلطنت کے
چھوڑنیکا ارادہ کیا اس اعتدال کو دیکھکر رعایا اوس سے بہت خوش
رہی اور اوسکو بہت اعتبار حاصل ہوا ؛ مارکس اگریپا اندنون مین
مرگیا اور بیوہ اوسکی جولیا نے طبریس سے شادی کرلی اسطور سے طبریس
اغوسطس کا داماد ہوگیا اور اغوسطس نے اوسکی والدہ لویا سے شادی
کرلی طبریس اور دورسس دو بھائی تھے جنمین سے دروسس ایک لڑائی مین
مارا گیا اور اوسکی اولاد مین سے جرمنی کس اور کلاودیس جو بعد ازان شہنشاہ
ہوا اور ایک دختر جولیا جسنے قیس قیصر سے شادی کرلی تھی ؛ جبکہ اغوسطس بڈھا
ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھ رکھتا تھا چھوڑ دیے
اوسنے ایام پیری مین کچہری سنٹ مین جانا چھوڑ دیا اغوسطس ۷۶
برس کی عمر کے سنہ ۱۴ عیسوی مین مقام نولا مین مرگیا ؛
اسکے عہد مین علم نے ترقی پائی اور دربار شہنشاہی مین فاضل ہرطرح
کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط ؛

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ سنہ ۴۲ بیشتر پیدائش حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اغوسطس کے

(۱) ؛ ہیڑ ایک علاقہ روہیون مین تھا جسکو منصب اعلی پاتے کیا
کرتے ہین ؛ ؛

شبیہ آغوسطس

طبریس شہنشاہ رنجیدہ ہوا بسبب بیرحمی اور سختی اس شہنشاہ کے لوگ اوس سے نفرت کرتے تھے جبکہ ایلچی سنٹ کیطرف سے اوسکے پاس گیا اوسنے ظاہری نفرت سے تاج کو قبول کیا اور اول اول مین سلطنت اوسکی بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن بعد ازان اوسنے تمام ظاہری طور ریاست جمہوری کی موقوف کی اوسنے حق کمیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا رعایا سے چھین لیا اوسنے حکومت سنٹ کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے بعض دفعہ اوسنے صلاح امور ریاست مین لیا کرتا تھا ✤ اوسی اوقات مین اوسکا بھتیجا جرمنی کس بڑی شان وشوکت ممعون مین بیچ ملک جرمنی کے حاصل کررہا تھا طبریس نے اوسکا حسد کیا اور اوسکو وہان سے طلب کرکے اوسکو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعون مشرقی کے بھیجدیا اور وہ وہان بحکم طبریس کے زہر سے مارا گیا ✤ طبریس کا دوست الیس سجنیس سردار پریٹورین گارڈ[1] کا تھا اس شخص پر تمام راز طبریس کھول دیتا تھا اور یہ دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اوسنے چاہا کہ تمام خاندان قیصران روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اوسنے فرزند شہنشاہ مسمی ڈروسس کو زہر دیکر مارڈالا اور اسطرح پر اوسکو زہر دیا کہ کسی کا اوسپر شک نہ پڑا اور ہر روز چغلی اور الزام اچھے اچھے لوگون پر لگائے اور اونکو قتل کروایا لیکن آخر کو طبریس ہوشیار ہوا اور اوسنے خیال کیا کہ ایسی باتون مین خاص اوسکی زندگی کو جوکھون ہے ✤ طبریس بموجب صلاح اپنے دوست مذکور کے جزیرہ کیپری کو چلا گیا اور وہان اپنے تئین ہر ایک عیش وعشرت میں

(۱) جو فوج کہ واسطے نگہبانی اور حفاظت شہنشاہ کے مقرر تھی اوسکو پریٹورین گارڈ کہا کرتے تھے اس فوج نے آیندہ کو کل اختیار سلطنت مین پایا تھا ✤

داخل کیا اوس اوقات مین سیجنیس مذکور دارالخلافہ مین کل اختیار رکھتا
تھا اور اوسنے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا جب طبریس کو
اوسکے اس ارادہ فاسد سے اطلاع ہوئی اوسنے اوسکے غارت کرنیکا ارادہ
کیا اول اوسنے اس بات کو کہ رعایا اوس سے محبت رکھتی ہے یا نہین دریافت
کیا جب اوسنے پایا کہ ہر شخص اسکو ناپسند کرتا ہے اوسوقت اوسنے حکم بھیجا
کہ اوس سے علاقہ سرداری پریٹورین گارڈ کا چھین لیا جاے اور آخرکو بحکم
طبریس اور بقبولیت سنت کے اوسکو پارہ پارہ کرکے دریاے طبرین مین پھینکدیا
اندنون مین طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہین کرتا تھا اور سلطنت مین
بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شہرون مین نہ تھے دور کے پرگنون
مین کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا ۞ اور تمام سلطنت مین
سواے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخرکو یہ ظالم میکرو کے ہاتھ سے
۷۸ برس کی عمر مین بیچ ۳۷ عہ کے اور ۲۳ سال سلطنت کرکے مارا
گیا فقط ۞ اٹھارہوین سال جلوس اس شہنشاہ مین حضرت عیسی مسیح
کو یہودیون نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی ۞

احوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا بیچ ۳۷ عیسوی کے شہنشاہ روم کبری کا ہوا یہ
بیٹا جرمنی کس کا تھا بروقت تخت نشینی اس شہنشاہ کے خلقت کو بہت خوشی
ہوئی اور اول اول اسنے چند کار رحم اور اعتدال کے بھی کیے تھے
اوسنے گویندونکو جو سلطنت سابق مین دربار مین تھے نکالدیا اور حق کمیشنا
کا رعایا کو بخشا ۞ لیکن یہ صبح خوشی کے ساتھ شام بہت بڑے رنجون اور قتلون کے

انجام ہوئی کلیگولا نے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دور کیا اوسنے میکرو کو جسنے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلیگولا نے طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا پچھلے شہنشاہ کا تھا بخوف رقیب ہونے بیچ سلطنت کے مروا ڈالا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوتا اوسکو فی الفور مروا ڈالتا تھا تمام اس ظالم کی سلطنت مین سوائے چند مہینہ شروع کے سوائے دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ نہوا کلیگولا اپنی بے رحمی مین کمال رکھتا تھا جبکہ اوسکے بہن دروصلا مرگئی اوسوقت جس کسی نے اوسکے مرنیکا غم کیا اوسکو سزا دی کسواسطے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا غم نکرنا چاہیے ٭ اور جس کسی نے اوسکا غم نکیا اوسکو بھی اوس ظالم نے واسطے غم نکرنے ہمشیرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام یہ گونہ سلطنت مین رعایا پر خراج گران ڈالے اور بسبب لالچ مزاج کے باشندون کے اسباب اور مال ضبط کرلیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے کام تمام زمانہ سلطنت مین کرتا رہا اوسنے درگاہین واسطے اپنی پرستش کے تیار کروائین اور کبھی اپنے تئین دیوتا جوپیٹر(۱) خیال کیا اور کبھی جونو(۲) اور گاہے اوسنے اپنے تئین برابر مرکری(۳) اور ہرکلیز(۴) کے تصور کیا آخر کو یہ ظالم جیسی موت کا مستحق تھا ملا یعنی ایک شخص نے سنہ ۴۱ عیسوی مین جو ٹربیون پر ٹیورین گارڈ کا تھا مار ڈالا فقط

(۱) جوپیٹر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیون مین تھا ٭

(۲) جونو جوپیٹر کی جورو تھی ٭

(۳) مرکری یونانیون مین پیغام پر تمام دیوتاؤن کا تھا ٭

(۴) ہرکلیز یونانیون مین نہایت بڑا دیوتا بہادر اور شجاع گذرا ہے ٭

حال شہنشاہ کلادیس کا

یہ شہنشاہ سنہ بیشتر ہونے حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا بعد موت کلیگولا
کے رومیون نے چاہا کہ ریاست جمہور قائم رہے لیکن سپاہیون نے
جو کہ اندنون مین بہت اختیار پا گئے تھے جبکہ شہنشاہ سابق قتل ہوا اوسوقت
کلادیس چچا شہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل مین بخوف قتل ہونے کے چھپ رہا
اتفاقاً ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑ گئی اور اتنے مین اور بھی چند آگئے اور
اوسکو ہوادار مین بٹھا کر کیمپ پریٹورین گارڈ مین لیگئے اور شہنشاہ روم
کیمرنی کا سفر کیا اور چونکہ کلادیس اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اسواسطے
اوسنے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے بھی لاچار اوسکو
شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفع تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پا چلے تھے
اور سلطنت کو بعوض انعام کے بیچا۔ کلادیس ایک بے وقوف تھا اور
مزاج مین بھی لڑکپن باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہین گیا تھا کلادیس
نے واسطے ہر دل عزیز ہونے کے یہ تجویز کی کہ تمام خونی قانون شہنشاہ کلیگولا
کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیچ انتظام ملک کے رکھے اور چاہا
کہ کسیطرح سے اچھا انتظام اور امن ہوجاوے اور اوسنے عزم بہادرانہ
بھی ظاہر کیے اوسنے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوسنے اول پلاٹس
جنرل کو وہان بھیجا اور بعد ازان خود گیا لیکن یہ مہم صرف نمود اور شان
کی تھی شہنشاہ مذکور وہان سولہ روز رہکر پلاٹس اور ویسپیشن کو واسطے
جاری رکھنے لڑائی اور زیر کرنے انگریزون کے چھوڑ کر چلا آیا اور کرنظام
شاہزادہ ویلیز نے بخوبی رومیون کا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شاہزادہ مذکور قید ہو کر

روسیہ کبریٰ مین لایا گیا اور جب اوسنے شہر کی آبادی اور دولت اور شان و
شکوہ کو دیکھا حیران ہو گیا اور کہا ہا افسوس جو لوگ اپنے ملک مین ایسی شان
و شوکت رکھتے تھے مجھ غریب کے جھوپڑے کا حسد کرین * کلاودیس نے
اوسکی تواضع بہت اچھی طرح سے کی غرضکہ شروع سلطنت کلاودیس کی
لوگونکو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بے وقوف شخص سے ایسی
امید کب ہو سکتی تھی نوکر اور غلامون شہنشاہ نے سلطنت مین اختیار کلی پایا
نہایت کمینی غلام اوسکے عہدہ منصفی اور صوبہ داری پرگنات پر مقرر ہوے
اونکے ظلم و ستم سے ہر پرگنہ مین فریاد سنی گئی مسیلینا ملکہ شہنشاہ نہایت فاحشہ اور تمام
برائیان اوسمین موجود تھین اوسکی عیاشی تمام روسیہ کبریٰ مین مشہور تھی حتی
کہ جب شہنشاہ دارالخلافت مین نہ تھا اوسوقت اوس نے شادی قیس سلیس سے
کر لی اور بعد تفتیش نرسسلا نے شہنشاہ کے اوسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنسی کے
اوسنے یہ کام کیا تھا نارسیسس غلام کلاودیس نے شاہزادی کی تمام باتین ظاہر
کین اوسوقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانے عمل مین لا چنانچہ اوسنے
شاہزادی اور اوسکے عاشق کو معرض قتل مین پہونچایا اور شہنشاہ نے اپنی
بھتیجی اگریپینا سے شادی کر لی یہ کمبخت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ
بدبخت اوسنے چاہا کہ نیرو اوسکا لڑکا تخت پر بیٹھے اسواسطے اوسنے شہنشاہ
کلاودیس اپنے خاوند کو ۶۴ برس کی عمر مین بیچ سنہ ۵۴ء کے زہر کھلا کر
مار ڈالا اور حکیم سنیکا کو جو کہ ایک سٹواک(۱) کے فرقہ مین تھا اوسکا اوستاد

(۱) سٹواک ایک فرقہ فاضلون کا یونان مین گزرا ہے جو کہ رنج اور خوشی کو مساوی
سمجھتے تھے اگر کوئی آفت یا مصیبت آتی تھی تو اونکو اوس سے کچھ رنج نہوتا تھا اور علی ہذا القیاس
جب کبھی کوئی خوشی کی بات اونکو حاصل ہوتی تھی تو اوس سے وہ کچھ خوش نہوتے تھے

مقرر کیا لیکن اوسپر اوس فاضل کی ترتیب کا کچھ بھی اثر نہوا

ذکر شہنشاہ نیرو کا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہے کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہے
لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خرابی اس صفحہ جہان پر چھوڑ مرا یہ شہنشاہ
سنہ ۵۴ عیسوی مین تخت پر بیٹھا اوسکی سلطنت کے حالات کو لوگ بہت ناپسند
کرتے ہین اوسنے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانون اور دیوانون سے بھی عمل
مین نہین آتے ہین شروع سلطنت مین بسبب اوسکے اوستاد سنیکا کے
انتظام اور بہبودی ملک مین معلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ
اوسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند بچون اور عیاشون کے ساتھ تمام دار الخلافہ
مین آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا واگذاشت نکیا اس
شہنشاہ کا نام بدواسطے اوسکے ظلمون کے نہایت مشہور ہے وہ انتظام اور
کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اوسکی ماں اگرپینا
نے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اوسنے سلطنت مین کرنا شروع
کیا سنیکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اوسنے اوسکا
اختیار کم کر دیا اور بعوض اسکے اوسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ نیرو اوسکا بیٹا
غاصب ہے اور قابل سلطنت کے نہین چنانچہ نیرو نے اپنی والدہ کو اپنے
ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازان کشتی کرنا اور ہر ایک عیش کیطرف
متوجہ ہوا اوپیا اوسکی شاہزادی نہایت بدعورت تھی اس اوقات مین
سنکت ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نہ تھی ان دنون مین ایک سازش
جو برخلاف نیرو کے ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور جسپر ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

اوسنے اپنے اوستاد سنیکاپر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن بسبب درجہ اوستاد کے شہنشاہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت جسطرح چاہے پسند کرے چنانچہ وہ اپنی رگین کھول کر حمام مین بیٹھ گیا اور اسطرح اس ظالم کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ شہنشاہ اپنے تئین پہلوانون اور کشتی گرون مین سمجھتا تھا چنانچہ وہ یونان مین واسطے حاصل کرنے انعام بیچ کھیلون اولمپک(۱) کے گیا اور اپنے تئین ہرگانیر تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دار الخلافہ روم کبری مین آگ لگا دی اور محل کی چھت پر واسطے تماشہ دیکھنے کے جا بیٹھا۔ القصہ حالات بے رحمیون اس شہنشاہ کے پڑھنے اور لکھنے سے بہت رنج حاصل ہوتا ہے آخر کو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم کتے کی موت مرا کرتے ہین سو ہی ہوا۔ دندکس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشندہ گال تھا اپنے ملک مین سرکشی کروائی اور ایک شخص گالبا کو شہنشاہ جو کہ اس اوقات مین صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار گالبا کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور ایک غلام کے گھر چھپ رہا اور محکمہ سنٹ سے اوسکے واسطے سزا موت بیجورم کی مقرر ہوئی۔ سزا موت بیجورم سے یہ مراد ہے کہ پہلے رومیون مین ایک سزا مقرر تھی کہ ملزم کے کوڑے مار کر طارپین کے پہاڑ پر سے دریائے طبر مین پھینک دیا کرتے تھے چنانچہ ایسا ہی حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے ایک اپنے غلام کی عاجزی کی کہ تو مجھکو خنجر سے ہلاک کر کہ مین اس سزا سے بچون چنانچہ غلام

(۱) اولمپک ایک قسم کا کھیل یونان مین ہوتا تھا کہ وہان مختلف اضلاع سے لوگ اور شہنشاہ اور سردار واسطے ظاہر کرنے فنون دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گری سیکھنے آیا کرتے تھے اور جو کہ قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اوسکو انعام ملتا تھا۔

بمو جب اوسکے کہنے کے بیچ سنہ ۱۹۸ کے اوسنے خنجر سے ہلاک کیا اور یہ وہ ایسی خصلت چھوڑ مرا کہ اوسکے مطابق ہم کسی تاریخ مین مشکل سے پاتے ہین فقط

ذکر شہنشاہ کالیبا کا

اندنوں مین سلطنت مین پرٹوریَن گارڈ بالکل مالک تھے تو کالیبا جو کہ ایک عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اوسنے مختلف پرگنوں کی صوبہ داری بہت عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ بدرجۂ کمال رکھتا تھا اب ۷۲ سالکی عمر مین شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا مقرر ہوا جب کے شہنشاہ اطلیہ مین پہونچا تو اوسنے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ رتبہ حاصل کیا تھا ندیا چونکہ سلطنت نیرو مین وہ کھیل اور تماشے جو کہ رومیونکو خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور بسبب اب نہونے اِس امر کے رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر عظام جو کہ سلطنت مین تھے اونسے روپیہ چھین لیا اور کہا کہ اونہون نے مال اسباب نیرو کی سلطنت مین بے منصفی سے لیا تھا بسبب اس مزاج شہنشاہ کے لوگ ناخوش ہوئے اور آخر کو اوسکے واسطے جو جو کچھ کہ لاحق حال ہوئی جیسے کہ آیندہ کی سلطنت مین معلوم ہوجائیگا

ذکر شہنشاہ اوطھو کا

اوطھو شہنشاہ سنہ ۶۹ عیسوی مین رومیہ کبریٰ کا ہوا ہے یہ بادشاہ واسطے اوسکی بڑائیوں کے مشہور ہے جسوقت کہ اوسنے تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اوسوقت ایک اوسکا رقیب بالیسو واسطے

تخت نشینی کے موجود تھا اور وطوشدت سے قرضدار تھا اور اس قرضداری سے دق ہو کر اوسنے چند بیحال تجویزین واسطے تاج لینے کے کین اور اوسکو خوف اپنی جان کا نہ تھا اوسکو اس بات کی کچھ پروا نتھی کہ خواہ مین لڑا کر دشمن سے مارا جاؤن یا مقتل مین گنہگار ہو کر قتل ہون اوسنے اپنے شہر کے اور دوستون کو سمجھایا کہ مجکو سبھون نے بھی فتومی تخت نشینی رومیہ کبری کا دیا ہے اور سپاہ کو بروقت تخت نشینی اپنے کے امیدوار انعام کا کیا ❊ (ناظرین پر بخوبی واضح ہو کہ اندنون مین فوج سلطنت مین بہت اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک سیاہ ہو گئی بعینہ ایسا حال ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور مین مالک تھی یعنی وہان جسنے کہ مُہر اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) ❊ ایک روز اوطھو کو سپاہ اپنے مقام پر لے گئی اور وہان اوسکو شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا بروقت تاج پہننے اوطھو کے گالبا جو شہنشاہ رومیہ کبری کا تھا اور اوسکا شریک پائے سو دو نو مارے گئے اور اونکے سر حضور شہنشاہ اوطھو مین لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے اول ہی اوسکا مزاج خوفی قطعی معلوم ہو گیا جسوقت اوطھو شہنشاہ ہوا اوسوقت اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو شہنشاہ رومیہ کبری کا مشہور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطھو کے تھا اور اوس مین بہادری نتھی لیکن وہ اپنے دو افسرون پر سیسی صینیا اور والینز پر بھروسا رکھتا تھا چونکہ درمیان عرصہ دراز کے جلیسے کہ شہنشاہ اغوسطس تخت نشین ہوا اور اب تک بسبب نہ واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن لڑائی کے بھول گئی تھی اور سست اور عیاشی کی طرف مائل تھی اب فوج مین وہ دلیری نرہی جو کہ سابق مین

واسطے شان اپنے مین دکھلائی تھی اب اول مین وطلیس نے شکست پائی لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ وطلیس کے مقام بدریکم مین واقع ہوئی اس لڑائی مین چالیس ہزار آدمی کام مین آئے اب بھی اوتھو فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اوسنے زیادہ لڑائی کرنی مناسب نہ سمجھی کہ اسمین ناحق خون ہوا اور نا امید ہوکر اوسنے خود اپنے تئین مار ڈالا اور مانند کیطو کے اپنے محل مین جاکر سو رہا اور بعد اوٹھنے کے تلوار مار کر مرگیا اور مورخ بیان کرتا ہے کہ اس شہنشاہ نے سلطنت تین مہینے کی ورنہ اگر زیادہ ہوتی تو اسکی سلطنت بھی مانند نیرو کے ہوتی یہ شہنشاہ واسطے مضبوطی بدن کے مشہور ہے

حال شہنشاہ وطلیس کا

جبکہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت مین بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ مزاج اور بیرحمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک فعل شنیع اور عیاشی کو کام مین لایا اوسکی خصلت کو بیان کرنے مین یہ بہت کافی ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کرتا تھا۔ وسپیشن ایک شخص تھا کہ جسنے عہد سلطنت کلیغولا اور کلاڈیس مین بڑی عزت وشان حاصل کی تھی اوسنے عہد سلطنت نیرو مین حکومت اوس فوج کی جو برخلاف یہود یون کے مقرر ہوئی تھی حاصل کی اور وہان اوسنے بہت ہی کار بہادری کے نمایان کیے اور فوج اضلاع مشرقی نے یہ دیکھکر اور برگنات کی فوج بالکل مالک سے خفا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے وسپیشن سے کہا کہ تم فوج کو انعام دیکر تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج برگنات مشرقی نے اوسکو شہنشاہ مقرر کیا اور اکثر اضلاع ملک اطلیہ مین وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس نے

جوش مین تھا اور اوسنے سیفس بھائی وسپیشن سے اس شرط پر کہ اوسکو
پنشن ملا کرے سلطنت چھوڑ دینے کا عہدنامہ کر لیا لیکن جب رومیون نے اپنے
شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو اونھون نے اپنے بادشاہ کو لاچار کر کے محل
شاہی مین داخل کیا اور سیفس کو قتل کیا اسی اثنا مین پرسکس ایک افسر
فوج وسپیشن کا مع فوج کے بہان آپہونچا اور وطلیس کو قید کر کے مار ڈالا

ذکر شہنشاہ وسپیشن کا

اب وسپیشن سلطنت رومیہ کبری پر سنہ ۶۹ع مین قابض ہوا خصلت اس
شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بوقت حاصل کرنے تاج کے اوسنے تمام کو جو کہ
اوسکے سابق مین خلاف تھے معاف کر دیا اوسنے تمام باشندونکو اجازت
دی کہ جو کچھ کسیکو اپنے باب مین عرض معروض کرنا ہو خاص شہنشاہ سے
عرض کرے اوسنے جشن خوردن اور گوئندون کو ایک قلم موقوف کیا یہ بہت
سادہ مزاج تھا اوسکا قاعدہ تھا کہ ہر موسم گرما مین جبکہ کاروبار سلطنت
سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم مین جو کہ ایک گانو مسمی رطی مین تھا
چلا جاتا تھا وہان وہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی والدہ بھی وہین رہتی تھی
اوسکو اس بات مین بہت خوشی ہوتی تھی کہ ویسی ہی عجیب حالت مین
جیسے کہ وہ ایام خوردسالی مین تھا رہے ۔ اوسنے اختیار سنٹ کو جیسے کہ
سابق تھے دیے اور دوبارہ اونھون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی
اسکی سلطنت مین لڑائی یہودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت مین
وسپیشن واسطے زیر کرنے یہودیون کے بھیجا گیا تھا لیکن جب اوسنے تمام
اضلاع یہودیونکو زیر کیا تھا لیکن فقط دارالخلافہ رہ گیا تھا اوسوقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور رتبہ کبریٰ کو پہنچا لیکن وہان اپنے فرزند طیطوس کو
چھوڑا اوسنے ایک حملہ مین بیت المقدس دار الخلافہ یہودیونکا قبضہ مین کیا
لیکن بہ سبب سرکشی اور سینہ زوری وہانکے باشندون کے شہر مذکور کو
رومیون نے خاک مین ملا دیا اور ایک قلم غارت کیا ویسپیشن نے شوالیہ
جنیس کو بند کروا دیا اور طیطوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شریک سلطنت
مین مقرر کیا اور آخر کو ۶۹ برس کی عمر مین بیچ ۷۹ء کے مر گیا۔

حال شہنشاہ طیطوس کا

خوبی قسمت رومیون سے بیچ ۷۹ء کے طیطوس شہنشاہ ہوا قلم کو طاقت
نہین کہ اس شہنشاہ کے اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہوتے
تو خلقت رنج کو بھول جاوے کہ کسکو کہتے ہین طیطوس کی سلطنت مین
رعایا بہت آسایش سے رہی یہ ہنر ظاہری اور باطنی تمام رکھتا تھا وہ واسطے
خوشی اور آسایش خلق کے پیدا ہوا تھا اوسنے بہادری ذاتی سے عزت اور
شان رومیون کی دوبارہ زندہ کی لوگ چند کار احمقانہ کے جو اس سے
ایام خورد سالی مین بن آئے ذکر کرتے ہین لیکن اصل حقیقت مین اسکا باعث
یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن مین سلطنت کلاڈیس اور نیرو مین رہا تھا لیکن
بعد تخت پر بیٹھنے کے اوسنے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھنے اور انتظام
رعایا کے کی ہر ایک افسر اور عہدہ دار کو جو نیک تھا مقرر کیا اوسنے واسطے
خوش رکھنے اپنی رعایا کے بموجب دستور قدیم کے خوش آیندہ کھیل
جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تماشاگاہ کی موافق شان سلطنت
کے بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ مین پہاڑ آتش خیز وسویس مین سے

آگ اور فلذات نکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پومپی اشنی اور
ہرکلینم دب کر غارت اور زیر زمین دفن ہو گئے اسی بلائے ناگہانی میں
فاضل پلینی بزرگ کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قہر کے شہر نیپلز نے نہایت
نقصان اوٹھایا لیکن طیطوس نے وہان کے باشندون کی بڑی تشفی
کی اور اوسکا تلافی کیا اور جتنا کہ وہان کے لوگون کا نقصان ہوا تھا اوسکے
عوض مین اپنی گرہ سے اوسنے خرچ کر کے مال و اسباب و روپیہ دیا جبکہ
شہنشاہ مذکور خود وہان تشریف لے گیا تھا اوسوقت خاص دار الخلافہ
مین ایک قہر الہی نازل ہوا یعنی شہر روم کبری مین آگ لگ گئی اور ایک
بڑا حصہ دار الخلافہ کا غارت اور ویران ہو گیا آفت سے جو لوگون کا
نقصان ہوا اوسکا عوض اوسنے اپنی گرہ سے اوا کیا اور خزانہ عامرہ مین
سے کسیکو نہ دیا بلکہ خود اپنا اسباب بیچکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا ۞ یہ نیک شہنشاہ
جبکہ ایسے ایسے نیک کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آ پہونچا اور اس جہان
ناپایدار سے بیچ سنہ ۸۱ء کے طرف وطن خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہین
کہ اوسکے بھائی ڈومیشن نے اوسکو زہر دیکر مار ڈالا اور خود اپنے
تئین مستحق جہنم کا کیا ۞

حال سلطنت ڈومیشن کا

اب ڈومیشن نے جو کہ حقیقت مین بے رحم اور بے وقوف تھا سنہ ۸۱ء مین
سلطنت حاصل کی اول اول مین جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہین وہ
اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی مزاج اوس پر غالب آیا ۞ جبکہ
الامان مین سرکشی ہوئی اوسنے وہان بعد رفع سرکشی کے بھی نہایت

قتل کرکے اوس سے اوسکا خونی مزاج ظاہر ہوگیا گو بندرت اور جیلخوردن
سے دربار شہنشاہی مین ہجوم کیا اور منجم مقرر ہوئے کہ وہ ہرایک رئیس اور
امیر کا تقدیر دیکھکر حال قسمت کا حال شہنشاہ سے عرض کرین تاکہ جسکی
قسمت آئندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جاوے لیکن رعایا اور
تمام لوگ اس ظلم و ستم کو گوارا نہ کرسکے اور ایک سازش خاص محل شاہی
مین برخلاف شہنشاہ کے ہوئی جسمین کہ شہنشاہ مارا گیا اور اسطرح پر
سنہ ۹۶ء مین اس ظالم جہان خالی ہوا

حال قسیص نروا کا

بعد سلطنت ومیشن کے سازش کرنے والون نے قسیص نروا کو شاہنشاہ
پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا جو خاندان قیصران رومیہ کبری مین سے
نہ تھا یہ شخص مقام نارنی مین جو عمبریا مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور
خاندان کریطن مین سے تھا بوقت تخت نشینی کے عمر اوسکی ۷۰ برس
کی تھی اور حقیقت مین نیک تھا لیکن کاربار سلطنت کا بہ سبب پیرسالی اور
ملایمت مزاج کے نکرسکا اور اسیواسطے اوسنے طراجان کو گود لیکر اوسکو سلطنت
مین شامل کیا اور جلد بعد اسکے چھ مہینے سلطنت کرکر اس جہان فانی سے رحلت کی

حال شہنشاہ طراجان کا

طراجان حقیقت مین وہ نیکیان جو لائق بادشاہ کے ہین رکھتا تھا
وہ عالی خاندان تھا وہ فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ
مدام اپنی فوج کے ساتھ پیدل چلتا تھا اور تمام

تکلیفات مین جو سپاہیون کو ہوئی تھین شامل رہا اوسنے بمقابلہ اہل ڈیشیا
کے لڑائی کی اور اونکو جو دشمن شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسنے موقوف
کیا اسکی سلطنت مین خسرو شاہ توران نے آرمینیا کا قبضہ کر لیا طراجان
نے یہ دیکھکر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اوسکو شکست
دیکر تابعدار کیا اور اوسکی دار الخلافہ تسیفن اور ملک شام اور ملک یمن
کا قبضہ کر لیا طراجان کو فتح کرنے ملکون کی طرف بہ نسبت انتظام کے زیادہ تر
توجہ تھی ٭ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ مین جوان برابر سکندر کے ہوتا اور ہند مین
بھی خوب فتح ملکون مین مشغول رہتا ٭ علاوہ ازین اوسنے کمیشیا اور مقرر
کرنے مجسٹریٹ کا رعایا کو بخشا اوسنے رعایا پر بہت فیاضی کی تواریخ
مین مذکور ہے کہ دو لاکھ لڑکے محتاجون کے اوسکی جیب خاص سے پرورش
پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اوسنے بسبب انتظام اور کفایت
شعاری کے رعایا کو دولتمند کر دیا اسکی سلطنت مین دربار مین اچھے
اچھے فاضل موجود تھے پلنی خرد اور شاعر جونل اور مشہور مورخ
طیسطس اور پلوطارک اسکے دربار مین تھے اسکے عہد مین ہر طرح
کے فنون نے ترقی پائی اس بادب اور نیک شاہنشاہ نے سنہ ۱۱۷ع
مین ۶۳ برس کی عمر مین اس جہان فانی کو چھوڑا ٭٭

ذکر شاہنشاہ ہیدریان کا

یہ شہنشاہ سنہ ۷۶ع مین پیدا ہوا تھا اور اسنے بہ بہانہ اس
بات کے کہ طراجان نے اوسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی
حاصل کیا اور طراجان اسکا اوستاد بھی تھا

اوسنے اول تخت پر آتے ہی وہ ملک جو طراجان نے فتح کیے تھے چھوڑ دیے کسواسطے کہ بموجب مقولہ شہنشاہ اگوسطس کے شرقی حد سلطنت کی دریاے فراط تک کی اور اسکا باعث یہ تھا کہ وہ خواہان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور انتظام پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہو جائے اوسنے اسیواسطے سرداران عالی خاندان پر بہت بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے محتاج ہو گئے تھے اوسنے جہان کہین خراج گران دیکھے کم کر دیے اوسنے چند شہر جو منقضی ہوتے زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے اور شہر بیت المقدس کو دوبارہ بنوا کر آباد کیا اوسکو بیدل پھرنے مین کچھ عذر نہ تھا اس باعث سے رعایا اوس سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے واقف تھا وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری مین مہارت کمال رکھتا تھا القصہ عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا جسمین عزت اور شان اور امن اور بہبودگی رومیون کو ہوئی اوسنے طوس آرلیس انطونائیس کو اس شرط پر گود لیا کہ بعد اوسکے وہ آئیس ورص کو مالک سلطنت کا کرے حقیقت مین یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور اونھون نے چالیس برس نہایت امن اور عقلمندی اور انتظام سے رومیون پر حکومت کی شہنشاہ عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار ہو کر سنہ ۱۳۸ع مین مر گیا اور نام نیک اس جہان مین باقی رکھا

شہنشاہ انطونائنس پایس

سلطنت انطونائنس پایس کی بہت مشہور دائمی کم ہوئی لیکن اوسکی سلطنت مین رعیت فرخندہ حال اور فارغ البال رہی اوسکی خصلت حکیمانہ تھی اور رعایا سے محبت پدرانہ رکھتا تھا اور مدبر تھا اور قانون بہت عمدہ جاری کیے جنسے کہ خلقت کو نہایت آسایش پہونچی اوسکی بڑی توجہ طرف خبرداری غریبون اور مفلسون کے تھی اوسنے عزم اور شان سنت کی دوبارہ قائم کی اور اوسکی نیکی اور خدا پرستی اور عدالت کی یہانتک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکون کے دو بادشاہون بیچ فساد ہوتا تھا تو وہ منصف قرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت نہین کہ اوسکی تعریف تمام وکمال کرسکے یہ شہنشاہ چوہتر برس کی عمر مین ۱۶۱ء کے بائیس برس سلطنت کرکے مرگیا

سلطنت شہنشاہ انیس ورس

شہنشاہ انیس ورس بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور ہوشیار تھا جب یہ نیک شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اوسنے نام بتبدیل کرکے مارکوس ارلیس انطونائنس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا اسنے کتابین تصنیف کین جنمین اوسنے مہمات کے حال اور علم اخلاق لکھا ہے اور وہ ابتک موجود ہین اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسمی لیوشس ورس تھا اسمین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اوسنے اپنا ایک عزیز سمجھکر سلطنت مین شریک کیا چنانچہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف نشا

توران سے جو کہ رومیون کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا بھیجا وہ بجائے اوس سے لڑنے کے عیش وعشرت مین پڑا رہا ایک افسر کو بھیجا جسنے کہ شاہ توران کو شکست دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الامانی اور وینڈلیز اور دشنیر وغیرہ نے ملک یونان وغیرہ کو لوٹا اور وہان کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوسکا عوض اپنے گرہ سے دیا اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا یہانتک جبکہ بیچ سنہ ۱۸۰ع کے مرگیا لوگون نے اوسکے بت اپنے گھرمین رکھے ؛

حالت سلطنت رومیون کی سنہ ۱۸۰ع سے شہنشاہ قسطنطین تک

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دومشین سے جو سنہ ۹۶ع مین واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ مارکوس انطونانس پایس تک کہ جسمین ایک زمانہ ایک سے اسی برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ مین جو جو شہنشاہ رومیون مین گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان اور رومیون نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کبھی نکی تھی اب بعد اس شہنشاہ کے رومیون مین جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ انداون مین روپیہ کبری مین پڑی توڑین (۱) گارڈ

(۱) پریٹوریَن گارڈ ہم پہلے لکھ چکے ہین کہ روم اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبانی کیواسطے مقرر ہوتی تھی یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت مین ہوگئی تھی جیسے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ فوج لاہور جسکو خالصہ کہتے تھے اختیار کلی سلطنت لاہور مین رکھتی تھی یعنی جسکو چاہتی تھی راجہ بنالیتی تھی اور جو کچھ کہ اونکو انعام یا کسی طرح فائدہ دیتا تھا اوسکو وزارت یا راجگی لا کر دیتی تھی ویسے ہی حال رومیون مین تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی کہ اونھون نے چاہا جسکو ملک رومیونکو بیچ دیا
اور چاہا جسکو دیدیا اور جسنے انعام بکثر دیا اوسکو شہنشاہی دی چنانچہ جسکو صہر
شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم تھا اور بعد اسکے پرٹنکس نے چاہا کہ شہنشاہی حاصل
کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت رومیونکی نیلام ہوگی ودیدیس جولینس
نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدا اور تخت حاصل کیا اور سپاہ نے پرٹنکس
شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات روم کو
یہ خبر ہوئی اور اونکو گستاخی اور اختیار رعایا فوج دارالخلافہ کا معلوم ہوا تو اونھون
نے بھی جسکو چاہا اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن سورس نے جسکو صوبہ
الیریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف دارالخلافہ رومیہ کبری کے کوچ کیا
فوج نے یہ دیکھتے ہی جولینس کو معرض قتل مین پہنچایا اور سورس تخت پر
بیٹھا اور بعد سورس کے کیرکلا ہوا اور ان دونو نے ایسے ایسے ظلم کیے کہ مین
اونکے لکھنے سے اپنی کتاب کو طول نہ دونگا اور بعد ازان سکندر سورس اور بعد
ازان میگزمین اور بعد اوسکے گوردین اور فلپس اور گیلوس اور ولیرین و گیلینس اور
کلادیس دوم اور آریلین اور طیسیطوس اور پروبس اور فروس وغیرہ شہنشاہ
ہوئے اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور نہ گذرے ہین انکا حال تواریخون مین مفصل
لکھا ہے لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب مین حالات بڑے بڑے بزرگون اور نیک
مشہور آدمیون کا لکھنا ضرور ہے اسواسطے ان شہنشاہون کا حال لکھنے سے
مین مقصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہین ہے یہ لوگ اکثر ظالم گذرے ہین اور نیک طینت
نہ تھے بعد ان چند شہنشاہون کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دنیا پر ظاہر ہوا جسکا نام
قسطنطین اعظم تھا چنانچہ اوسکا حال بھی مین ذیل مین لکھتا ہون اور طالبان فن
تواریخ پر واضح ہو کہ شہنشاہ قسطنطین نے دارالخلافہ ملک روم کا شہر رومیہ کبری سے

اوٹھا کر شہر قسطنطینیہ مین مقرر کیا اور سنہ ۳۳۰ء مین شہر قسطنطینیہ کی بنیاد ڈالی
اور آباد کیا ❊ اور فارسی کے تاریخ نویس اسوقت سے یعنی جب کہ قسطنطینیہ
دار الخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا تاریخ روم کی جانتے ہین اور
اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقف ہین بلکہ میری دانست
مین کسینے نہین لکھی ہے اسیواسطے تاریخ اوس زمانہ روم کی اس عاجز
نے شہنشاہ قسطنطین تک لکھی اور عنان قلم کو اور طرف موڑ کر متوجہ
کرتا ہون لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا کہ بہت
بڑا آدمی گذرا ہے لکھتا ہون ❊

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطینیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم مین نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ
ہوا ہے اور جسکا اجتک بڑی بڑی تواریخون مین ذکر ہے یہ اقبال مند بادشاہ بیٹا
قسطنطین کا کلورس کا تھا اور سنہ ۲۷۴ء مین باغ ہستی پر نمودار ہوا اگرچہ اس شہنشاہ
کے حالات اس قابل ہین کہ ایک دفتر اونکے لکھنے کو چاہیے لیکن بطور مختصر
واسطے اطلاع اہل علم دوست کے لکھتا ہون بوقت وفات والد بزرگوار
اپنے کے وہ بحمایت فوج کے سنہ ۳۰۶ء مین تخت شہنشاہی پر جلوہ افروز ہوا
اول مہم اوسکی یہ تھی کہ اوسنے قوم فرینگ کو شکست دی اور دریاے راین
کو پار کرکے ملک بلجیم پر تاخت کی اور بعد ازان اوسنے فلسطاطی میگزیمین سے شادی
کرلی لیکن بعد اس رسم کے اوسے اپنے خسر سے لڑنا پڑا اسواسطے کہ اوسنے ملک مین
جھنڈا سرکشی کا بلند کیا تھا اور اپنے تئین شہنشاہ قسطنطینیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن چھوٹا
لقب شہنشاہی کا چند روز کا تھا اسواسطے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور حکم پھانسی کا دیکر اوسکو

جہنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالا شہنشاہ کا جسکا نام معز الشقص تھا مستعد بجنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض بہنوئی سے لیوے لیکن چونکہ ستارہ شہنشاہ کا اللہ تعالی کے یہان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا مین و نام ہونا تھا تو کوئی کچھ نکر سکا اور ایک اور امر عجیب واقع ہوا اور وہ امر یہ ہی کہ شہنشاہ نے جو وپوسی جیس سے فرمایا کہ مین نے آسمان پر ایک صلیب (۱) دیکھا ہی اور اوسپر یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا ان ہوک سگنو ونسر) اس عبارت کے معنی یہ ہین کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہوگا چنانچہ شہنشاہ نے جلد بعو ر دیکھنے کے یہ علامت آسمان مین اوسی طرح کے جھنڈے شہنشاہ کی تیار کروائے اور اپنے دشمنون پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اوسنے دشمن مذکور یعنی سالے کو قید کر کے دریاے طبر مین پھیکوا دیا اس بات کو واقع ہو جے سے وہ خوب بصنبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا اور حکم دیا کہ اہل عیسائی کو کسیطرح کا کوئی دق نکرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی لسی نس سے کر دی لیکن یہ کمبخت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان مین پھیل رہی تھی دیکھ سکا اور حسد کرنا شروع کیا اور برخلاف شہنشاہ کے مقام بینو ہینا مین مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ لڑائی پر خلاف اپنے داماد کے چڑھا اوسوقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے اور اوسنے بروقت کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب مین سجدہ کیا اور اپنے حق مین دعا مانگی اور خلاف اسکے شہنشاہ کا داماد جھوٹے دیوتاؤن اور نجمون اور جادو کرنے والون پر اپنی فتح کا بھروسا رکھتا تھا اب اخیر انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خونریزی کے

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہین جسپر حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی تھی

شہنشاہ فتح مند ہوا اور اپنے رشتہ دار داماد کو امن بخشا اور اس گستاخی
کو اوسکی معاف کیا لیکن بعد ازان اوسکا ارادہ بد داماد جیسا تہا اور پھر دشمنی
اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین نے لاچار ہوکر اوسکو گرفتار کیا
اور مروا ڈالا اب بعد فراغ ان جھگڑون کے شہنشاہ قسطنطین بالکل مالک
مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہوگیا اور اب اوسکا ارادہ یہ ہوا کہ کسیطرح
ملک مین امن اور انتظام ہو اوسنے انصاف مین بڑی عزم دکھلائی اور
بیچ پھیلانے مذہب عیسائی کے اوسنے بڑی گرمجوشی کی اور اپنی وسیع سلطنت
مین مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی توجہ طرف گیری کے
بہی رکھی اور اوسکے عہد مین دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطنیہ مین اچھے اچھے
فنون کا چرچا سنا گیا اور اوسکا لقب شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اوسنے بہت
اچھے اچھے کام نمایان کیے لیکن چند کام اوس سے ایسی بیرحمی
کے بھی بن آئے کہ اوسکی نیک خصلت پر داغ بدنامی کا لگ
گیا ایک بڑی بدنامی کی بات اوسکے حق مین یہ ہوئی کہ اوسنے بے سبب
اپنے فرزند کو قتل کروایا اس شہنشاہ نے اکتیس سال جہان مین حکمرانی
کی اور بموجب اسکے کہ امیر و فقیر کو ایکدن خاک مین ملنا ہے سنہ ۳۳۷ء
مین اس جہان ناپایدار سے طرف وطن خاص کے رحلت
کر گیا اور صرف اپنا نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا اوسکے تین لڑکے تھے
اون لڑکون مین سلطنت روم کی تقسیم ہو گئی شہر قسطنطنیہ اوس
ترکستان مین واقع ہے جو کہ کنارہ فرنگستان پر ہے اور نزدیک
اسکے ملک یونان واقع ہے اور اب اس زمانہ مین شہر قسطنطنیہ
دار الخلافہ سلطان روم کا ہے

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بیٹا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا جو کہ یونان مین واقع ہے تھا فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر کے حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس بڑے فاضل نے اوسکو ایسی تربیت کی کہ وہ اظہر من الشمس ہے سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی عمر مین تین سے چھتیس ۳۳۶ پہلے پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے یعنی آج تک دو ہزار ایک سے تراسی برس گذرتے ہین کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اوسنے ایسے ایسے کار بہادری کے اور بڑی بڑی مہمین کین ہین کہ حال مفصل اونکا میری تمام کتاب مین بھی گنجایش نہین کرتے لہذا کچھ تھوڑا سا حال مختصراً لکھا جاتا ہے واضح ہو کہ جب سکندر بیس برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا تو اہل یونان یہ جانکر کہ ایک لڑکا تخت نشین ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے ساتھ کمال شجاعت کے اہل یونان کو خوب سزا دی اور اپنا مطیع کیا یہان تک کہ چند روز مین اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سے چونتیس برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ کے بائیس برس کی عمر مین اسنے فتح کرنا سلطنت ایران کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ پار کرنے دریاے گرینیکس کا کیا تو ایرانی فوج نے اوسکے سامنے سے اوترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی شجاعت سے فوج ایرانی کو وہان شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ مین موسم گرمی کا نمودار ہوا اور سکندر نے کچھ اپنی فوج کو رخصت واسطے گھر جانے کی دی بعد تھوڑے دن کے جب اسکی فوج گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر اودھر کے ملک بھی دو شبا

پیفلی گونیا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا
اور فتح عظیم حاصل کی اور بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام و مصر
وغیرہ کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا مین دارا تو بھگکر بھاگ گیا لیکن اوسکی ما
اور اوسکی جورو اور تمام عیال و اطفال اوسکے سکندر کے ہاتھ قید ہوئے
اس بڑی عظیم فتح نے اور ریاستون کو جو کہ آس پاس تھین ڈرا دیا اور سبھون نے
تابعداری سکندر کی اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کی متوجہ
ہوا اور ملک شام کو فتح کرکے واسطے زیر کرنے ملک مصر کے جاکر اوسکو اپنے قبضہ
مین لایا اور دریای نیل جہان کہ سمندر سے ملتا ہے ایک شہر بہت عمدہ اور شاندار
تعمیر کروایا جو کہ اتبک آباد ہے اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہین جبکہ سکندر مصر مین
تھا کہ اوسکو یہ خبرین پہونچین کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے بڑی
فوجین تیار کین ہین یہ خبر سنتے ہی یہ مصر سے پھرا اور دریاے فرات کو پار کرکے
الجزیرہ مین جو کہ درمیان ٹگرس اور فرات کے واقع ہے آیا اسیوقت مین دارا بھی
اپنی فوجین لیکر آربلا سے چالیس میل آگے بڑھکے بڑے بڑے میدانون مین
آپڑا اور سکندر بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کرکے مقابلہ لینے دشمن کے
آگیا اور ایک مورخ بیان کرتا ہے کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی
اور سکندر کی قریب ۴۷ ہزار سکندر نے باوجود اس قلیل فوج
کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب مین فوج دارا کے جہان
کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طرفین
سے شروع ہو گئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر مین تھا
کہ کسی طرح سے خاص دارا کو قید کرون اتنے مین یہ تو اس
فکر مین تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن جھٹ خود اپنے ساتھ

بہت عمدہ اور کار آزمودہ سوار لیکر لڑائی مین گھس گیا اور خوب لڑا
لڑائی بڑی دیر تک جاری رہی اور لاکھون آدمی مقتول اور مجروح
ہوے حقیقت یہ ہے کہ اخیر نہایت بڑی اور بھاری لڑائی مین تھی
لیکن اخیر نوبت سکندر رنے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی مین سے بھاگ
گیا اور بہت سی فوج اوسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور بوقت بھاگنے
دارا کے سکندر رنے اوتعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ مین ہوتا ہوا طرف
اصفہان کے جہان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جبکہ سکندر ر بھاجل مین پہنچا
تو اوسنے خبر پائی کہ دارا کو اوسکے دو بڑے بڑے افسرون نے رستہ ہی
مین مارڈالا جبکہ سکندر رنے راستہ مین دارا کو مردہ پایا تو اوسے بڑا
رنج ہوا اور اوسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان کے دفن کیا اس طور پر
ایسی طاقت سند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھ آئی اب سکندر ر خراسان
قندہار بلخ ماورالنہر مین ہوتا ہوا اور اونکو فرمان بردار کرتا ہوا اوسکے
ارادہ فتح کرنے ہندوستان کے کابل مین آیا مورخ بیان کرتے ہین
کہ شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا اسکندر کا ہے سکندر رنے کابل سے
سب راجاؤن ہندوستان کو واسطے تابعداری کے بلوایا اور راجہ ٹیکسلا
نے جسکی عملداری ہر دو طرف کنارہ دریاے سندھ کے تھی تابعداری
سکندر ر کی قبول کی اور سکندر رنے کشتیان واسطے پار کرنے دریاے
سندھ کے تیار کروائین اور دریاے مذکور کو پار کر کے ہندوستان مین آگیا
اور سکندر ر یہان دریاے جہلم پر بھی راجہ فور سے جو ایک راجایان ہند
مین سے تھا لڑا اور بعد بڑی خونی لڑائی کے فور نے شکست کھائی اور
سکندر رنے اوسے تابعدار کیا اور بعد ازان سکندر رنے دریاے چناب اور راوی کو

پار کیا اور راستہ مین سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار کی اب سکندر دریاے بیاس تک پہونچا تھا اور اوسکا ارادہ پٹنہ کو جانیکا تھا اور ان دنون مین راجہ پٹنہ کا چندر گپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر کی عرصہ نو برس سے ملکون دور دراز مین لڑتی پھرتی تھی تو اونے اپ مراجعت کرنا چاہا اور اپنے ملک مین جاکر عیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا ہرچند سکندر نے سمجھایا لیکن اونے نہ مانا ناچار سکندر نے طرف اپنے وطن کے کوچ کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے راستہ مین سکندر اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر بڑی بہادری اور مردانگی کو کام مین لاکر خود اکیلا دیوار شہر کو پھلانگ کر شہر مین گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑکر شکست دی لیکن اس لڑائی مین اسنے اتنے زخم کھائے تھے کہ توقع زندگی کی نہ رہی تھی لیکن بعد چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا اور ایران مین ہوکر طرف شہر بابل کے بارادہ زیر کرنے اہل عرب کے چلا گیا اور جبکہ وہ شہر بابل مین پہونچا تو وہان اسکو پیغام اجل آپہونچا اور عارضہ بخار کا لاحق ہوا اور اسی عرض مین جبکہ اوسکی عمر بتیس برس کی تھی بارہ سال سلطنت کرکے اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کرگیا ؎ حقیقت یہ ہے کہ جیسا یہ شاہنشاہ یونانی گذرا ہے اور اسنے نام پیدا کیا آج تک کوئی ثانی اسکا صفحہ زمین پر نہیں پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہین کہ اوسکی بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرسکے فقط

تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوئی ہے

شبیہ شاہنشاہ سکندر

حال سلطنت دمطریس کا

دمطریس بعد کتنی مدت شہنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور
مورخ اسکو بھی بہت مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہین اور شجاعت
اور دلیری مین سکندر ثانی کہتے ہین اگرچہ سکندر کا سا نصیبا اور اقبال
نہین رکھتا تھا یہ بادشاہ بیٹا انتی غونس کا تھا جبکہ دمطریس بیس
برس کا ہوا تو اوسنے برخلاف بطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور
بعد بڑی شجاعت کے اوسنے مقام غازا مین شکست کھائی لیکن بعد
اسکے اوسنے اپنی فوج کو دوبارہ آراستہ کیا اور دوسے پچاس
جہاز تیار کروا کر طرف شہر اسینہ کے جو کہ دار الخلافہ یونان تھا گیا اور وہان
اوسنے فیلرس کو شکست دیکر وہان سے نکالدیا اور بعد اسکے اور اور
فتوحات نمایان کین اور قسندر شاہ مقدونیا کو شکست دی اور پیروشاہ
سکندر کے یہ دیکھکر کہ اوسنے یونان مین بڑا نام پیدا کیا رشک سے گھبرے
اور ایک فوج جرار جمع کی اور سنہ ۳۰۱ پیشتر حضرت عیسی کے درمیان اونکے
اور شاہ دمطریس کے جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ
جاری رہی اور مقام رزم گاہ مین باپ دمطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے
دمطریس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا اور بعد اسکے
چونکہ دمطریس بڑا اشجاع تھا پھر اوسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر اسینہ
کا قبضہ کرلیا اور شاہ مقدونیا کو قتل کرکے وہان کی بادشاہی لے لی اور بعد
سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک شام مین ۲۸۳ برس پیشتر عیسی کے
مرگیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا۔ تصویر بھی اوسکی درج ہے۔

شبیہ دیمطریس

حال بادشاہ پیرس کا

واضح ہو کہ پورا سنے زمانہ مین اہل روم اور یونان بہت مشہور ہو گئی ہیں ہر طرح کے آدمی ان قومون مین پائے جاتے تھے مثلاً حکما اور شاعر اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سب ان قومون مین پائے جاتے تھے اور اسیواسطے ان قومون مین سے جو مشہور آدمی ہوئے ہین اونکا حال عاقلان اور علم دوست کے نزدیک خالی از فائدہ نہین ہے ۞ واضح ہو کہ ملک اپیرس ایک ضلع ملک یونان مین تھا اور اس ملک کا بادشاہ پیرس تھا او چند روز کے بعد قوم مولوسی نے اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ دارون اور رفیقون کو قتل کیا لیکن پیرس جو بہت صغر سن تھا بچ گیا اور اوسکو اوسکے رفیق پاس گلاکس بادشاہ اللیریکم کے لے گئے اور اوسکی پناہ مانگی اور اس نیک مزاج بادشاہ نے پیرس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا اور اوسکی عمر ۱۲ برس کی ہوئی اوسنے اوسی ملک کو جو اوسکے بزرگونکا تھا اپنے قوت بازو سے دلوادیا پانچ برس بعد ملک اپیرس مین لوگون نے سرکشی کی اور پیرس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑ کر بھاگنا پڑا اور اپنے سالے دمیٹریس کے پاس پناہ لی اور وہان وہ اپنے سالے کیطرف سے مشہور لڑائی مقام انسیس پر لڑا اور وہان اوسکی شجاعت اور استقلال بہت ظاہر ہوا جب دمیٹریس اور بطلیموس شاہ مصر مین عہدنامہ صلح کا ہوا اوسوقت پیرس بطور اول کے مصر کو بھیجا گیا وہان جاکر اسنے وہ لیاقتین اپنی دکھلائین کہ انٹی گون بیٹی برنیس کی نے بجاے شادی کرنے

بطلیموس شاہ مصر سے جس سے نسبت قرار پائی تھی برنس نے پرس سے
شادی کر دی اور اس باعث سے پرس کو یہ بات حاصل ہوئی کہ اوسکو
برنس کی سلطنت مین بھی دعوی پہونچا اور اوسنے حصہ صاحب نیوٹولمس سے
حاصل کیا تھا لیکن نیوٹولمس نے بہ بہانہ دعوت کے برنس کو زہر دیا پرس
اس شخص لیسی مکس کے ۲۸۶ برس پہلے حضرت عیسی کے بادشاہ مکیڈن
کا ہو گیا لیکن اوس ملک کے لوگون نے پرس کو نکال دیا اور اظہار کیا کہ ہم اوسکے
کسی بادشاہ کو سوا لیسی مکس کے اپنا بادشاہ نہین مانتے بعد ازان ٹارنٹی
ٹیس نے پرس کو بلوایا اور کہا کہ برخلاف رومیون کے میری طرف سے ہم
کر چنانچہ وہ مع مضبوط فوج کے اٹالی سے گذرا اور رومی کونسل کے پاس
پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے اور ٹیرنٹائنس کی صلح کروا دینگے رومیون نے
اس بات کو قبول نہ کیا اور کہا کہ ہم پرس سے کسیطرح سے نہین ڈرتے ہین چنانچہ
پھر اسمین ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جسمین کہ پرس رومیون پر
رومیون سے فتحیاب ہوا اور آگے کو بڑھا یہانتک کہ شہر روم دار الخلافہ
کے نزدیک جا پہونچا اور وہان جاکر اسنے اپنے شاگرد مشہور سینیس فصیح کو روم
کو بھیجا کہ ہم تم سے دوستی کیا چاہتے ہین رومیون نے جواب دیا کہ اگر
پرس ہم سے صلح کیا چاہتا ہے تو ہمارے ملک مین سے اپنی فوج لیکر
چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپسمین ہوئی اور پھر پرس فتحمند
ہوا لیکن اوسکی فوج کا بہت نقصان ہوا پرس یہان لڑ رہا تھا کہ
شاہ سسلی نے اوسکو بلوایا کہ ہمکو کارتھیج والون سے آزاد کیجیے چنانچہ
پرس نے کارتھیج والون سے لڑکر انکو شکست دی اور ارکس اور
اور قلعون کارتھیج والون کا قبضہ کر لیا اسوقت پرس کو ٹارنٹی ٹیس نے

دوبارہ اطالیہ کو واسطے لڑنے رومیون کے بلوایا اور ایک لڑائی ٹینٹیم مین واقع ہوئی لیکن آخر کو پررس نے شکست پائی اس سبب سے پررس اپنے ضلع ایپرس کو چلا گیا اور وہان سے اور تازی فوج جمع کرکے چلا اور گوناٹیس بادشاہ مقیڈن کو شکست دی اور تھوڑا سا اچھا ملک اوسکا لے لیا اور وہان سے طرف ارگوس کے چلا وہان درمیان اری سٹیش اور آری سٹیش کے جھگڑا ہورہا تھا اگرچہ پررس آری سٹیش کی طرف ہوکر شہر مین چلا گیا لیکن اوسکو آری سٹیش کی فوج سے لڑنا پڑا اور اس لڑائی مین یہ ایک عورت کے ہاتھ سے جسنے ایک کھپریل کا کھپرا اوسکے سر مین مارا مرگیا اور اس عورت نے اسکو اسواسطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واردات دو سے بہتر برس پیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے واقع ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہین کہ اسی بادشاہ نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوسنے ایک شخص کی بیماری تلی کو اپنا داہنا پیر چھواکر اچھا کردیا تھا اسیواسطے لوگ اوس کے اوس انگوٹھے کو بڑا کراماتی بتلاتے ہین تصویر پررس کی بھی دوسرے صفحہ درج کرتے ہین فقط

حالات دلیروشجاع سرداران عالیمقدار ملک روم قدیم کا

ابتدا دن بہادران اور جنگ آوران رومیہ کبری کا جو سابق مین گذرے ہین

شبیہ بادشاہ پیرھس

لکھتا ہون میرے قلم کو طاقت نہین کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک
کتاب مین ایک ایک سردار کا حال لکھون تو بھی اکتفا نکرے لاچار بطور
اختصار صرف اسواسطے آگاہی یہان کے لوگون کے لکھتا ہون اگر ہندوستانی
اونکے حالات سے واقف ہوتے تو رستم اور زال کا ہرگز نام
نہ لیتے فقط

حال سلاح کا

سلاح ایک بڑا سردار رومیون مین گذرا ہے وہ ایک عالی خاندان اور
علاقہ جلیلہ کونسل کا (اس لفظ کے معنی ہم سابق مین لکھ چکے ہین) روم
مین رکھتا تھا یہ سردار ۱۳۸ برس پہلے حضرت عیسیٰ کے روم مین ایک غریب
گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عظام نے اوسکو اپنی پرورش مین
رکھا اور بعد اوسکے سلاح اوسکی دولت کا مالک ہوگیا اوسنے ملک جلبشر
اور مصر وغیرہ مین زیر حکم سردار ماریس کے بہت شجاعت کے کام کیے
اور بعد ازان ماریس کو زیر کرکے ملک شام اور ارمان اور پنٹ اور وغیرہ
مین حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھکر حکام رومیہ کبرے نے برخلاف اوسکی سازش
کی اور سلاح یہ سنکر بہت خفا ہوا اور دار الخلافت کی طرف کوچ کرکے
اور وہان داخل ہوکر اوسکا قبضہ کرلیا اور اوسکے سامنے کوئی او حاکم
نہ ہلا سکا اور بعد ازان اوسنے متھرادیٹس شاہ یونان کو زیر کرکے اوس
سے پھر صلح کرلی لیکن اس غیر حاضری مین جو لوگ رومیہ کبری مین
دخل پا گئے تھے اونکو اوسنے پھر آکر زیر کیا اور رومیہ کبری کا مالک
ہوکر کاروبار حمیدن کرنے لگا لیکن یہ آدمی باعلم اور رشد بر

شبیہ سلاح

اور شیر افگن تھا اوسنے ارسطو کی کتابون کا رواج دیا آخر کو سنہ ۸ پیشتر
عیسیٰ کے اوسکے بدن مین کیڑے پڑگئے تھے اور وہ مرگیا تصویر
اوسکی بھی درج کتاب ہے

حال مارقوس انطنی کا

یہ مشہور ہے دار حکام ثلث روم مین سے ایک حاکم تھا بیچ سنہ ۸۳ پیشتر
حضرت عیسیٰ کے روم مین پیدا ہوا اور بعد وفات اپنے والد کے تمام
جایداد اور اسباب موروثی کو بیچ کر کھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام
کو چلا گیا اور شاہ بطلیموس کو تخت مصر پر بٹھانے مین اپنی شجاعت سے
بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طویلہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ
شہنشاہ قیصر کے ساتھ حکمرانی رومیون پر کرنے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا
بڑا دوست ہو گیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے چاہا کہ اوسکو حکومت
مقدونیہ اور شام کی ملجاے لیکن اس ارادہ مین کامیاب نہوا برخلاف
بروٹس اور کیسئیس قاتلان قیصر کے لڑا اور اونکو فلپیا مین شکست دی اور
برخلاف بروٹس کے سامنے رومیون کے درباب مارڈالنے شہنشاہ
قیصر کے فصیح کلام کیے اور بعد ازان انطنی مصر کو چلا گیا اور
شہر سکندریہ مین بیچ سنہ ۳۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے جان مستعار کو
حوالہ قادر مطلق کے کردی

تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہے

ذکر پمپی اعظم کا

شبیہ مارقوس انطنی

یہ نہایت مشہور آدمی روم مین گذرا ہے حکام ثلث روم مین سے قیصر کے ساتھ ایک حاکم اکبر یہ بھی تھا یہ بہادر ایک عالی خاندان تھا اور سنہ ۵ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور فن سپاہ گری کا اپنے باپ سے حاصل کیا اور بیچ عمر تیئس برس کے حکومت پندرہ ہزار سوارون کی حاصل کرکے سردار سلاح کے ساتھ ہوا اور اوسکے دشمنون کو بیچ افریقیہ اور جزیرہ سسلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازان رومیہ کبریٰ مین آنکر علاقجات جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنت روم کو ایشیا خرد سے پرے تک فتح کرکے پھر آیا اور بعد ازان وہ قیصر کے ساتھ حکمرانی کرتا رہا اور قیصر کی لڑکی سے شادی کر لی لیکن آخر کو بسبب رشک اور حسد شہنشاہ قیصر اور پومپی مین عداوت قلبی ہو گئی اور پومپی نے بیچ لڑائی فارسیلیا کے قیصر سے شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ گیا اور وہان وزرا شاہ مصر کے حکم سے سنہ ۴۸ پیشتر حضرت عیسیٰ کے قتل کیا گیا ❊ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوئی ہے ❊❊

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیون مین سے سنہ ۸۵ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا جبکہ پومپی قیصر کے ساتھ لڑتا تھا اوس وقت بروطس پومپی کے طرفدارون مین تھا لیکن بعد غارت ہونے پومپی کے قیصر کے ہاتھ سے بروطس قیصر کا نہایت دلی دوست ہو گیا اور شہنشاہ اوس سے نہایت شفقت

شبیہ پومپی اعظم

محبت رکھنے لگا اور مدارج اعلی پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی روم میں شل اوسکے جد امجد کے چاہتا تھا اور آرزو مند تھا کہ قیصر سلطنت رومیون مین اختیار کلی نہ پاوے اور رومی اوسکے بالکل تابعدار اور غلام نہ ہو جاوین اسیواسطے اسنے ایک سردار کیش اور اوسکے امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو معرض قتل مین پہونچایا انتظام پر لشکر خفا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو شکست دی اور بروطس ایک غار مین چھپ گیا اور جب دیکھا کہ رومی اوس سے نہایت خفا ہین اوسنے سامنے اونکے ایک تقریر بہت فصاحت سے کی لیکن کچھ فائدہ نہوا ؛ اور اپنے اوپر یہ آفت دیکھکر اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا کہ تو مجکو قتل کر جو مین بے عزتی سے مارا نجاؤن چنانچہ ایک اوسکے دوست نے بموجب اپنے امیر اعظم کی خواہش کے اوسکو خنجر سے بیچ سلہ ۴۲ پیشتر حضرت عیسیٰ کے ہلاک کیا ؛ تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مندرج ہوئی ہے ؛

ذکر قیس ماریص کا

ماریص بڑا مشہور بہادر اور شجاع و نامور اور صاحب نصیب روم مین گذرا ہے

بیت

ہنر تھے لڑائی کے اوسمین تمام	ہنر بر افگنی تھا سدا اوسکا کام
ہنربران و دیوان جیسا پلنگ	مقابل نہون اوسکے ہنگام جنگ

شبیہ بروطس

سنہ ۱۵۷ء بیشتر حضرت عیسیٰ کے وجود مین آیا تھا اس دلیر نے سات دفعہ
علاقہ جلیلہ کونسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ مین برخلاف شاہان
کے خاقان کی چڑہائی کی اور فتح نمایان ہوئی کہتے ہین کہ ایک ضلع سلطنت
روم مین اوسنے ایک لڑائی مین دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسی ہزار
کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمیریا سے لڑا تو اوس لڑائی مین ایک لاکھ
آدمی مارا گیا اور ساٹھ ہزار اوسکے ہاتھ قیدی ہوے بعد
ازان سلا جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہو گیا اور
ماریس اوس سے لڑتا رہا اور آخر کو بیچ سنہ ۸۶ء بیشتر عیسیٰ کے مر گیا
تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج کیا ہے

ذکر مارسلس کا

یہ دلیر سردار پانچ دفعہ علاقہ عالیہ کونسل پر ممتاز ہوا اسکی
بہادری کے آگے رستم کو عشر عشیر بھی نسبت نہین مطالعین اوسکے
حال سنکر غش کرتے ہین بسبب نہایت دلیری اور شجاعت کے
اوسکا لقب ملک روم مین (شمشیر روم) تھا
وہ ملک گال پر فتح مند ہوا اور وہان کے بادشاہ برطومنس
کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور شہر سیراکیوز کو جو جزیرہ صقلیہ
مین واقع ہے بعد تین برس کے محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت
اسباب کے [illegible] فاضل ارشمیدس اوسکے ایک سپاہی
کے ہاتھ سے مارا گیا نہایت رنج کیا اور بعد اوسکے وہ
ہینی بال سے جو کہ ایک شجاع سردار کارتھیج کا تھا شبیہ

شبیہ تیس ماریس

لڑا اور اوس لڑائی مین بیچ سنہ ۴۶ پیشتر حضرت عیسیٰ کے مارا گیا
اور رومین اوسکو بڑی شان وشوکت سے دفن کیا॥ تصویر مارسلس
کی بھی ذیل مین مندرج کی گئی ہے॥

ذکر سیفن کا

سیفن بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور روم مین گذرا ہے ۲۳۵ برس
پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا
اوسنے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا یہ آدمی پرہیزگار اور نیک بہت تھا اکثر
بیچ لڑائیون مین اوسکی پرہیزگاری کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے
ملک ہسپانیہ مین اوسنے پچاس ہزار پیادون اور چالیس ہزار سوارون
کو شکست کامل دی اور بعد ازان اوسنے ملک افریقہ مین فوج کشی
کی اور فتوحات نمایان کرکے ملک رفتح کیے بعد ازان اوسنے مشہور
نامور ہنی بل کو مقام زاما مین شکست دی اور اوسکو تابعدار
رومیون کا کیا اور بعد ازان وہ نزدیک دریاے فرات اور
دجلہ بعد اوسکے بھی آیا اور جب شہر روم کبری مین پہونچا تو وہ
ناحسان شناسی رومیون سے بہت خفا ہوا اور کمپینا کو چلا گیا اور
وہان اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحبت اور
گفتگو حکمایان اور فاضلون مین رہا اور درجہ اخیر کو ۲۸۱ برس پیشتر
حضرت عیسیٰ کے اس سرای ناپایدار سے اپنا رخت زندگی اوٹھا کر
طرف وطن خاص کے کوچ کیا فقط + تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے
مین درج کتاب ہوئی ہے

شبیہ سیفن
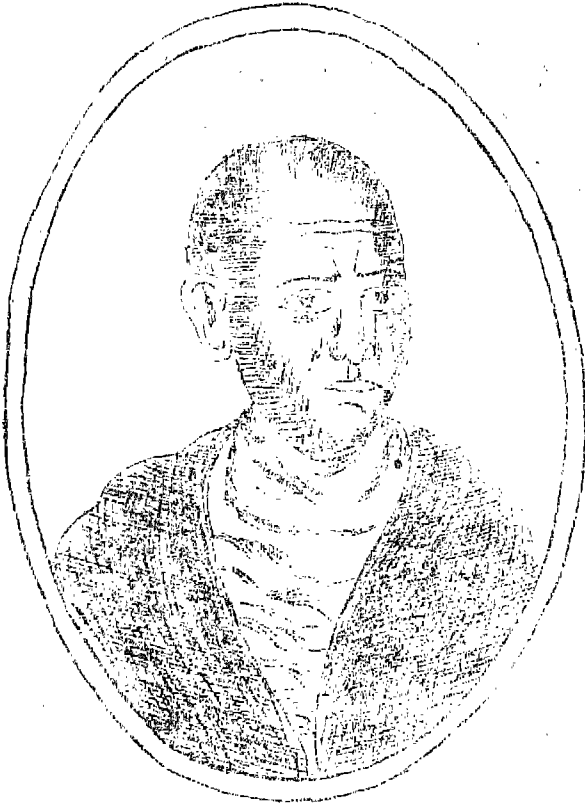
ذکر فلیمینس کا

یہ سردار نہایت مشہور اور نبرد آزما ملک روم مین گذرا ہے یہ شخص سنہ ۲۲۸ء پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم مین بڑے بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ ہمیشہ سے سرکشی ہوتی رہی زیر کیا وہ افریقہ مین لڑا اور ملک اربان مین جوکہ سرکشی ہوتی تھی وہان بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کر بلدہ مذکور کو فتح کیا غرض کہ مین تفصیلاً کہان تک لکھون وہ جہان گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح حاصل ہوئی ٭

ابیات

ہمیشہ فتح تھی نمایان دہان	بہر سو کو گیا لیکے تیغ و سنان
یہ کہتا ہے تاریخ دان روزگار	وہ ایک تن تھا مانند یکصد ہزار
درشت و توان تھا عجب پہلوان	دلیر و جہان گیر کشور ستان
قوی بازو و سخت تھا ارجمند	تنومند مانند نخل بلند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح اور خوش تقریر اور وضع دلفریب رکھتا تھا ناظرین کتاب ہذا اوسکی خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہو جاوے گی وہ بلادتا رین بھی گیا تھا بیچ سنہ ۱۷۴ء پیشتر حضرت عیسی کے وہ مرگیا اور نام بہادرانہ سوخوردون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط ٭ تصویر اوسکی درج کتاب ہوئی

شبیہ فلیمینس

حال السبیدس کا

یہ گردیل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان مین بیچ سنہ ۴۵۰ ع
پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا تاریخ نویس ولایت یونان کے اپنی
کتابون مین درج کرتے ہین کہ ایسا شخص جہان مین پیدا ہوا تھا کہ اوسکو
سب باتین حاصل تھین شجاعت مین یکتاے روزگار تھا کہ اگر رستم اور
روئین تن اسفندیار اوسکے عہد مین ہوتے تو اصلا دنیا مین افتخار
نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے کہ بیان رستم کا افسانہ ہے لیکن یہ شخص حقیقت
مین رستم عہد گذرا ہے خوبصورتی اور حسن اور جمال ڈھال اور خط وخال
بہرہ ور ایسے تھے کہ لوگ اوسکی صرف شکل کو دیکھکر واہ واہ کرتے تھے
مستر فصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ
لکھا ہے کاش اگر مین بھی فصیح ہوتا تو بیشک اوسکے حالات خوب لکھتا
السبیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا اور اس فاضل سے اوسنے تربیت
پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان کارزار مین بھی اوس
فاضل حکیم کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیون مین اپنا فن سپہ گری ظاہر
کیا یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اوسنے لسنڈر شاہ یونان کو شکست دی
لیکن اوسکے ہموطنون نے اوسکو کافر سمجھکر اوسپر ظلم کیا اور اسیواسطے وہ شاہ
ایران کے پاس بھاگ گیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے اپنی خطا ہموطنون سے
معاف کرائی اور یونان مین چلا آیا لیکن سنہ ۴۰۴ ع پیشتر حضرت عیسیٰ کے
اوسکے دشمنون نے اوسکے گھر مین آگ لگادی اور جب وہ جان بچاکے
بھاگا تو اوسکو تیرون سے مارڈالا فقط تصویر اوسکی بھی درج ہوئی ہے

شبیہ ارشمیدس

ذکر ملطیدے کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزمودہ و شیر افگن شہر اسینہ وارا تحلافہ ولایت یونان
مین پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب دارا ب اول
شاہ ایران سنے ولایت یونان پر لشکر کشی کی تو پیچ ایک مشہور لڑائی کے
جو کہ ۴۹۰ برس پیشتر حضرت عیسی کے ہوئی ملطیدی سنے کل بارہ ہزار
فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازان جب
وہ سرکش جزائر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہان زیادہ
فتوحات نمایان نکر سکا اسیواسطے وہ اسینہ کو چلا آیا اور بسبب اس
قصور کے نا احسان مند یونانیون نے اوسے قید کیا اور وہ قید خانہ مین
بعد حصول مصائب اور آفات شدید کے ۴۸۹ پیشتر حضرت عیسی کے
مر گیا اگرچہ اوسنے اور بہت سے کار مردانگی کے انجام کیے لیکن
مختصراً ہمنے اسی پر قناعت کی فقط تصویر اوسکی بھی بسبب قلت
جائے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے

حال تھمسطوکلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان مین سے تھا اور سپہ امیر
عظام خاندانی ۵۲۸ پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسینہ مین پیدا ہوا
تھا جبکہ یہ شخص صغر سن تھا عیاشی مین مشغول ہوا اور بسبب اس
فعل شنیع کے اوس سے اوسکی جائداد اور اسباب موروثی چھین گیا جبکہ
تھمسطوکلی جوان ہوا اور ہوش پکڑا تو اسکو اس بدنامی سے بڑی ندامت اور خجالت ہوئی

شبیہ بطلمی

ہوئی اور اوسنے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کار نمایان کرے جنمین شان
ہو اور ملک کی بہترائی ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہو سکتی ہے
چنانچہ اوسنے اول اس امر مین نہایت کوشش کی کہ لوگ اوسکے دوست
ہوجاوین اور نیکنامی حاصل ہو درجہ بدرجہ اوسکو حکومت لڑائی کی
برخلاف باشندونکو رفیوکی ملی یہ مہم بہت اچھی طرح انجام ہوئی
اور اوسنے سمندری چورون کو سزا دی اور تجارت کو ترقی دی
جبکہ اردشیر شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر
اسینہ کو مسمار کردیا اور اچھے اچھے برگنون یونان کو تہ و بالا کردیا اور
نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموپلی مین شاہ ایران نے فتح پائی اور اس
نازک وقت مین تمام ریاستین یونان کی فارسیون کے نام سے لرزان
تھین لیکن خدا کی عنایت سے تھمسطوکلی اس زمانہ مین ایسا بہادر
اپنے ملک کا خیرخواہ تھا کہ اوسنے ایک سمندری لڑائی مین فوج
قلیل سے شاہ ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران کو
بھاگ گیا ۞ لیکن بعد ازان اوسپر نا احسان مند یونانیون نے الزام
لگاے اور وہ یونان سے طرف ایران کے چلا گیا اور وہان کے
بادشاہون نے بسبب اوسکی لیاقتون اور عقلمندی کے اوسپر
بہت مہربانی کی اور تین گانو نکا خراج اوسکے گذارہ کے موافق
مقرر کیا آخر کو سنہ ۴۶۴ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوسنے خود اپنے
تئین ہلاک کیا فقط ۞ تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوئی ہے ۞

حال حکیم سقراط یونانی کا

شبیہ تمسطوکی

سب پر روشن ہے کہ زمانہ سابق مین خطہ یونان کا ہر طرح کی علم اور دانائی
کی کان تھا زمانہ سابق مین درمیان فاضلان اور دانایان یونان کے
ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہے جسکے اوصاف
سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص ۴۶۹ برس پہلے
پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے شہر ایتھنز مین جو کہ یونان مین واقع ہے پیدا
ہوا تھا جبکہ صغر سن تھا اوسنے اپنے باپ کے پیشہ حجارت کو بہت
چالاکی سے حاصل کیا اور بعد ازان طرف تحصیل علوم اور فنون ہر طرح
کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلون یونان کی اختیار کی اور
تھوڑے عرصہ مین اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی مدد سے
ہر طرح کے علم مین رسائی پیدا کی اور یونان مین اوسکی دھوم مچ گئی
سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار نوریہ ایک قسم کا سکہ ہے دے گیا
تھا لیکن اس نیکو مرد نے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
مین دے دیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانا نے اوسکا
خیال بھی نکیا ارکلاس شاہ مقدونیہ نے ہر چند چاہا کہ حکیم کچھ مانگے اور
مین اوسکو کچھ دون لیکن اوسنے لینے سے انکار محض کیا ہر اسکے مورخ
بیان کرتے ہین کہ سواے علم و فضیلت کے اوسمین بڑی خوبی یہ تھی کہ
استقلال بدرجہ کمال رکھتا تھا کوئی حادثہ یا نقصان یا رنج یا بیماری
سے اوسکو رنج نہین ہوتا تھا فاضل سنیکا بیان کرتا ہے کہ اوائل عمر مین
اوسکو یہ مرتبہ استقلال کا حاصل نہ تھا لیکن بعد ازان اوسنے اپنی نفس
کشی سے تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کیا ایک دفعہ کا ذکر کرتے ہین کہ ایک
کہ ایک شخص نے اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا نہ خفگی اس حکیم [illegible]

تھا جو کہ اس سے بہت پہلے سے پیش آئی تھی ۞ اس عاقل کے سبب سے بڑی توجہ یہ تھی کہ کسی طور سے ایک کو بھلائی پہونچے اور لوگ توہمات اور گمراہی سے نکلکر راہ پر آویں اور اخلاق درست ہو دیں اس حکیم نے کوئی مدرسہ یا جاے درس نہیں بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلا بوقت اجتماع حاکمان عدالت کے بوقت مجمع ہونے خلقت کے حتی کہ جب ظلم ظالمون سے قید ہوا اور زہر نوش کیا اوسوقت تک اوسنے نصیحت اپنے شہر کے لوگونکو کی اور کوشش واسطے رفاہ عام کے کرتا رہا اور ایسی خدمت اپنے ملک کے ترتیب دینے میں کی کہ کسی حکیم نے ایسی نکی تھی حکیم افلاطون اس فاضل کا بہت بڑا اور ہزار شاگردون کے برابر ایک شاگرد تھا حکیم افلاطون کہ جسکی شہرت ایسی ہے کہ ہر ایک بچہ دونون ہر ملک کے اوسکی دانائی کے ثناخوان ہین حکیم سقراط کا شاگرد رشید دونون مین سے تھا ۞ افلاطون بوقت مرنے کے تین چیزون کے واسطے بہت شکر وسپاس قادر مطلق کا بجالایا اور اللہ تعالے کی درگاہ مین دست بستہ عرض کیا کہ اے رب العالمین مین تیرا بڑا شکر گزار ہون کہ تونے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دی اور مجھکو یونان مین پیدا کیا اور کسی وحشی قوم مین پیدا ہوتا تو کیونکر یہ علم حاصل کرتا ۞ اور سوم یہ کہ مین اس بات کا بہت احسان اٹھاتا ہون کہ تونے مجھے وقت سقراط مین پیدا کیا اور رہنے اس عالم اور ہمعصر ان کی قدمبوسی سے فیضیاب ہوکر اوسکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا ۞ ایک روز کا ذکر ہے کہ السیبدس سردار ایتھنز کا یہ شیخی کر رہا تھا کہ مین بڑی دولت اور ملک اپنے قبضہ مین رکھتا ہون جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا کہ اے السیبدس ذرا ادھر آؤ اور نقشہ روے زمین کا ملاحظہ کر اور بتا کہ تیرا ملک ایتھنز کا اس نقشہ زمین پر کہان ہے جب اوسنے نقشہ زمین کو

دیکھا آنکھیں کھل گئیں اور کہا کہ اس نقشہ مین بہ نسبت تمام ملکون کے
میرا ملک ایک نہایت چھوٹا سا ضلع ہے سقراط نے جواب دیا کہ پھر کسواسطے
تو شیخی کرتا ہے اور اے عزیز دیکھ کیسے کیسے بڑے بڑے ملک روی زمین پر
واقع ہین ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع اسکا کی کیا حقیقت ہے اور یونان
کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہے اور علی ہذا القیاس فرنگستان سامنے
تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہے اسیواسطے اے عزیز شیخی کرنی کسی بات
کی نہایت بری ہے اللہ تعالی کی ایسی ذات پاک ہے کہ اوسنے تمام
سیر کو سوا سیر پیدا کیا ہے تھوڑے عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے حکیم
سقراط کو اوستہر برس کی عمر مین الزام اسبات کا لگا کہ یہ جوانان شہر اسینہ
کے اخلاق اور آئین کو بگاڑتا ہے اور اول اوسکے دشمنون نے
اوسکی تضحیک تماشا گاہون کرنی شروع کین جبکہ لسندر شہر اسینہ پر
قابض تھا اوسوقت لیطلس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتوی موت
کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ دیوتاؤن
یونان کو قبول نہین کرتا اور یہ جوانان اور باشندگان اسینہ کی
رائین خراب کرتا ہے جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی اوسکے
دوستون نے سنے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاؤ حکیم مذکور کے تیار
ہوئے اور لیتشس نے جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا
اوسکے بچاؤ مین بہت کچھ لکھا اور جب کہ سقراط خود منصفان عدالت کے
روبرو گیا اوسوقت اوسنے بڑی مردانگی اور صفائی سے اپنے حق مین کلام
کیے اور جو سچ سچ اصل حقیقت تھی جیسے کم وکاست بیان کی اوسنے روبرو
منصفان عدالت کی کوئی عاجزی نکی اور اپنے بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے

نہین لایا تاکہ وہ اوسکے بچون کو دیکھکر اوسپر ترحم فرماوین افلاطون نے سقراط کے اظہارات کو جو کہ اوسنے اپنے حق مین سامنے عدالت کے کیے تھے جمع کر لیے اور وہ کتاب اب تک نہایت مشہور اور عمدہ ہے اور جسکا نام عذرات سقراط ہے ✤ اوسمین سے تھوڑی گفتگو سقراط کی ہم بھی لکھتے ہین ✤ اظہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کے ✤ (قولہ) میرے تئین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رایون باشندون اور جوانون اس شہر کے لگایا گیا ہے اے باشندگان اسینہ مین نے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا اور مین نے کیا تمسے کچھ لیکر علم کو پڑھایا تھا مین اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہون ✤ جو میری راہ مین آتا ہے وہ مین سب غریب اور امیر سے کہتا ہون اور جو چاہے مجھسے تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے مین واسطے نصیحت کرنے ہر ایک شخص کے جو نیک ہوا چاہتا ہے مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر پر توجہ رہی ہے کہ سب پیر و جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیون اور تن آسانی کو چھوڑ دین اور جز وی دولت اس جہان پر بہت خیال نکرین اور یہ ظاہر ہے کہ دولت سے نیکی نہین حاصل ہوتی ہے بلکہ نیکی سے دولت دستیاب ہو سکتی ہے ✤ اگر ایسی نصیحت کرنے مین کچھ میری خطا ہے تو اے عزیزون اور اے باشندون اسینہ کے بیشک مین گنہگار ہون ✤ اے باشندگان اسینہ جو تمھاری جی مین آوے سو ہی میرے اوپر گذارو لیکن مین اپنی طبیعت کو نہین بدلونگا اور اپنے مقولون پر قائم رہونگا اور مین اس امر نیک کو جسکو خدا نے بخشا ہے اور اجازت دی ہے کہ مین اپنے ہم وطنون کی تربیت کرون ابھی نہین چھوڑونگا اور تمھارے خوف سے اوس حکم خدائی سے کہ مین [illegible]

اور مطالعہ علوم اور تربیت اپنی اور تمام لوگون مین مشغول ہون کبھی اجتناب نکرونگا مین اللہ تعالی سے حکم کی بہ نسبت تمھارے حکم کی زیادہ تابعداری اور فرمانبرداری کرونگا اور بموجب میری رسم قدیم کے جب تم میرے سامنے آؤگے مین تمکو نصیحت کرونگا کہ اے میرے دوستون اور باشندون شہر اسینہ کے جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور بردہ زمین پر ہے کہ کیا تم سوا حاصل کرنے دولت اور شان اور درجہ داشیات خوشبون اس ناپایدار دنیا کی ہوشیاری اور دانائی اور سچ کی پیروی نکروگے ☆ میرے تئین واسطے میری کمینی عزم اور خوف کے بہت لعنت ہوئی ہے لیکن میری دانست مین اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیچ میدان جنگ کے زیر حکم تمھارے بخوبی روشن کر دی ہے ☆ مین بہت عزیزی سے عاجزی کرتا ہون کہ یہ کلام میرے جو مین بہت صفائی اور سچاپن سے بیان کر رہا ہون تمکو گران خاطر نگذرین القصہ ای لوگون اب مین نہایت تکلیف مین واقع ہون لیکن مین اس حالت بیکسی مین اون لوگونکی پیروی نکرونگا جو اپنے بچون اور دوستون اور رشتہ دارونکو واسطے رحم دلوانے کے سامنے منصفان عدالت کے لاتے ہین اور خود ملزم اونکے سامنے روتے ہین اور عاجزی کرتے ہین اور اسمین کچھ میری شیخی یا مغروریت نہین پائی جاتی ہے بلکہ میرے ایسے ہونے سے تمھاری اور تمھارے ملک کی شان ہے ☆ علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے چلن کرنے سے میری شہرت ہوگی ہمکو یہ اجازت نہین ہے کہ منصف کی عاجزی کرین اور بخشوالین کسو اسطے کہ منصف واسطے منصفی کے اجلاس کرتا ہی نہ کہ واسطے توڑنے قانون کے منصف لوگ بروقت مقرری عہدہ کے اس بات کی قسم نہین کھاتے ہین کہ ہم گنہگار یا جسکو ہم چاہین گے بے سزا

چھوڑ دینگے بلکہ ازروے انصاف کے کام کرینگے اب چونکہ تمنے مجکو
اپنی راے مین گنہگار ثابت کیا ہے تمکو اختیار ہے کہ مجکو سزا دینے مین تساہل
مکرو۔ اے صاحبو تم مجھ سے اس بات کی توقع مت رکھو کہ مین بخوف لازم
ہونے سکے جو مین نیک بات مین یقین کرون اوسکو رد کردون اور تمسے اونکی
بُرے ہونے کی رجوع لاؤن اب جو مین تمھاری عاجزی کرون اور یہ کہون
کہ مجھے سزا دینے سے درگذر کرو تو اسمین گویا تمھاری قسم منصفی کو تڑوانا ہے اور
اس سے یہ ثابت ہوجائیگا کہ مین بے ایمان ہون اور خدا پر یقین نہین رکھتا ہون
مجکو یقین خدا کے وجود کا ہے اور اوسپر اعتبار اور بہروسا حقیقی منصفی کا
رکھتا ہون۔ پس اب جو تمھارے مزاج مین بہتر آوے سو میرے واسطے
تجویز کرو فقط۔ اس طرح حکیم سقراط نے نڈر جی سے کہ وہ صاف اور یکتا
تھا گفتگو ساتھ منصفون کے کی اور اوسکے عمدہ عزم نے اونکو خفا کیا
کسواسطے کہ اکثر لوگ کمبخت اپنی چاپلوسی اور خوشامد چاہا کرتے ہین اگر
سقراط بھی اوس کمینی چلن کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا تو شاید بہ
کہ رہائی ہوجاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پانسو منصفان عدالت
موجود تھے اول اونھون نے فتوی قید کا سقراط پر گذارا لیکن سقراط
نے اوسکو قبول نکیا کسواسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر مین قید ہون گا
تو لوگ مجکو حقیقت مین گنہگار خیال کرین گے اس انکار نے اونکو بہت
خفا کیا اور اونھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کرکر مرجاوے
اس حکم پر سقراط نے یہ کہا۔

(قولہ) بہت بہتر ہے مین جاتا ہون اور تمھارے حکم کی تعمیل کرونگا
کسواسطے کہ یہی میری قسمت مین روز ازل سے مقرر تھا اسکو کون دور

کر سکتا ہے اور مجھ سے توقع مت کرو کہ مین کبھی بھی طریقہ چاپلوسی اختیار
کرون کسواسطے کہ بوقت آزمایش گنہگار کے گنہگار کو اور بوقت لڑائی
کے بہادر کو کیفے وسیلہ واسطے بچا رکھنے زندگی نکرنی چاہیے فقط
جب کہ ایپولودورس اوسکے شاگردونے اس امر سے بہت رنج کیا
تو سقراط نے کہا کہ اے عزیز تو کسواسطے رنج کرتا ہے کہ کیا مین گنہگار مرتا ہون
جو میرے واسطے اتنا ماتم کرتا ہے اور سقراط نے یہ بھی کہا کہ میرے دشمن
میری زندگی اور اسباب اور تندرستی مجھ سے لے سکتے ہین لیکن
میرا وہ خزانہ نیکی اور بیگناہی اور استقلال اور بزرگی دل کا جسکا عوض
میرا پروردگار مجھکو ضرور دے گا کون مجھسے چھین یا لے سکتا ہے ؞
جبکہ اس حکیم دیر فتوی مرجانے کا گذرا اور قیدخانہ مین قید کیا گیا تو
ایک مہینہ تک یہ حکیم قید رہا اور اوسنے کچھ خیال اور رنج اپنی موت کا
نکیا اور درمیان اپنے دوستون اور شاگردون کے اس ایام تکلیف
مین بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف مین کرتا رہا ؞ ؞ ؞
کریطو لکھتا ہے کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا گیا نہایت
امن اور استقلال سے سویا اور کوئی علامت رنج کی اوس
خدا پرست کے چہرہ پر نہ ظاہر ہوئی حتی کہ اوس صبح کو جبکہ اوسنے
جان بحق سونپی دارو غہ جیلخانہ نے اور کریطو نے فہمایش اس حکیم کو کی
کہ آپ یہان سے تھسلی کو بھاگ چلیے اوسوقت یہ حکیم ہنسا اور کہا کہ اے
بیوقوف کوئی ایسی بھی جگہ ہے کہ جہان مین موت سے بالکل بچا رہونگا
اگر کوئی ایسی جگہ ہو تو مجھے چھپا کر لیے چلو ہر چند اوسکو اوسکے
شفیقون نے کہا کہ تم یہان سے بھاگو لیکن اوسنے ہرگز قبول نکیا

اور زبان مبارک سے یہ ارشاد کیا

(قول) اے میرے نہایت عزیز کریطو تو سمجھتا ہے کہ خدا ہر جاے موجود ہے
اور افعال انسان کو دیکھتا ہے میرے تئین حکم خدا کا ایسی موت کا
تھا پھر مین کیونکر اوس سے بھاگ سکتا ہون ایسے خیالات بھی جیسے
برخلاف رب العالمین کی موجود ہو دلمین نہ لانی چاہیین تو خوب جانتا
ہے کہ قہر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہے لیکن جس کمبخت پر کہ
اوسکی نظر قہر ہوگی وہ کیونکر اور کہان جا سکتا ہے اب بتا کونسا
گوشہ کہ جہان اوس سے بچکر پوشیدہ رہون یہ سنکر کریطو خاموش
ہو رہا اور وہان سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تھا
شاگرد اور دوست سقراط کے سواے حکیم افلاطون کے بہت جمع
تھا جیل خانہ مین واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہین کہ بیڑی
سقراط کے پیرونمین سے اوتار لیگئی ہے اور پاس اوسکے جورو زنتیپا
اپنے فرزند کو گود مین لیے بیٹھی ہے اور زنتیپی اوسکی جورو بوقت دیکھنے
اون لوگون کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت پیچ و تاب
اور رنج کھا کر آب دیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کیطرف مخاطب ہوکر چلائی کہ
(قول) اے میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست اور قدردان
جو کہ اخیر وقت ہی تجکو دیکھنے اور تیری قدمبوسی حاصل کرنے کو آئے ہین
سقراط نے اپنے دوستون سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت کی
اوسنے درباب نہ فنا ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین پیش
کین کہ جنکے اچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف
کرتے ہین اوسنے اپنے دوستون کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کے فنا نہ

اور بڑا منصف یعنی اللہ تعالیٰ شریرون کو سزا اور نیکون کو انعام دیگا
اے میرے دوستو اگر روح انسان کی فنا ہوگی تو گنہگارون کو جو کہ ہر طرح کی
برائی کرتے ہین اور قانون خدا کو توڑ ڈالتے ہین کون سزا دیگا اور
اے عزیزو اون لوگون کو جنھون نے اپنی تمام زندگی اوسکی بندگی اور
فرمان برداری مین گذاری ہے اور اپنے نفس کو مارکر بخوشیون دنیوی
پر خیال نہین کیا ہے اور اوسکے احکام بجالانے مین ایک قدم باہر نہ
رکھا ہے اونکو اون کی محنتون کے واسطے کون انعام دیگا اگر روح انسان
فنا ہے لوگون نیکی کیطرف رجوع لاویگا اب اے میرے پیارو تم اس
بات پر یقین لاؤ کہ روح انسان فنا نہوگی اور بدآدمی اپنے کارِ بد کی سزا
پائینگے اور جو گنہگار قابل بخشنے کے ہین ہمارا خدا انکو بخشیگا اور جو نیک
اور راستی پرست ہین اور امیدوار انعام کے ہین اونکی امیدین برآوینگی
پس تمکو یہ لازم ہے کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو دیکھو اور
خیال کرو کہ جو نیک ہین وہ کیسے خوش ہین اور بسبب نیکی کے کیسی کیسی
اونکی امیدین آیندہ کو ہین اور وہ لوگ تمام حوادث دنیوی سے محفوظ
ہین اور اونکا دل ترہے ✤ بعدازان کریطو نے پوچھا کہ آپ بتایئے کہ
آپکے بال بچونکی ہم کیونکر پرورش کرین اوسنے جواب دیا کہ اے
کریطو اونکا خدا نگہبان ہے وہ جاہے گا جسطرح مدارات کریگا بعدازان
پھر کریطو نے پوچھا کہ آپکو ہم لوگ دفن کیونکر کرین ✤ جواب دیا کہ اے
عزیزو میری روح دربار پروردگار مین درجہ خدمتی کا پاویگی یہ جسم
جو کہ اصل مین خاک ہے جا ہو جسطرح خاک مین ملادینا ✤ بعدازان
اوسکے تینون لڑکے روشنک پاس لائے گئے جنھین سے وہ بہت

چھوٹے تھے اونسے چند کلام کر کر رخصت کیا تھوڑی دیر بعد خدمتگار حاضر
ہوئے اور کہا کہ وقت زہر نوش کرنیکا بموجب حکم حاکمان اس جگہ کے آپہنچا
فرمایا کہ پیالہ زہر مذکور کا لے آؤ اور بہت دلجمعی سے اوس زہر کو پی لیا
یہ حال دیکھکر داروغہ جیل خانہ نے رو دیا اور جب اوسنے سب زہر
نوش کر لیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اپنے رنج
کو بہت دیر سے ضبط کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابض نہو سکے
اور بے تحاشہ آہ وزاری و نالہ و فریاد کرنے لگے ایپولودرس نے
اتنا شور وفغان کیا کہ جتنے حاضرین تھے اوسکے دلپر نہایت اثر ہوا
لیکن خداپرست حکیم سقراط بالکل دلجمعی سے کلام نصیحت آمیز کیے کیا
اور اوسوقت یہ کلام کیے۔

(قولہ) اے عزیزو ان تمکو کیا ہو گیا اور تمھاری نیکی کہان گئی مین نے عورتون
کو صرف اسیواسطے یہان سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتون سے باز
رہین مین تمھاری عاجزی کرتا ہون کہ تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے
دلمین جگہ دو۔ اس کلام نے اونکو چپکا کر دیا اور سقراط اس عرصہ مین ادھر
ادھر چلقدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کمبخت زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
اور اوسکی ٹانگین رہگئین تو وہ بچھونے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی
کرنے لگا اور اخیر کو بیخبر ہو گیا اور طایر روح نے قفس عنصری سے واسطے
گلگشت روضہ رضوان کے پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کریطو نے
اوسکی آنکھین اور منہ جو کھلی تھین بند کر دین اسطرح یہ نہایت مؤدب
اور فاضل اور حکیم اور خداپرست آدمی نے ستر برس کی عمر مین وفات پائی
افلاطون نے جو اوسکی وفات کا حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھتا ہے رونے سے نہین

رہا جاتا ہے ٭ افلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام مکارہ مین اقلیدس کے گھر دشمنون سقراط سے خوف کھاکر چلے گئے ٭ یوریپدس نے باشندگان شہر ایتھنہ کو نہایت لعنت ملامت واسطے مارڈالنے ایسے نہایت اچھے آدمی کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد تھوڑے دنون سقراط کے جبکہ اہل ایتھنہ کے دل مین سے واہیات توہمات جاتی رہے تو اونھون نے اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چندروز تک سواے ذکر خیر سقراط کے شہر ایتھنہ مین اور کچھ نہ سنا گیا تمام مدرسون اور کوچون اور بازار مین ذکر محبت انگیز سقراط بہت سنا گیا اور باشندے یہ کہنے لگے کہ سقراط نے ہمارے بچون کو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھائے اسے افسوس صد افسوس کہ ہمنے اوسکی نیک خدمتون کا کیا عوض دیا اب اہل شہر ایتھنہ نہایت ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط کے واسطے جواب وہی لینے بیگناہ خون کے طلب ہوئے اور مدرسے بند ہوگئے اور تمام کاروبار دنیوی چندروز کیواسطے معطل رہا ہے اور ملیطس جسنے سقراط کو ملزم ٹھہرایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھون نے اوسے ملزم ثابت کیا تھا جلاوطن کیے گئے اور پلوطارک بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی اونمین سے باقی بھی رہے تو اوسنے لوگ کلام بھی نہین کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار کرنے لگے اور جس حمام مین وہ نہاتے تو وہان دوسرا شخص جبتک کہ وہ حمام صاف نہانے سنجا تا حتی کہ یہانتک اون لوگون نے اپنے تئین خود مارڈالا اب باشندہ اہل ایتھنہ کے صرف اسی بات سے کہ سقراط کے الزام لگانیوالون سے عوض لین راضی نہوئے بلکہ ایک پیتل کا بت اوسکا بنوایا اور ایک سوالہ بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تعمیر کیا گیا فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم سقراط

حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اوسکا باپ رہنے والا ایتھنز کا تھا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے اگرچہ افلاطون خودکنی اور جزیرہ میں چارسو تیس برس پہلے پیدایش حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا کہتے ہین کہ افلاطون بادشاہ کودرس کے کہ اخیر بادشاہ ایتھنز کا تھا اولاد مین سے تھا شروع مین افلاطون نے بطور امیرزادون کے تربیت پائی وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اوسنے چندروز مین سیکھ لیا جب افلاطون کی بیس برس کی عمر ہوئی اوسنے سب اپنے اوستادون کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع کیے اور اوسکی نصیحتون کو غور سے سنتا اور اوسپر عمل کرتا۔

سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اوسکے ساتھ ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جسوقت مخالفون سقراط کے نے اوسے زہر دینے کا الزام لگایا اور اوسکے مارنے کی تجویز کی اوسوقت افلاطون نے اپنے اوستاد کے بچاؤ مین کچھ گفتگو سامنے حاکمون کے جو سقراط کا اظہار لیتے تھے کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اوسکو بولنے نہ دیا۔

واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اوٹھائے اور مختلف ملکون مین جاکر وہان کے حکیمون اور عالمون سے ملاقات کی اور اونسے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اطلیہ وغیرہ مین گیا اور شاگردون حکیم فیثاغورس سے ملاقات حاصل کی اور اونسے مسئلے اوس حکیم کے معلوم کیے اور ملک مصر مین افلاطون نے بہت کچھ علم ہندسہ اور ہیئت مین حاصل کیا۔ بعد اوسکے

ملک فارس یعنی ایران مین گیا اور وہان جو دین آفتاب اور آتش
پرستونکا تھا اوسکو معلوم کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان مین بھی آنیکا تھا
تاکہ اوسے حال دین برہمنونکا معلوم ہوجاے لیکن ازبسکہ اون دنون بیچ
ملکون مشرقیہ مین لڑائی بھڑائی ہورہی تھی تو وہ اس ارادہ کو عمل بیچ
نہین لاسکا ۞ بعد ازان افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کیطرف کی اور
شہر اثینہ مین ایک مدرسہ بنایا اور وہان اپنے مسئلون اور علوم حکمیہ کو
سکھانا شروع کیا ۞ حکیم علم ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہین کہ اپنے
مدرسہ کے دروازہ پر لکھ کر لگا دیا تھا کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نہ جانتا ہو وہ اس
گھر مین نہ آوے افلاطون کے مدرسہ مین اکثر امیرون اور بڑے آدمیون
کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے تعلیم پایا کرتے
تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکون مین پھیل گئی تھی کہ
دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون مین آیا کرتے
تھے بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب مین
سے ارسطو بہت مشہور ہے کہ اپنے اوستاد سے بھی علوم حکمیہ مین شرف
لیگیا لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک اور خوب گو کوئی شخص ہووے پھر بھی
اوسکا حسد بعض آدمی کیا ہی کرتے ہین چنانچہ اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے
لیکن افلاطون اونکے حسد پر کچھ خیال نکرتا اور اگر کوئی شخص اوس سے
کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور چپ ہو رہتا بڑا
مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم مین دو چیزین ایسی
ہین کہ وے ایک دوسرے پر موقوف نہین اور اون سے عالم مین
بنی ہوئی ہے ایک تو ان مین سے وہ ہے جس سے ہر شے

بنی ہوئی ہے اور اوسکا نام مادہ ہے اور دوسری وہ ہے جسسے ہر شے
عالم مین بنائی ہے اور وہ خدا ہے افلاطون یہ کہتا تھا کہ خدا تعالی نے عالم
کو اوسی مادہ سے بنایا ہے جو پہلے سے بے قاعدہ اور بے ترتیب موجود
تھا اور مادہ کے وہ یہ تعریف کرتا ہے کہ مادہ وہ شے ہے کہ اوس مین
کوئی شکل یا صفت بالفعل موجود نہین ہے لیکن کوئی شکل یا صفت کی
حاصل کرنے کی استعداد اوس مین پائی جاتی ہے پس موافق اس حکیم کے
عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور مادہ کو مصالح
سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اور خدا کو کارگر سے جسنے یہ
عمارت کھڑی کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکیم کا یہ تھا
کہ مادہ ہمیشہ سے ہے جیسے کہ خدا تعالی ہمیشہ سے ہے اور خدا نے اوسے
نہین پیدا کیا ہے ۞ افلاطون ذات خدا تعالی کی تعریف یون کرتا ہے
کہ وہ عقل اعظم ہے اور غیر مادی ہے اور نہ اوس کا شروع ہے اور نہ
انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات مین نہین آسکتے ہین اور
اوسکا دھیان فقط عقل ہی سے آسکتا ہے ۞ ایسے ایسے قول ہین اس
حکیم یونانی کے کہ وہ اتنا مشہور ہے کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیون شہر دہلی
مین بچہ بچہ جانتا ہے ویسا ہی شہر لندن مین اور سنجار مین وہ جانا گیا
ہے بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورزش اور کثرت اکثر کرتا رہتا تھا وہ
بوڑھاپے تک صحیح وسالم رہا اور اوسکے اعضا درست رہے اور اوسنے
سیوان حاصل کیا ۞ اور بعد ازان اوسنے وفات پائی ۞
تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

شبیہ حکیم افلاطون

حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گانو
ضلع مقدونیہ مین قریب تین سو چوراسی برس پہلے پیدایش حضرت عیسیٰ
کے باپ اس حکیم کا طبابت کرتا تھا ارسطو کے مان باپ اوسکو طفولیت
مین چھوڑکر مرگئے اور اس سبب سے عمر اوائل کو لہو لعب مین صرف
کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑکر مرا تھا ہوچکا او نے فوج
مین نوکری کی لیکن وہان اوس سے کام اچھی طرح سے نہین ہو سکا
پس اس علاقہ کو چھوڑکر شہر ایتھنہ مین کہ دارالخلافہ یونان کا ہے آیا اور
حکمت کی تحصیل مین مصروف ہوا جبکہ اونے شاگردی افلاطون کی
اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے اونے
۳۷ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی یہان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے
تھے اون سب سے وہ سبقت لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فیلقوس بادشاہ
رومی کے نے شہرت ارسطو کی سنکر اسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسے اتالیق
بنایا آٹھ برس کے عرصہ مین ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے
اول بلاغت دوم علم طبعی سوم علم اخلاق اور فروع علم الٰہی کے اس سبب
سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنے علم سکھا دیے تھے فیلقوس اوسکی بہت
خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اونھین مکانون مین لگا دیا
اور اوس گانو کو جہان وہ پیدا ہوا تھا جو اب اوجڑ ہو گیا
تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا چودہ برس تک ارسطو شہر
ایتھنہ مین رہا اور جو کتابین اور اشیا وہ اسکے تحقیقات علوم

حکمیہ کے ضرور تھین اونھین بہم پہونچاکر دریافت کرنے مسائل حکمیہ کے
مین مصروف رہا بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت
اوسکی شان اور شوکت کی تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام ہوا
کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مدارات کرتا تھا جب سکندر مرگیا
تو ارسطو بھی بسبب خوف حاسدون اور بدکارون کے شہر اثینہ کو چھوڑ کر
بھاگ گیا اور عذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ مین نہین چاہتا کہ باغیے شہر
اثینہ کے پھر دو گناہ کرین جو اونھون نے سقراط کے مار ڈالنے مین کیا تھا
بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی علاوہ رسالون کے حکمت مین ارسطو
نے قریب ۴۰۰ رسالون کے شاعری مین اور فصاحت و بلاغت مین اور
قوانین مین اور اور فروع علم مین لکھے تھے مرتے وقت ارسطو نے ساری
اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونھین کبھی
مشہور نہ کریو اور رواج نہ دیجو اس شخص نے ایک اور شخص کو یہ کتابین
سپرد کین اور اس شخص نے اونھین ایک جاے زمین مین دفن کیا بخوف
بادشاہ ملک پرگمیس کے کہ جو اونکی تلاش مین بہت تھا اور اسطور سے یہ
کتابین ۱۲۰ برس تک زمین مین گڑی رہین بعد چند مدت کے ایک امیر اثینہ
کے نے ان سب کتابون کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک بڑا سردار رومیہ کبری
کا تھا اس شہر مین آیا اوسنے ان کتابون کو لیا اور اسوقت سے رواج
حکمت یونانی کا ملک رومیہ کبری مین ہونے لگا ارسطو کی تصنیفات
پر بہت سے فاضلون نے شرح لکھی ہین مثلاً بوعلی سینا اور اور
حکیمون فرنگستان کے نے اور جو مسئلے غلط ہین اونھین بھی
باتین حکماء متاخرین یعنی فرنگیون نے نکالی ہین ٭

حال عمدۃ الحکما دیمقراطیس کا

یہ حکیم شہر آبدارا مین جو کہ ملک تھریس مین واقع ہے پیدا ہوا تھا اور شہر مذکور
شمال مین یونان کے ہے یہ حکیم دنیا سے علیحدہ ہو کر ایک باغ مین تنہائی
مین واسطے تحصیل علوم کے جا بیٹھا تھا اور بعد تھوڑے دنون کے اوسنے اپنی
دونون آنکھین پھوڑ ڈالین تا کہ کسی اور طرف خیال نہ بٹے اور صرف
بیچ خیالات اور تحقیقات علم فلاسفہ کے کیا کرے یونان کے لوگون نے
اوسکی اس حرکت سے اوسکو دیوانہ سمجھا اور مشہور کیا کہ اس حکیم کو
جنون ہو گیا ہے اور اسیواسطے افضل الاطبا طبیب اول حکیم بقراط
سے کہا کہ وہ اوسکی بیماری کو دیکھے بقراط نے اوسکو دیکھکر کہا کہ
اوسکے دشمنون کو بھی بیماری جنون کی نہین ہے اور دیمقراطیس بہت
اچھا ہے دیمقراطیس سواے عالم اور فاضل ہونے کے نیک اور عاقل
بہت تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ دارا بادشاہ ایران بسبب مرجانے اوسکی
بیگم کے نہایت پریشان حال اور غمگین تھا دیمقراطیس نے بادشاہ سے
کہا کہ مین شاہزادی کو زندہ کر دونگا اگر تو تین شخص کو جہان مین سے
تلاش کر کر ایسے بتلا دے کہ اونپر کبھی مصیبت اور محنت نہ آئی ہو چنانچہ
دارا نے ہرچند ایسے شخص تلاش کیے لیکن کہین پتا نہ ملا پھر
دیمقراطیس نے کہا کہ اے بادشاہ کچھ تجھپر ہی مصیبت نئی نہین آئی
ہے بلکہ تمام جہان پر کوئی نہ کوئی مصیبت آتی رہتی ہے اسلیواسطے
تو اتنا رنج کیون کرتا ہے ٭ دیمقراطیس اپنے شاگردون کو سکھایا
کرتا تھا کہ روح انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہے

اسیواسطے وہ بھوت پلید پر یقین نہین لاتا تھا ہرچند کہ شب کو
اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بناکر اوسکے سامنے آئے لیکن اوسکے دلکو
ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس[۱۰۹] کی عمر کا ہوکر ۳۶۱ برس پیشتر سنہ
عیسوی کے مرگیا اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہین رہی
سبب باعث گذرنے زمانۂ قدیم کے صفحہ ہستی پر سے جاتی رہین فقط

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک
یونان کے واقع ہے تھا اور وہ قریب چارسو برس پہلے پیدائش
حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ کہتے ہین علم طبابت کا اوس سے
بھی نکلا ہے اور اسمین شک نہین کسواسطے کہ گویہ بات سچ ہے کہ کچھ
نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہین لیکن
یہ حالات علم مذکور کے ایسے ہین کہ اونمین کچھ قاعدہ یا ترتیب نہین
پائی جاتی ہے لیکن بقراط نے بہت سی باتین علم طبابت کی نکالین اور
اسکی تحقیقات مین نہایت ہی کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو
موجد اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے بعد اس حکیم کے سے طبابت
ایک علیحدہ علم ہوگیا اور مطلق حکمت سے جدا ہوگیا لیکن ازبسکہ یہ حکیم
علم طبابت مین بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصون نے کتابین
علم حکمت مین لکھکر یہ مشہور کردیا کہ اونھین بقراط نے تصنیف کیا ہے تاکہ
اوسکے نام سے لوگ اون کتابون کی قدردانی کرین اور
اونھین مطالعہ مین لائین اور اونھین خریدین اس باعث سے بہت

بہت شک پڑتا ہے کہ آیا فلانی کتاب جو اوسکے نام سے مشہور ہے
حقیقت مین اوسکی لکھی ہوئی ہے یا نہین اوسکی شہرت ملک یونان
مین اور اور ملکون مین بہت ہی پھیل گئی اور اکثر بادشاہون نے
کہ جنکے ملکون مین اوس زمانہ مین وبا آگئی تھی اوسے طلب کیا لیکن وہ
وہان نہین گیا اور سمت ہوا کی معلوم کرکے اوسنے دریافت کیا کہ وبا
مذکور شہر اسینہ مین بھی آئیگی پس واسطے دفع اس وبا کے اوسنے
بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اوس زمانہ مین
ایک بڑا حکیم تھا سواے اس حکیم کے اوسنے اور خاندان اور عالمون سے
مختلف فروع علوم مین تعلیم پائی واضح ہو کہ اس ہی زمانہ مین ایک بڑا
حکیم جسکا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان مین موجود تھا اور اسنے بہت
کچھ دنیا سے سلسلہ ملا اور اجزاے مادی سے لکھا ہے دیمقراطیس اسقدر
مطالعہ اور تحقیقات علوم حکمیہ مین رہتا تھا کہ جس شہر مین وہ رہتا تھا وہان
کے لوگ یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہو گیا چنانچہ اونھون نے حکیم
بقراط کو کہ اوس زمانہ مین بادشاہ طبیبون کا تھا اس بات سے مطلع
کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اوسے طلب کیا پس یہ وہان گیا
اور جب اوسکی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اوسکے علم اور حکمت
سے نہایت خوش ہوا یہان تک کہ اوسکی شاگردی اختیار کی چنانچہ اسیواسطے
بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا بقراط نے اوس
شہر کے آدمیون سے جہان دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ دیمقراطیس
تو دیوانہ نہین لیکن سواے اوسکے جتنے باشندے اس شہر کے ہین وے
سب دیوانہ ہین کہتے ہین کہ عہد بقراط کے مین پردیکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

کا بھتا بیمار ہوا اور اکثر حکیموں نے یہ کہا کہ اوسے تپ دق ہے اور چونکہ
ان دنوں بقراط کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ مذکور نے
اوسے طلب کیا اور بموجب اس طلب کے حکیم مذکور مقدونیہ کو گیا اور شاہزادے
کو دیکھکر یہ کہا کہ اوسے تپ دق نہیں ہے بلکہ عشق کی بیماری ہے اور یہ
بات اوسکی سچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادیکا یعنی اسکندر رومی
مرگیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے جو آشنا
اسکندر رومی کی تھی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا ہو گیا
بقراط نے بیماریوں کی بہت ہی تحقیقات کی ہے اوسکی راے مین
دو بڑے باعث بیماریون کے ہوا اور کھانا تھے چنانچہ اوسنے کئی کتابیں
درباب مختلف قسم کے کھانے کے لکھین ہین اور اونھین واسطے مطالعہ اور مضمون
کے بیان کرنے مین خوب ہی اوستاد تھا اوسنے اتنی صفائی اور شرح
سے حال علامات بیماریون کا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اوسے وہ
بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم کی راے یہ تھی کہ حیوان مین ایک شئے
طبع ہے کہ وہ خود بخود بغیر مدد طبیب کے یا کسی علاج کے بیماریون کی تدارک
مین کوشش بلیغ کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے قوا
ہین کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہین یعنی گویا اوسکے نوکر ہین اور جو
طبع حیوانی چاہتی ہے وہ کام بجا لاتے ہین مثلاً تقسیم کرنا خون اور حرارت
وغیرہ کا سب اجزاے جسم مین ایک جا بقراط کہتا ہے اور طبع وہ شئے
ہے کہ جسکے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہے اور بڑھتا ہے اور طبع
اپنا اثر اسطرح سے کرتی ہے کہ جو اشیاء کھانے وغیرہ مین بڑے ہین اونکو
اچھے جزون سے علٰحدہ کرتی ہے اور بڑے بڑے کو جسم مین سے خارج کرتی

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے
ہین بعضے مورخ تو یہ کہتے ہین کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال مین مرگیا
اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ایکسو چار سال اور بقول بعضے ایک سو نو سال
کی عمر مین مرا لیکن وہ کسی عمر مین مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا
اور اوسکا آج تک حکماے سب ملکون کے ادب کرتے ہین اور جو بڑا
حکیم ہوتا ہے اوسے بقراط سے مشابہ کرتے ہین

حال بوعلی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہین کہ واقف ہونے حالات
حکما اور فاضلون کے سے آدمیون کو تحریک واسطے حصول علم اور عقل
کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہین تو ہمارا بھی دل
یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اوسکے کسیطرح سے ہو جائین اور اسبات
مین حتی الامکان کوشش کرتے ہین بس یہان سے مفید ہونا واقفیت
حالات حکما کا ظاہر ہوا اور اسیواسطے ہم اس کتاب مین ایسے حکیم کا
حال لکھینگے کہ وہ سبکو بہت عزیز ہوگا ÷ یہ حکیم بوعلی سینا ہے کہ حکما
عصر کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گانو مین کہ قریب شہر
بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بلخ سے بخارا
مین آبسا تھا اور یہان شادی اپنی کر لی تھی سنہ ع مین اس حکیم
اعظم نے تحصیل قرآن شریف کو کیا اور اس بات مین اسقدر کوشش
کی کہ دس برس کی عمر مین وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب
کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہوگیا اسی عہد مین ایک شخص نامی

ابو عبد اللہ رہنے والا شام کا بخارا مین علوم حکمیہ سکھایا کرتا تھا اور اس
شخص کی بڑی شہرت تھی بوعلی سینا نے اس فاضل کی شاگردی اختیار
کی اور اوس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے اوسنے
دریافت کیا کہ پڑھنا اچھی طرح سے اور جلد مدرسون مین نہین ہو سکتا ہے اوس
واسطے اوسنے آپ ہی آپ بغیر مدد کسی اوستاد کے سیکھنا شروع اور
چند روز مین تمام کتابون علوم حکمیہ کو اوسنے بذریعہ اونکی شرحون کے تحصیل
کر لیا وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہین کہ چھہ اول شکلین
اقلیدس کی پڑھ کے اوسنے اخیر شکل تک معلوم کر لی اور سارے اقلیدس
کو اپنے حافظہ مین رکھ لیا بعد ازان اوسنے فن طبابت سیکھنا شروع کیا
اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے یہ فن کچھ فائدہ نہین
دیتا تو وہ بیمارون کی ہمیشہ تلاش مین رہتا اور جو بیمار ملتا اوسکا خوب
علاج کرتا سولہ برس کی عمر تک اوسنے ساری کتابین اس فن کی تحصیل
کر لین اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے اوسنے
ساری کتابین ان علوم کی بھی حاصل کر لین تحصیل علوم مین وہ اتنی کوشش
کرتا تھا کہ وہ راتون کو جاگتا تھا اور جسوقت اوسپر نیند غلبہ
کرتی تو وہ ایک گلاس شراب کا نوش کرتا اور اس سے وہ پھر ہوشیار
ہو کر اپنے مطالعہ مین مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی اور
اوسنے ارادہ واسطے بنانے ایک ایسی کتاب کے کہ جسمین سب علوم مندرج
ہون کیا اور بعد چند روز کے اوسنے ایک کتاب بیس جلدون مین
لکھ ڈالی چونکہ شہرت اس حکیم کامل کی سارے ملکون شرقیہ مین پھیلی ہوئی
تھی تو سب بادشاہ اور حاکم یہ چاہتے تھے کہ بوقت بیمار ہونے کے اوسکے ہاتھ

علاج اونکا کیا جاوے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت غرور کا نامہ بنام والی خوارزم کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بو علی سینا کو ہمارے پاس بھیجدو لیکن جو شخص فاضل اور عالم ہوتے ہین اونکو کسیطرح کی پروا نہین ہوتی اور وہ اکثر آزاد منش ہوا کرتے ہین اور اونکو ذرا سابھی غرور کے سہارنے کی برداشت نہین ہوتی ہے پس والی خوارزم نے بو علی سینا کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل مین نلایا اور والی جارجیا کے پاس روانہ ہوا اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار تھا اور باوجودیکہ بہتیرے طبیبون نے اسکا علاج کیا لاکن فائدہ نہوا جب بو علی سینا نے اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اوسنے فوراً معلوم کر لیا کہ وہ بسبب زیادتی عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہین کر سکتا تھا جب یہ بات معلوم ہوئی تو والی جارجیا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام مکانون محل کا نام شاہزادے کے آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل مین آئی تو اس اثنا مین اس بیمار کی نبض یکایک ذرا تیز معلوم ہوئی اور یہانسے یہ معلوم ہوا کہ معشوق شاہزادہ کا فلانے مکان مین رہتا ہے اور بعد ازان نام تمام عورتون کا جو اس مکان مین رہتی تھین شاہزادہ کے آگے بیان کیا گیا تو ایک خاص نام کے لیتے ہی شاہزادہ نہایت خوش معلوم ہوا اور اوسکی نبض بہت تیز چلنے لگی اور یہان سے یہ معلوم ہوا کہ وہ ایک لونڈی پر عاشق تھا اور اسیواسطے بو علی سینا نے کہا کہ سوا اس لونڈی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہین کر سکتا ہے یہی بات عمل مین آئی اور شاہزادہ چند روز مین بالکل اچھا ہو گیا اور والی جارجیا نے اس کفالیت پر حکیم بہت انعام و اکرام بخشا یہان سے بو علی سینا پاس اکیلے دربار شاہ

خاندان بورد مین سے بھاگیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہانتک خوش ہوا
کہ اوسنے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبہ عالی کو اوسنے چند روز ہی رکھا کیونکہ
اسقدر عیش و عشرت اور شراب خواری اور عشق مین مشغول ہوا کہ اوسکا علاقہ
اوس سے خفا ہوگیا ایک شاعر جو اسی عہد مین تھا ظرز سے یہ کہتا ہے کہ گو
بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق اوسکے درست
نہوئے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا ہوش بھی نہین دیا کہ بد پرہیزی
بڑی ہوتی ہے فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شے ہین اور جسوقت
کہ عالم مین نامناسب باتین پائی جاتی ہین تو ایک طرحکا غصہ اور افسوس
آتا ہے غصہ تو اسواسطے کہ گو یہ شخص برائی ایک شے کی سے آگاہ ہے
پھر بھی وہ اوس سے باز نہین آتا ہے اور افسوس اسواسطے کہ ایسے
فاضل شخص مین جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف
کرنیکو دل چاہے ایسی بری باتین بھی پائی جائین جو جاہلون مین بھی کم ہوتی
ہین ٭ القصہ بسبب بہت سی بدپرہیزیون کے بوعلی سینا کو ایک بیماری
سخت عائد ہوئی اور اس بیماری سے سنہ ۱۰۳۶ عیسوی مین بیچ عمر اٹھاون
برس کے مقام ہمدان مین مرگیا ٭ بوعلی سینا نے اتنی کتابین علوم مختلف
مین لکھی ہین کہ اگر اونکی فقط فہرست بھی اس جلسے لکھین تو اسمین اوسکے
واسطے اتنی جائے ضرور ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے جائے
باقی نرہیگی اور اسیواسطے اس جا سے ہم فقط یہ بیان کرتے ہین کہ علم منطق
اور طبابت اور مابعد الطبیعیات اور الٰہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ
مین لکھی ہین اور لکھنے مین اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایکدن مین
پچاس صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہین معلوم ہوتی تھی ٭

حال لقمان الحکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی مین نہایت مشہور رہے بہت سی باتین عجیب و غریب درباب حالات اس حکیم کے مشہور رہین لیکن عاقل لوگ اونکو افسانہ سمجھتے ہین بعض مورخ تو لکھتے ہین کہ یہ حکیم حبا سینا مین پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ شخص ملک عرب مین گذرا ہے کہتے ہین کہ حکیم موصوف حضرت پیغمبر داؤد کے عہد مین تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر کتب انگریزی کو جو مطالعہ کیا اوسمین یہی پایا کہ تاریخ پیدایش وفات اور جاے مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہین اور بعض کتب فارسی مین جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات مین مبالغہ بہت پایا جسپر راقم کو اچھی طرح اعتبار نہین آیا اور پھر بھی لطف یہ ہے کہ کوئی تاریخ کسی باب مین درباب فاضل کے نہین لکھی ✤ ✤ ✤

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس الحکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد ایشیا مشرقی قسطنطنیہ سے ہے پیشوا طبیبون کا ہے اپنے زمانہ مین تصنیف کرنے والا کتابون جلیلہ کا فن طب وغیرہ مین علم طبعی سے ہے اور جالینوس نے ایک فہرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سوتا سے ہے اسنے بہت شہرون مین سفر کیا ایک اونمین سے مصر قبرص کیون ہے جہانکہ واسطے دیکھنے گل مختوم کے گیا تھا اور مدینہ رومیہ

دو بار گیا اور انطونیس وغیرہ قیصرون کے زمانہ مین طب اور فلسفہ اور تمام علوم ریاضی مین سترہ برس کی عمر مین فائق ہوا اور راوسپر کسی نے علم تشریح مین سبقت نہین کی اور اس فن مین سترہ مقالہ کی اونسے کتاب تالیف کی ہے اور اوسکا باپ مساحت دان تھا اوسکے عہد مین اوس سے دانا تر کوئی نہین تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر مین مرگیا ؛

نام جالینوس کے کتب اور راوکی نقلون اور شرحون کا یہ ہے ؛؛ کتاب لفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؛ کتاب الصناعت یعنی کاریگری کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؛ کتاب نبض کے حالمین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؛ کتاب اغلوقن الثانی واسطے شفا امرضون کے نقل کیے حنین نے دو مقالہ ؛ کتاب المقالات الخمس نقل کیا حنین نے تشریح مین ؛ کتاب اسطقسات یعنی اصول کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ؛ کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین مقالہ ؛ کتاب طبیعت کی قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے ؛ کتاب العلل والاعراض نقل کیے حنین نے چھ مقالہ ؛ پہچان باطنی علتون کی نقل کیے حنین نے چھ مقالے ؛ کتاب بڑی نبض کی نقل کیے حبیش نے سولہ مقالے ؛ اور وہ چار قسم کی ہے اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ عربی مین ؛ کتاب بحرانکی نقل کیے حنین نے دو مقالے ؛ کتاب بحران کی دنونکی نقل کیے حنین نے تین مقالے ؛ کتاب حیلۃ البرء وہ مقالے نقل کیا اونکو حبیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے چھ مقالے اول کے اور آٹھ مقالے آخر کے محمد بن موسی کی ؛ کتاب تدبیر الاصحاء واسطے حفاظت صحت کی نقل کیے حبیش نے چھ مقالے ؛ کتاب التشریح الکبیر کے پچاس مقالے نقل کیے حبیش نے ؛ کتاب اختلاف التشریح کی نقل کیے

جیش نے دو مقالے ؛ کتاب تشریح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ کتاب تشریح زندہ حیوان کی نقل کیے جیش نے دو مقالے ؛ کتاب
بقراط کی علم تشریح مین نقل کیے جیش نے پانچ مقالے ؛ کتاب ارسطو کے
علم کی تشریح مین نقل کیے جیش نے تین مقالہ ؛ کتاب تشریح رحم کی نقل
کیا جیش نے ایک مقالہ عربی مین ؛ کتاب سینہ اور پھیپڑہ کے حرکات مین نقل
کیا اصطفن بن باسل نے عربی مین اور اصلاح حنین کی تین مقالو نپر ہے ؛
کتاب النفس اسکو بھی اصطفن نے نقل کیا اور اصلاح حنین کی دو مقالون
پر ہے ؛ کتاب عضلہ یعنی مچھلی کی حرکت مین نقل کیا اصطفن نے اور اصلاح
حنین کی ایک مقالہ پر ہے ؛ کتاب آواز کی نقل کیے حنین نے عربی مین
چار مقالہ ؛ کتاب حاجت کی نبض کیطرف نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ ؛ کتاب حرکت مجہول کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ ؛ کتاب احتیاج کی نفس کیطرف نقل کیا اصطفن نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ ؛ کتاب بقراط اور افلاطون
کی رائیون کی نقل کیے جیش نے دس مقالہ ؛ کتاب اعضا کے فوائد کی نقل
کیے جیش نے عربی مین اور درست کیے حنین نے سترہ مقالے ؛ کتاب بدن کی
تازگی کی نقل کیے حنین نے ایک مقالہ ؛ کتاب افضل الہیات نقل کیا حنین نے
سریانی اور عربی مین ایک مقالہ ؛ کتاب سوء مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ ؛ کتاب بری خلکم کی اصطفن نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا ؛ کتاب مفرد
دواؤن کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے ؛ کتاب ورمونکی ابراہیم بن الصلت نے
اسکے ایک مقالے کا ترجمہ کیا ؛ کتاب المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے ؛ کتاب جو بچہ پیدا ہو
بچہ پیدا ہونیکی حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا ؛ کتاب خلط سودا کی اصطفن نے

اسکا ایک مقالہ نقل کیا کتاب رد النفس نقل کیے حنین نے تین مقالے ٭ کتاب
تقدمۃ المعرفۃ نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ کتاب لاغری یعنی
دبلے ہونیکے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ٭ کتاب فصد کے حال
مین نقل کیا عیسی ابن یحیی نے ایک مقالہ اور اوسکا ترجمہ کیا اصطفن نے
کتاب بچہ کی صفات مین جسکو مرگی آتی ہو نقل کیا ابن الصلت نے سریانی
اور عربی مین ایک مقالہ ٭ کتاب مطلق تدبیر کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
کتاب اعضاء کے قوتون کی نقل کیے حنین نے تین مقالے ٭ کتاب بقراط
کی تدبیر کیواسطے تیز سخت مرضونکی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ٭ کتاب اون دواؤن
کے جو مقابل ہین امراض کے نقل کیے عیسی ابن یحیی نے دو مقالے ٭
کتاب ہاضمہ جگر کے بیان مین نقل کیا ثابت اور شملی اور حبیش نے عربی
مین ایک مقالہ ٭ کتاب ترکیب ادویات کی نقل کیے حبیش الاعسم نے سترہ مقالے
کتاب التریاق الی قیصر نقل کیا یحیی ابن البطریق نے ایک مقالہ ٭ کتاب اس
باب مین کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حنین نے ٭ کتاب محنت
کشتی کے ساتھ کرہ صغیر یعنی گیند کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ ٭ کتاب بقراط
کی کتب صحیحہ کے بیان مین نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ٭ کتاب محنت طبیب
کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ٭ کتاب رایا کے عقائد کی نقل کیا ثابت
نے ایک مقالہ ٭ کتاب البرہان پندرہ مقالہ جسمین سے کچھ موجود ہے ٭ کتاب
تعریب المرجحیہ ترجمہ نہ ہوا کا اور اصلاح حنین کی ایک مقالہ ہے ٭ کتاب اخلاق
یعنی عادات کی نقل کیے حبیش نے چار مقالے ٭ کتاب اوسکی جو ذکر
کیا ہے افلاطون نے طیماوس مین اور جسمین سے بیس مقالے موجود ہین
نقل کیے ہوے حنین کے اور باقی تین کا ترجمہ اسحق کا ہے ٭ کتاب

اس حالت مین کہ محرک اول نہین حرکت کیا کرتا نقل کیا حنین نے ایک مقالہ کتاب اس حال مین کہ قوتین نفس کی تابع ہوتی ہین بدن کے مزاج کی نقل کیا حبیش نے ایک مقالہ اور مین نے دیکھا ہے جالینوس کی کتاب الفصد مین اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور ہے اور یہ کتاب بڑی ہے رسالہ سے اوسکو بدلا حنین بن اسحق نے یونانی سے عربی مین اور اوسکو درست کیا اور اوسمین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا صنعت اور علاج مین طبیب پر واجب ہے ؛؛

حال حکیم کن فیوشس کا

یہ حکیم ایک تھا مستند زمانہ قدیم مین بیچ ملک چین کے ۵۵۰ پہلے حضرت عیسی کے ہوا ہے اور مانند زردشت اور حضرت موسی کے لوگونکو نصیحت کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اوسکا بڑا ادب کرتے تھے بلکہ یہان تک کہ وہان کے لوگ اوسکے نام کی ابتک تعظیم دیتے ہین لیکن چونکہ اوسوقت مین خاقان چین نے اوسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسطے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ کے یہان سے تھا چھوڑکر بادشاہ سے تستم کو چلا گیا اور وہان لوگونکو علم اخلاق کی نصیحتین دینی شروع کین یہ شخص ایک خاندان بادشاہی مین سے تھا یہ شخص بسبب اپنی نیکی اور اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت مشہور ہے اکثر فرقہ مذہب کے موافق اس حکیم کے ابتک ملک چین مین پائے جاتے ہین اور یہان تک کہ ملک کوچین مین بھی موجود ہین اوسکے عقاید مذہب کے یہ ہین کہ روح ہر انسان کی کبھی فنا نہوگی اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چند خاص اچھی روح

ہین اونکی عبادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیزون کو دیکھتی ہین اور تمام پر مروت کرنی لازم ہے اور بڑون کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کہتا تھا کہ دوستی عجب شے ہے اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض ہے اوسنے ایسی ایسی کتابین تصنیف کین کہ اونکی مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اور شک پڑتا ہے کہ یہ اوسنے خود تصنیف کین ہین آیا کسیکی اونمین مدد ہوئی ہے؛

حال دستھنیز فصیح یونان کا

یہ شخص ملک یونان مین بڑا فصیح گذرا ہے اور اسکا حال خالی از لطف اور فائدہ کے نہین ہے حقیقت مین یونان مین یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہے اور اوسکے استقلال اور محنت سے ہمکو نصیحت حاصل ہوتی ہے یہ شخص رہنے اسینہ کا کہ دار الخلافہ ملک یونان کا ہے تھا اور اسکی چھوٹی عمر مین اسکا باپ مرگیا اور بہت سی دولت چھوڑ مرا اور چند آدمی اوسکی حفاظت کے لیے اوسکی بچاپن مین مقرر ہوئے اور اون آدمیون نے بہت سی اوسکے باپ کی دولت چھین لی ایسکے مزاج مین شرم وحیا بدرجہ کمال تھی اور اوسکے جی مین اس امر کی خواہش بہت تھی اوسنے مانند اور فاضلون کے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کرنی چنانچہ وہ ایک روز مجلس فاضلون مین کچھ تقریر کرنے لگا لیکن وہ کلام مدلل نکرسکا اور فاضلون کے روبرو خوف کیا اس واسطے اوسکی حقارت ہوئی اور مجبور ہان سے چلا آیا راستہ مین اسکو ایک پیر سال شخص یونانی ملا اور اوسسے کہا کہ اے عزیز تو غمگین کیون ہے مین نے بھی تیری اتہرح

سُنی تھی وہ بہت خوب تھی لیکن تجھ مین صرف یہ عیب ہے کہ تو سامنے
مجلس کے گھبراجاتا اور ڈر جاتا ہے یہ سُنکر دستھنیز کو پھر فرا دلاسا
ہوا اور اوسنے مجلس مین پھر جاکر تقریر کی لیکن پھر بھی اوسکا کلام لوگون
کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہوکر چلا اور راہ مین ایک اور
شخص جو اوسکا دوست تھا ملا اُسنے اوسکی بڑی تشفی کی اور دستھ
نیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب کے اسوقت مجھے پڑھکر سناؤ
چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا اور بعد ازان اوسکے دوست نے
بھی وہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرم جوشی سے ادا کیے کہ
دستھنیز پر اونکے سننے سے بہت اثر ہوا اور اوسکو اس بات کا یقین
کلی ہوگیا کہ سواے دلائل اور خوبی عبارت کے ادا کرنا یعنی بولنا کسی
عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور مشکل ہے
پس اسوقت سے اوسنے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درستی
کلام اور موقوف حرکات کرنے جسمی کے بوقت پڑھنے کے کوشش کی یعنی
اوسمین یہ ایک عیب تھا کہ بوقت گفتگو کے وہ حرکات جسمی یعنی ہاتھ پاؤنکی
حرکت جیسا کہ بعضون کا دستور ہے کیا کرتا تھا اوسنے ایک تہ خانہ زیر زمین
بنوایا اور وہان اوسنے اکیلا رہنا اختیار کیا ؛ اور مشق تحصیل فصاحت
کلام مین نہایت گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا اور تمام
دنیوی باتونکو چھوڑ دیا آخر کو اوسکی محنت کا اوسکو ثمرہ ملا اور وہ
نہایت فصیح زمانہ کا ہوگیا اور بقول اسکے کہ فصاحت ایک طرحکا
جادو ہے وہ جسکے سامنے گفتگو کرتا تھا اوسکے دل پر نہایت اثر ہوتا
تھا جب فیلقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اوسنے تمام یونان کا

فتح کرنا چاہا لیکن دمستھ نیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت فصاحت کی
برخلاف فیلقوس کے کلام کیے اور چنانچہ خلقت فیلقوس سے برہم ہو گئی اور
اوسکی اطاعت سے انحراف کیا اور فیلقوس نے بھی گو وہ اوسکا دشمن تھا
اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی دیکھا چاہیے کہ وہ کسقدر فصیح تھا کہ اپنی
فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی طرف کر لیا لوگ اوس سے ڈرتے تھے
کہ ایسا نہو دمستھ نیز کسیکے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر کو فیلقوس نے رفتہ رفتہ
تمام یونان کو فتح کر لیا مورخ بیان کرتے ہین کہ اگرچہ اوسمین فصاحت تھی ویسی ہی
شجاعت بھی ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہو سکتا جیسے کہ اہل یونان نے
اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ کرا دی تھی اور مین بھی اوسکو اپنی کتاب مین
نقل کرتا ہون اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی مین ہے *

*E.ΙΠΙΟΊS Ζ ΖΟ Φ ΙΠ ΑΥ ΖΖ ΣΟΚ Η ΔΠΗ ΣΣ Σ Σ ΙΧ ΣΙ
Ο ΖΠ ΟΤ Ζ Ζ Ε Ζ ΖΣ Ρ Σ Ε Α Σ Μ Α Κ Ε Σ .

اور اسکے معنی یہ ہین * اے دمستھ نیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر تیری
عقلمندی اور لیاقتون کے ہوتی تو کبھی بھی مقدونیا کے بادشاہ یونان پر قابض
اور حکمران نہوتے * بعد فیلقوس کے سکندر بادشاہ ہوا اوسوقت دمستھ نیز
نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیون کو پھر تابعداری شاہ مقدونیہ سے
برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اسواسطے سکندر کے روبرو
کسی فہمیہ کی پیش نچلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا اور یونانیون
نے اوسے بصلاح دمستھ نیز کے ایک تاج موتیون کا دیا اور بعد وفات
سکندر کے شاہ انطی پاطر اوسکا جانشین ہوا اوسوقت بسبب فصاحت
کلام کے دمستھ نیز نے پھر یونانیون کو اغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

سے منحرف کیا لیکن اینٹی پاطر نی بزور شمشیر یونان کو فتح کیا اور دستھنیز کو
قید کرنے کیواسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستھنیز نے یہ دیکھکر اپنے تئین زہر دیکر
سے ہلاک کیا ٭ اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا چاہے کہ صرف محنت
اور مشقت سے باوجود کمی ذہن اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی مشکل
باتین کرسکتا ہے اوسکو چاہیے کہ دستھنیز کا حال ملاحظہ کرے
اس شخص مین سوا ے کمی ذہن وغیرہ کے کئی عیب اور تھے وہ بعض
الفاظ اپنی زبان سے نہین بول سکتا تھا اور مجلس مین آنکر وہ نہایت
ڈر جاتا تھا اور جبیرا و سے استقلال سے محنت کر کر یہ عیب اپنے دور کیے
اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے ٭
تصویر اسکی بھی بسبب قلت جاے کے صفحہ دوسرے مین طبع ہوتی ہے

حال سسرو فصیح کا

کیا قدرت خدائی ہے کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے لوگ گذرے ہین
کہ اونکے حال کے دیکھنے سے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ دنیا مین بڑے بڑے
بزرگ خدا کے بندونمین سے گذرے ہین واضح ہو کہ سسرو فصیح رومیہ شہر
کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحون کا بادشاہ لکھتے ہین وہ ایک شخص عالی خاندان
تھا اور ابتداء عمر مین اوسکی پیشانی سے اوسکا اقبال مند ہونا نمایان
تھا اوسنے بصلاح اپنے رفیقون کے کچہری مین جانا چاہا اور اس
مطلب کیواسطے اوسنے بڑے قانون دانون مسمی مولو اور فلو سے
قانون سیکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت
سے شروع کیا اور فصاحت کی یہان تک نوبت پہونچی کہ اوسنے

شبیہ مصحفی تیز

ایک ملزم شخص کو جو کہ غلام سلاج کا تھا اور یہ شخص انہ نو ثمین رومیہ کبری
مین بڑا اختیار والا تھا صف اپنے کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا
دیا لیکن اس باعث سے سلاج اوسکا دشمن ہو گیا اور اس باعث سے
سرو خوف کھا کر اپنے وطن کو چھوڑ کر یونان کو چلا گیا اور وہان اوسکو
اس جلا وطنی سے بہت فائدہ ہوا کسواسطے کہ اوس وقت مین جو کہ بڑے
بڑے فاضل آدمی یونان مین تھے اونسے اوسنے کمال محنت اور مشقت سے
علم حاصل کیا اور بعد ازان وہ پھر رومیہ کبری کو آیا اور وہان اوسنے اپنی
لیاقت سے علاقہ جلیلہ کو استر شب کا یعنے جزیرہ صقلیہ کے حاصل کیا
اور وہان ایسے ایسے کام کیے کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہو گیا اور
بعد ازان اوسکو علاقہ کونسل شب کا مل کیا + (واضح ہو کہ یہ نہایت
بڑا علاقہ ہے) لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن مسمی کیٹلی
لاطن کے اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور بہ سبب اپنی فصاحت کلام
کے اوسنے اپنے حق مین کوشش بلیغ کی لیکن بباعث اوسکے وہ
ہو جانیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور بیاس
کلا دیس جو کہ اب مالک رومیہ کبری مین تھا اوسکا دشمن ہو گیا اور
اوسکو ایک دفعہ پھر اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست پلنیس کے
ساتھ تسل یونیکا کو چلا گیا لیکن بعد اوسکے چلے جانیکے رومی نادم ہو کے
اور دوبارہ اوسکو بلوایا اور جتنی کہ اوسکو بے عزتی ہوئی تھی اوسکا اونھون نے
عوض دیا اندنون مین قیصر اول رومیہ کبری اور پومپی اوسکے رقیب مین
بڑا جھگڑا ہو رہا تھا سرو نے پومپی کی طرفداری کی لیکن جب کہ مقام
فارسلیا مین قیصر نے پومپی کو شکست دی اوسوقت سرو قیصر سے

شامل ہوگیا اور تا وقت مرنے قیصر کے وہ اوسکے ساتھ رہا اور جبتک قیصر
رومیہ کبریٰ مین حکمران رہا اوسنے اوسکا ساتھ دیا اور بعد ازان اوسنے
اغسطس شہنشاہ کا ساتھ دیا اور اپنی فصاحت سے کلام انیطنی کے
برخلاف کرنا شروع کیے اور انیطنی نے اس خوف سے شہنشاہ اغسطس
سے موت سسرو کی چاہی اور اس کمبخت نے بھی اوسکی موت کو
قبول کیا جب کہ اوسکو تکلم مین یہ خبر پہونچی تو اوسنے ارادہ بھاگنے کا
کیا لیکن اتنے مین اوسکے دشمن کی فوج نے بسرداری پوپلیس لیٹر کے
جا گھیرا اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ یہ شخص اس فوج کی سرداری مین
وہی غلام تھا کہ جسکو اس لئیق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑا یا
تھا سسرو بمقام اپی نم مین ۱۰۶ برس پہلے پیدائش عیسی کے پیدا ہوا تھا اور
اور چونسٹھ برس پہلے پیدا ہونے حضرت عیسی کے مرگیا اسبات پر سب
لوگ متفق ہین کہ یہ شخص ایک پورا نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی
ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے انجام دیتا تھا
اوسکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رولا دیتا اور جسکو چاہتا
ہنسا دیتا تھا حقیقت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جادو ہے اغسطس
شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا یہ بھی سچ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے
اور اپنے تمام ملک سے محبت رکھتا تھا اور اوسکی کتابین تصنیف کی
ہوئی بہت ہین اور ایسے لوگون کو پسند ہین اور بڑے بڑے فاضل
اوسکی تعظیم کرتے ہین کہ کتنی دفعہ وہ چھپی ہین اور اوسکے خاص کامون
کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط

تصویر سسرو کی درج ہوتی ہے

شبیہ سیسرو فصیح

حال پرقلص فصیح یونان کا

پرقلص ایک بڑا عالی خاندان اور رئیس الامرا یونان مین ۴۹۹ برس
پیشتر حضرت عیسی کے شہر اسینہ مین پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح
اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت اور بلاغت کلام کے اوسنے تمام
یونان پر حکومت حاصل کر لی تھی اوائل عمر مین وہ حکمایان اور فاضلان
یونان مسمی انکزدغورس اور افلاطون اور جینو وغیرہ کی خدمت مین رہا اور
اوسنے تربیت پائی اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ مین اون فاضلون کی صحبت
مین رہکر کمال حاصل کیا بعد ازان اوسنے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا
جادو ہے اوسکو کسیطرح حاصل کرنا بہ ضرور ہے کیونکہ اوسکے باعث
سے انسان چاہے جو کچھ حاصل کر سکتا ہے اسیواسطے اوسنے اپنی تمام توجہ
طرف حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے
صبر اور استقلال سے اوسکو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزار دن
برس سے ابتک نام اوسکا روشن ہے اور صاحب علم اوسکے کلام اور حالات
سن سن کر اوسکی تعریف اور آفرین کرتے ہین چنانچہ جب اوسکو فصاحت کلام
حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار پیدا
مین پاتا چلا اور بسبب خوش تقریری اور شیرین زبانی کے رعایا اوس سے نہایت محبت رکھنے
لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل قابض اور متصرف ہوگیا گویا کہ قریب قریب شاہ یونان کے
ہوگیا تھا علاوہ چرب زبانی اور فصاحت کے وہ شجاع بھی بڑے درجہ کا تھا اپنے ملک
کیواسطے سیکڑون جاہ بڑی دلیری سے لڑا اور فتوحات نمایان مین آخر ۴۲۹ برس
پیشتر عیسیٰ کے تماشہ گاہ دنیا سے غائب ہوگیا تصویر اوسکی مندرجہ کی جاتی ہے فقط

شبیہ پرقلس

بیان حکیم طلیس کا

طلیس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہے اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونان
کا لکھتے ہین اور زمانہ سابق مین جو سات دانایان یونان مشہور گذرے ہین اونمین سے
طلیس بھی تھا اوائل عمر مین وہ واسطے تحصیل علم کے مصر مین گیا اور وہان کے
فضلا کی خدمت مین رہا اور پھر تیزی عقل سے ہر علم مین شہرۂ آفاق ہوگیا
اول شخص یہی تھا کہ جسنے حساب کر کر کسوف اور خسوف کا ہونا پہلے سے بتلایا یعنی
پہلے اسنے بتلایا تھا کہ فلانے دن کسوف یا خسوف ہوگا اوسنے علم ہیئت مین بہت باتین
ایجاد کین اوسنے بسبب قطر آفتاب اور اوس دایرہ مین جو کہ آفتاب گرد زمین کے بناتا ہے
دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھسے انعام بعوض اس عمدہ
تحقیقات کے مانگیے اوسنے جواب دیا کہ مجھکو کچھ نہین چاہیے لیکن یہ آرزو ہے کہ میرے نام سے
یہ بات مشہور ہو جاے کہ اس امر کی تحقیقات طلیس نے کی ہے اس حکیم نے بیان کیا کہ
پانی وہ چیز ہے جو کہ تمام چیزون دنیا مین مشتمل ہے اوسنے کہا کہ خدا نے عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ
راز انسان کے جانتا ہے وہ اپنی کتاب مین بیان کرتا ہے کہ یہ بات بڑی مشکل ہے کہ انسان
اپنے تئین جان لے کہ مین کیا ہون اور نصیحت کرنا اورونکا بہت سہل ہے لیکن اوسپر
عمل کرنا مشکل ہے کہ بہت ضرور ہے اور اپنی خواہشون کو پورا کرنا بہت شیرین معلوم
ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ اورون کی جو خطا دیکھی اور وہ اپنے مین پاوے کہ
اوسے دور کرے غرض کہ اوسنے بہت سا کچھ لوگونکو تعلیم کیا یونان مین سواے اس حکیم
کے اور کوئی ایسا نگذرا جسنے کہ اتنی توجہ طرف علم ہیئت کی کی ہو ایک دفعہ وہ ستارونکا
حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق مین گر پڑا لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید
نہ پہنچا بعد ازان وہ ۵۴۸ برس پیشتر عیسیٰ کے مر گیا ۔ تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شبیہ حکیم طیلس

ذکر حکیم طیتو فراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہے یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدون اور باتون ارسطو پر عمل کرتا تھا اوسکا مقولہ یہ تھا کہ کوئی قیمتی چیز تمام جہان مین برابر وقت کے نہین ہے اور جو اپنے وقت کو ضایع کرتا ہے وہ بڑا بیوقوف فضول خرچ ہے یہ سنو برس سے زیادہ عمر کا ہوکر ۲۸۶ سنہ پیشتر عیسیٰ کے مرگیا کتب اوسکی تصانیف مین سے بہت ہین چنانچہ چند اونمین اب تک موجود ہین بیچ عمر ۹۹ سال کے اوسنے ایک رسالہ علم اخلاق مین تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوسنے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جسمین حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کی ہین بنائی اور باقی کتابین اوسکے بابت نہین لکہین فقط تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ مین درج ہوئی ہے

ذکر حکیم فیثاغورس کا

بیچ لکھنے حالات حکمایان کے حال فیثاغورس سے بھی اپنی کتاب کو زیب و زینت دیتا ہون اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ فاضل بیچ جزیرہ سیموس کے جو کہ یونان مین ہے بیچ سنہ ۵۹۰ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اوایل عمر سے وہ بیچ ملکون مصر و یونان و ایران وغیرہ کے گیا اور وہان کے بڑے بڑے فاضل اور حکماے متبحر سے تحصیل علم مین مشغول رہا اور ہر طرحکا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

شبیہ طیمو فراسطس

اور علم ہیئت مین کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازان وہ اپنے وطن کو چلا گیا
اوسکے آنے سے لوگون کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندون
اپنے ملک کو شوق علم کا بڑھوایا چندروز بعد اوسکے دانائی اور علم کی اتنی
شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر اقلیم و دیار کے لوگ دور دور سے
سفر کر کر واسطے ملاقات یا شاگردی فیثاغورس کے آنے لگے اکثر شاہان
اوس طرف کے اقلیمون نے اوسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار مین آوے اور ہم
اوسکی ملازمت سے کچھ حاصل کرین چند بادشاہون نے درباب انتظام
ملک کے صلاحین لین اوسنے جو مدرسہ واسطے تربیت لڑکون کے بنایا تھا
نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم مین ہوگیا کہتے ہین کہ اوسکے مدرسہ مین چار سو
شاگرد تھے اور ہر طرحکا علم وہان حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اوسکے
اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اوسکو پتھر
کی لکیر سمجھتے تھے فیثاغورس مدرسہ مین جو لوگ تربیت پاتے تھے
اونمین سے بہتیرے بڑے عاقل اور فاضل اور مدبر اور واضع قوانین
گذرے ہین اور اکثر اوسکے شاگرد وزراے شاہان نامدار اوس دیار کے
ہوئے ہین رومی فیثاغورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثاغورس
ایک کلام نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا (قولہ) اے عزیز و دنیا چندروز ہے
کسیکو یہان مقام کرنا نہین ملیگا جو آیا ہے وہ ضرور چلا جائیگا جب
بے ثباتی دنیا کی ثابت ہے تو کسی سے لڑنا اور عداوت رکھنا لازم نہین ہے
لیکن پانچ چیزون کے خلاف انسان کو ضرور لڑنا چاہیے اور اونسے
عداوت قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دل مین جڑ نہ پکڑین اور میرے
پیارون شاگردو پانچ چیزیں یہ ہین فقط

(۱) اول علم سے جاہل رہنا اور ونکو جوہر حلم و عقل سے معرا رکھنا محض نادانی ہے اسکے خلاف انسان مدام رہے،

(۲) دوم انسان کو کوئی ایسی بات سے اعتدالی کی نکرنی چاہئیں جو خلل انداز تندرستی ہو،

(۳) سوم اپنے وطن مین آپس مین لڑنا جھگڑنا اور فساد برپا کرنا لازم نہین،

(۴) چہارم ایک کنبہ یا خاندان مین خانہ جنگی رہنی نہایت نازیبا اور زبون ہے

(۵) پنجم ہر طرحکی خواہشات انسانی یعنی غصہ بیرحمی زناکاری و دغابازی بے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے،

اس حکیم نے بہت کچھہ درباب نصایح اور اپنی رائے کے لکھا ہے لیکن میری کتاب کو اتنی وسعت اور جائے کہان جو اونکو مشرحًا اور مفصلًا لکھکر پایہ افتخار کا حاصل کرے اوسنے بہت کتابین نہایت عمدہ نظم بھی کہتے ہین بہت عمدہ کتابون مین سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان مین آیا تھا اور یہان کے ہندو فاضلون سے جنکو سادھو وسنت وغیرہ کہتے ہین بڑی تکرار و بحث درباب علم اور نصیحت کی باتون کے رہی یہ حکیم اسی برس کی عمر مین مرگیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگون نے یہ کام کیا کہ جب وہ مرگیا تو جہان اوسکا گھر تھا وہان ایک اوسکا سوا بنوا دیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتا ذہین سے تصور کیا

بیان اون تین فرقون فاضلان اور حکما یان -

لاثانی کا جو ولایت یونان مین گذرے ہین

یہ بات تو سب پر واضح اور روشن ہے کہ زمانہ سلف مین وہ ملک مخزن حکما کا تھا یعنی ملک مذکور مین سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور انھین کے باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہے فی الحقیقت اس ملک کے لوگون نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہے اور ہر بات کی طرف رجوع ہوگئے ہین اور ہر ہر بات کو اونھون نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیمونکے ہوئے جنمین تین نہایت مشہور ہین اوّل وہ فرقہ حکما کا ہے جسکو تنفر العیش کہتے ہین اور دوم فرقہ فضلا کو تنفر الرنج کہتے ہین اور فرقہ سوم بنام مستغنی موسوم ہے ان تینون دستون یعنی فرقون حکما کا آگے علحدہ علحدہ بیان کرتا ہون ؎

فرقہ حکماے یونانی موسوم بہ تنفر العیش

معنی تنفر العیش کے یہ ہین کہ جو عیش و عشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندون کا یونان مین ایسا گذرا ہے کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش و عشرت و دنیوی سے پرہیز کیا چاہیے یہانتک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک پہننی ممنوع ہے ایک رات ناچ دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور پلنگ پر نہین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی مبانی حکیم دیوجانس کلبی تھا اور اوسکے حال کے دیکھنے سے تمام حال اس فرقہ کا معلوم ہوجاییگا

یہ حکیم تین سو برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے یونان مین موجود تھا
وہ نہایت سختی اپنے نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال مین یہ بات آئی ہوئی تھی کہ
عیش و عشرت مین خوشی کامل کا نہین یعنی جو عیش کرتا ہے اوسکو خوشی کامل
نہین ہو سکتی ہے ایک دفعہ یہ حکیم راستہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک لڑکا اوسی
نا اور اوسنے یہ کہا کہ مین ایک دعوت مین جاتا ہون یہ بات سنکر حکیم
دیوجانس نے اوس لڑکے کو گود مین اوٹھا لیا اور اوسکے ماباپ کے پاس
لے گیا اور اونکے سپرد کیا اور یہ کہا کہ مین اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت
سے بچا کے لایا ہون اسکی نگہبانی کرو اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی رائے خلقت
کی رائے سے کسقدر خلاف ہے دعوت مین جانا ایک بہت اچھی بات اکثر آدمیون کے
نزدیک ہے خلاف اسکے اس حکیم کی دانست مین دعوت مین جانا اور چاہ
دوبنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم بے بدل کا مشہور ہے جب
شہرت اس حکیم کی دور دور تک پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اون ایام
مین بادشاہ یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اوسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ
سکندر جسکو اہل ایران سکندر رومی کہتے ہین دیوجانس کے مکان پر گیا
اور وہان دیکھا کہ یہ حکیم دھوپ مین بیٹھا ہوا ہے اتفاقاً سکندر اسطرح
اسکے پاس کھڑا ہوا کہ دیوجانس پر سایہ ہو گیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا
دیوجانس کچھ نہ بولا آخر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کرکے یہ کہا
کہ اے حکیم تو مجھسے کچھ درخواست کر اور مجھسے کچھ مانگ حکیم نے جواب دیا
کہ مین فقط یہ چاہتا ہون کہ آپ میرے اور آفتاب کے بیچ مین سے ہٹ جاؤ
تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے کہ سکندر سا بادشاہ
مکرر اگر درخواست کرے کہ تو مجھسے کچھ طلب کر اور اوسے صرف جواب دیا

کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت
کو نہایت ناپسند کرتا تھا اور از بسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور
عشرت کو پسند کرتے ہین تو وہ تمام خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کسیکی مجلس
نہین پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہین اون سب سے وہ خلاف
چلتا تھا ترش روئی اور بد مزاجی اور نا ملنساری اور علٰحدہ گی اور کنارہ
کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیان تھین + اس فرقہ کے حکما اور اونکے
معتقدون کو زبان یونانی ہین سنگ یعنی کلبی کہتے ہین اور یہ ایک لفظ یونانی
ہے اور اوسکی معنی سگ کی خاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہے کسواسطے
کہ اس قسم کے حکما کسی سے نہین ملتے ہین اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہین
اسی فرقہ مین سے ایک حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سنیکا ہے یہ نیرو
شہنشاہ روم کا اوستاد تھا اوسکی شکل سے معلوم ہو جائیگا
کہ اس فرقے کے لوگ کیسے غمگین اور رنج مین رہتے ہین + چنانچہ
اوسکی تصویر صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے ؎

فرقہ دوم حکماے یونانی کا موسوم بہ متنفر الرنج

متنفر الرنج اسکو کہتے ہین جو رنج سے نفرت کرے اور عیش و عشرت
دنیوی کو پسند اس فرقہ کو زبان یونانی مین اپیکیورین کہتے ہین
اور اس فرقہ مین بہت سے شخص شامل تھے کسواسطے کہ قاعدہ جہان کا ہے
کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقے کے حکما کا مقولہ تھا کہ سرور
کامل اور دوامی عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کو موافق آدمی کو

شبیہ حکیم سنیکا

وہ دراصل خوشی اور فکر گذشتہ اور آیندہ سے جو سختی گذرتا ہے اوسکا خیال عیش و عشرت
مین گذارے بچانے دیکھے اور اچھے اچھے کھانے کھائے اور فکر اوسکی نکرے
یہ این مذاہب سے اس فرقہ کا بانی سیاسی اور سرگروہ حکیم اپکیورس گذرا ہے
جب اس حکیم نے اپنے قواعد جاری کیے تو اور حکیمون نے اوسکا بہت مقابلہ
کیا مگر کچھ نتیجہ پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن
کی مشہور ہے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اوسکی بہت تعریف کرتے ہین
اوسنے تین سو کتابین تصنیف کین سنہ ۲۷۰ پیشتر عیسوی کے مرگیا

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اوسکو کہتے ہین جو بے پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیمون کا
یونان مین گذرا ہے کہ وہ رنج و راحت و دولتمندی اور مفلسی کو کچھ نہین
سمجھتے تھے اونکا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور دوامی نہ تو عیش و عشرت کر
حاصل ہوتی ہے اور نہ اونکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اوسمین
ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ رنج کو رنج ۔ اگر انسان دولتمند
ہو تو کچھ خوشی کی بات نہین اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے علی ہذا القیاس
اونکے نزدیک رنج و راحت کوئی شے نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ ایسا
ہو جانا کہ رنج کو رنج نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت ایک امر
مشکل ہے لیکن یہ تو کچھ اللہ تعالے نے یونان ہی کے آدمیونکو
اوس زمانہ مین طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر بہت غالب تھے
اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ سائی پرس مین
پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ اٹیکا پر جو کہ یونان مین ہے تباہ ہو گیا اور زینو ایک
کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہان تواریخ زینوفن کو ملاحظہ فرما کر بہت
خوش ہوا اور اوسکے دلمین کمال شوق پیدا ہوا کہ اسیطرح علوم وفنون
حاصل کرنے چاہیین اوسنے مدت تک بیچ تحصیل مختلف علوم کے اپنی عمر
گذاری اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہو گیا اور اوسنے ایک مدرسہ شہر ایتھنز مین بنایا
اور لوگون کو سبق دینے اور اپنی حکمت کے دینے لگا اور لوگون کو سکھایا کہ
اپنے نفس کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستون پر حالت تنگی مین مدد کرنا
پر ضرور ہے اور لڑکا پن کے عیش وعشرت دنیوی مین داخل اور شامل ہونا
نازیبا اور واہیات ہے + اور انسان کو ہرطرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور
اوس مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی تنگی اگر سامنے حائل ہو تو کچھ رنج
نہو اور بالکل صاف اور صابر رہے اور اصلا رنج وکدورت دل پر اثر نکرے اور
کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچھ پروا نہین یہ نہین چاہیے کہ ذرا سی دنیوی
خوشی حاصل ہوئی تو اوسکے خیال مین مصروف ہو گئے زینو کا قول تھا کہ اللہ
جلشانہ نے دو کان اور ایک منھ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سنے
بہت اور بولے تھوڑا یعنی سب کی باتین بخوبی سن لے اور خود بہت سا
بے موقع نہ بولے زینو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوا اوسکے اور کسیکو
اپنا معبود نہین سمجھتا تھا اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین ہین فقط غرض
کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی راے تو یہ ہے کہ یہ نہایت اچھا فرقہ
حکیمون اور دانشمندون کا گذرا ہے کہ ہر ایک صفت جو بشر کو لازم ہے
انکی حکمت مین موجود تھی + گو ہمکو وہ رتبہ کہان حاصل
ہے +

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل یکتاے زمان باشندہ شہر سرکیوز کا جو کہ جزیرہ صقلیہ مین واقع
ہے تھا اور جزیرہ مذکور جنوب مغرب ملک یونان مین ہے ۞ ارشمیدس
بڑا مشہور فاضل علم ریاضی مین گذرا ہے وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم
ادوات اور جر ثقیل اور علم آب اور علم مناظر مین کمال مہارت اور دستگاہ
رکھتا تھا اوسکی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسا کی ان علمون مین
ایسی تھی کہ آج تک یونان مین کوئی حکیم ایسا نہین گذرا ہے اوسنے علم جر ثقیل
کے وسیلہ سے مصر مین جا کر ایسی کلین ایجاد کین کہ اونکے وسیلہ سے
اوسنے پانی رود نیل مین سے بلند زمینون مصر مین پہونچایا اوسنے ایسی آلتین
کلین ایجاد کین جیسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھا سکین
ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ صقلیہ کا جسکا نام ہیرو تھا بہت عزیز رکھتا تھا
اور ہر وقت اوسکی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا
ذکر ہے کہ ارشمیدس نے حضور سے عرض کی کہ مین بوسیلہ علم جر ثقیل کے
اتنی طاقت رکھتا ہون کہ ذرا سی طاقت سے ہزارون من بوجھ اوٹھالون
بلکہ اگر مجکو کہین بیٹھنے کو جگہ ملے تو تمام تختہ زمین کو اوٹھا سکتا ہون بادشاہ یہ سنکر
بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم مین سے ہمکو دکھاؤ اوسنے یہ بات
قبول کی اور ایک کل طیار کی اور کنارہ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا
ہوا تھا اوسنے اوس کل کے وسیلے سے جہاز کو باسانی تمام دریا مین
سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک ادنے نمونہ علم جر ثقیل کا ہے بادشاہ
یہ دیکھکر بہت حیران ہوا اور اوسکی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

و آفرین کی و اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے بہت رواج دیا ہے
اور اس علم مین بڑی ترقی کی ہے اور اب یہ علم صاحبان انگریز کے وسیلہ سے
ہندوستان کے مدارس مین سکھایا جاتا ہے ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہے کہ ہیرو
بادشاہ سرکیوز نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کروایا تھا جب وہ طیار
ہوکر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ نے اوسکو تولا پایا معلوم ہوا کہ سونے مین
کچھ نقص نہین ہوا ہے یعنی وہ تاج پورا اوترا مگر بادشاہ کے دلمین یہ شک گذرا
کہ شاید کاریگر نے سونے مین کچھ کھوٹ ملایا ہوا اسواسطے حضور نے چاہا
کہ کسیطرح بغیر گلانے اور ٹکڑے کرنے تاج کے حال کھوٹے کھرے ہونے سونیکا
دریافت کرون اس مطلب کیواسطے بادشاہ نے حکیم ارشمیدس کو طلب
کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کے مدت تک تفکر مین رہا
آخرکو ایک روز حکیم مذکور حمام مین غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اوسکو
ایک قاعدہ یکایک سوجھا اوسنے تب بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوکر تاج کو
منگوایا اور اوسکے برابر خالص سونا منگوایا پھر اوسنے تاج اور سونے کو
علیحدہ علیحدہ پانی مین تولا تب دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت سونے خالص
کے پانی مین ہلکا ہے یعنی جسقدر سونا پانی مین ڈالکر تولنے سے گھٹتا ہے اوس سے
زیادہ تاج گھٹ جاتا ہے اور اسی سبب سے اوسکے دل مین شک قوی ہوا
کہ ضرور تاج مین کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے اور درحقیقت جب بادشاہ نے اوس
تاج کو گلوا کے دیکھا تو اوسمین کھوٹ نکلا اور اس سبب سے حکیم موصوف کی بہت
تحسین اور آفرین ہوئی اور یہ عجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی مین
واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر دھات کو مسئلہ بھی درج ہوا ۞ ارشمیدس کے شہر سرکیوز
کو رومیون نے گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کر لیا تو بادشاہ اوس جگہ نہایت دق ہوا

ارشمیدس سنے کہا اوسنے ایسی ایسی کلین ایجاد کین کہ رومیون کو فتح کرنا شہر کا نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہوگیا ارشمیدس نے ایک آتشی شیشہ جسکے وسیلہ سے کرنین منعکس ہوکر جاتی ہین طیار کیا اور اوسکے وسیلہ سے اوسنے تمام جہازون رومیون کو جلادیا غرض کہ رومیون کو شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر نہایت مشکل ہوگیا تھا لیکن آخرکار رومیون سنے شہر سرہی کیوز کو حملہ کرکے لے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولون مین پایا گیا یہ حادثہ دوسے بارہ برس ۲۱۲ پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا،

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس بیٹا نوقطرس کا پوتا برنیقس کا اور صاحب جوبیطریا مشہور ہے یہ حکیم قدیم زمانہ کا یونانی ملک شام مین رہنے والا شہر صور کا ہے اوسکو علم ہندسہ مین دستگاہ کامل تھی اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی کی ہے یونان مین پہلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہین تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی ایسا ہوا اور اوسکا جماعات ریاضی دان یونان اور روم اور اسلام کے لئے اعتبار کیا ہیں بعضنے اوسکے شرح کرنیوالے ہین اور بعضون نے نئی شکلین اوسکی کتاب مین بڑھائی ہین اور بعضے نتائج نکالنے والے ہوئے ہین حکماء یونان کے اپنے اپنے مدرسون کے دروازون پر لکھہ دیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ مین جو شخص کہ محنت کش نہووے تو داخل ہو اور مراد اونکی اس سے یہ تھی کہ وہ آدمی مدرسہ مین داخل نہووے جسنے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہووے اور اور تصنیفات

اقلیدس مین سے اس نوع مین کتاب المفروضات ہے کتاب المناظر
کتاب ترکیب آوازون کی اور سوا اسکے اور کتابین ہین یعقوب
بن اسحٰق الکندی نے یہ کہا ہے کہ اقلیدس علم ہندسہ مین اپنے زمانہ کا
سب سے دانا تر تھا اقلیدس ابلونیوس کی دو کتابونکو جو مخروطات
مین ہین تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنایا جس سے معرفت ان پانچون مجسمات
کی حاصل ہوسکے اور اوسکو تیرہ مقالونمین جو اقلیدس کیطرف منسوب ہین داخل
ہوگیا اور کتاب اوسکی جو قواعد ہندسی مین ہے اوسکو حجاج بن یوسف بن
مطر کوفی نے دو نقلین کین اونمین سے ایک ہارونی مشہور ہے۔ اور دوسری
نقل کا نام مامونی ہے اور اوسی پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اوسکو اسحٰق
بن حنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ حرانی نے اوسکو اصلاح دی
اور ابو عثمان دمشقی نے اوس مین سے کئی مقالے نقل کیے ابن الندیم نے
کہا ہے کہ مینے اونمین سے دسوان مقالہ موصل مین علی بن احمد العمرانی
کے خزانہ مین دیکھا تھا سنہ تین سو سترہ مین اور شکوک اس کتاب کے
ایرن نے وقع کیے اور اوسکی شرح نیریزی اور کرابیسی نے کی اور لطیف
اللطیف نے یہ ذکر کیا ہے کہ اوسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ رومی
زبان مین دیکھا اوسمین چالیس شکلین زیادہ تھین بہ نسبت اوس مقالہ
کے جو لوگون کے پاس ہے اوس مین ایک سو نو شکلین ہین (نو اوسمین ۱۴۹
ہوئین) اور اوسنے اوسکو عربی مین ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا اور یوحنا القس
نے ذکر کیا ہے کہ وہ شکل جسکا ثابت نے مقالہ اولی مین دعوی کیا ہے اوسنے
اپنی تبائی ہے مین دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہے کہ مین نے اوسکو
دکھائی ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابو حفص خراسانی

ورابو الوفا بوجانی نے کی مگر تمام نہین کی اور ابو القاسم انطاکی نے تمام کتاب کی تفسیر کی اور سند بن علی نے جو اوسکی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دسوین کی کی ہے اور دسوین کو ابو یوسف رازی نے تقسیم کیا اور بہت خوب درست ابن عمید کے واسطے کیا ہے کندی نے کتاب اقلیدس کے اغراض مین ذکر کیا ہے کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا اور اوس نے پندرہ مقالہ لکھے تھے جب بہت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب متروک ہو گئی پھر کسی بادشاہ نے اسکندرانیون مین سے علم ہندسہ کیطرف توجہ کی اور اوسکے زمانہ مین اقلیدس موجود تھا اوس بادشاہ نے اس کتاب کی اصلاح اور تفسیر کے لیے اقلیدس سے کہا اوسنے اوس مین سے تیرہ مقالہ کی تفسیر کی پس وہ اوسکی طرف منسوب ہو گئے پھر بعد اوسکے اسقلاوس اقلیدس کے شاگرد نے دو مقالے پائے جو دھوان اور پندرہوان تھا وہ بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیدیے پس وہ دونو بھی اوسنے کتاب مین ملا دیے اور یہ تمام واقعہ سکندریہ مین ہوا اور ابو علی الحسن بن الہیثم بصری نے جو خوش باش مصر کا ہے اس کتاب کے مصادرات کی شرح کی ہے اور اوسکے اعتراضات بھی اسی کتاب مین مع اونکے جوابات کے ہین پھر ابو الحسن قشیری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہر کسی اندلسی کی اور اوسکا نام وابستہ ہوا اور اوسکا یہ قول تھا کہ میری شرح بیت المقدس سنہ پانسو پچانوین مین تمام ہوئی اور اقلیدس کی تصنیف کی اور چند کتابین ہین منجملہ اونکے سوا اس کتاب کے کتاب الظاہرات ہے کتاب اختلاف المناظر کتاب المعطیات کتاب النغم بیگانی اسکے نام پر کتاب القسمۃ ثابت کی اصلاح ہے کتاب الفوائد بیگانی اوسکے نام پر کتاب القانون کتاب ثقل اور خفت

ی کتاب الترکیب بیگانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان کا

زمانہ سابق مین یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر مین ہوا ہے
اور علم ریاضی مین پیشوا تھا شہر پلاشم مین سنہ [illegible] پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا
وہ شہر اسکندریہ مین جس زمانہ مین کہ شہنشاہ روم کا عہد ہدریان تھا رہا کرتا تھا
زمانہ قدیم مین یہ شخص علوم ریاضی اور ہیئت مین پرلے درجہ کا لائق اور [illegible]
تھا اوسنے ان علوم مین بہت کتابین تصنیف کین اور سب سے مشکل اور عمدہ
کتاب مجسطی ہے جو کہ تمام عالم مین مشہور و معروف ہے مجسطی کا ترجمہ زبان عربی
مین بھی ہوا اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہے اور بطور تبرک
اونکے کتب خانون مین یہ کتاب بھی دھری رہتی ہے لیکن اچھے اچھے فاضل
عربی دان اوسکو نہین جانتے اور نہین پڑھا سکتے + اس کتاب کا ترجمہ زبان
اردو مین فقیر حقیر خاکسار خلائق نیاز منشی راجہ چندر مصنف ان چند اوراق کا
کرتا ہے اور درہ اوس کتاب دقیق کو انشاء اللہ تعالے بہت صاف اور عبارت
سہل مین کرونگا تاکہ ہر ایک اوسے مطالعہ کرکر استفادہ حاصل کر سکے اور راس
ضعیف کا ارادہ یہ بھی ہے کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی مین بھی طیار کرون اگر زندگی
نے وفا دی اور میرا خدا اس امر مین میرا متکفل اور مددگار رہا تو یہ کام جو مین نے
اپنے اوپر اختیار کیا ہے انجام ہوگا + واضح ہو کہ زمانہ سابق مین تمام
فضلا ہر ولایت کے اور فرنگستان کے علم ہیئت مین حکیم بطلیموس کے
موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت
ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سب تسلیم کرتے تھے [illegible]

بعد ازان جب فرنگستان مین عقل اور علم کی ریادتی ہوتی گئی اور وہان لوگون کو
ان علمون مین نہایت سعی اور کوشش مدام رہی اور ایک شخص فرنگستانمین
فاضل کوپرنیکس دنیا مین پیدا ہوا اوسنے زمین کو متحرک اور آسمان کو ساکن ثابت
کیا اور اچھے اوسکے اور حکمایان اور فاضلان فرنگ نے اس امر کو پایہ ثبوت
کو پہونچایا اور اوس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم بطلیموس کا رد ہوا فقط

حال لیکرغوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضح ہو کہ یونان مین علاوہ اور ریاستون کے دو ریاستین بڑی عظیم نشان
اور مشہور تہین ایک ریاست اثینہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ زمانہ
قدیم مین لیکرغوس ایک بڑا نامی گرامی شخص یونان مین گذرا ہے جسنے کہ
قوانین سلطنت ریاست سپارطا کے بنائے تھے وہ قوانین مدت تک
اوس ملک مین جاری رہے یہ شخص خاندان شاہی مین سے تھا اوسنے مختلف
اضلاع یونان اور مصر اور ولایت ایشیا مین واسطے ملاحظہ کرنے وہانکی رسوم اور قواعد
ریاست اور طریقے دینی وغیرہ کے سفر کیا اور وہان کا حال بخوبی دریافت کیا
اور اس طرح پر یہ شخص ایک جہاندیدہ اور تجربہ کار ہو گیا اور اون ملکون مین
اوسنے اچھے اچھے فاضلون اور عالمون اور مذہبی آدمیون مین بحث و تکرار کی
جب بھائی لیکرغوس کا جو بادشاہ سپارطا کا تھا مر گیا اوسوقت لیکرغوس مالک
ریاست کا ہوا اور اوسکے بھائی کی جورو نے جو اوسوقت مین حاملہ تھی اوس سے
یہ کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو مین اپنا حمل اسقاط کر دون کسواسطے کہ
تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جاویگا لیکن اس بد تجویز کو نیک
لیکرغوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکرغوس نے اوسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگون نے
اوسے الزام لگائے کہ اوسنے سلطنت کا غصب کرلیا ہے اور اس باعث سے
وہ لاچار ہوکر جزیرہ قبراط کو چلا گیا لیکن اوسکے چلے جانے سے ملک مین بہت
بے انتظامی واقع ہوئی اور اہل سپارطا نے اوسے پھر بہزار عجز و نیاز طلب کیا
اور جب وہ اپنے ملک مین آیا لوگون نے اوسکا نہایت ادب کیا اور اوسکو
گویا دیوتاؤن اور فرشتون مین شمار کیا اوسنے اپنے ملک کیواسطے قانون طیار کیے اور
اوسکا خلاصہ یہ ہے اور یہ قوانین ۸۰۱ برس پیشتر سنہ عیسوی کے جاری کیے * لیکرغوس نے
ریاست سپارطا مین سے عیش و عشرت کو بالکل مانند عنقا کے ناپید کردیا اور حکم دیا
کہ کوئی عیش و عشرت مین مشغول نہ ہووے اور اوسنے اپنے ملک مین سے رواج
چاندی اور سونیکا بالکل دور کردیا اور تمام باشندون سپارطا کو برابر کردیا یعنی
یہ نہ ہوا کہ بعضے آدمی غریب اور بعض امیر ہون * اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی
اعتدال سے باہر قدم نرکھین یعنی وہ شراب کا استعمال نکرین اور کھانے
نہایت اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کرین اوسنے حکم دیا کہ سب آدمی شہر
کے ایک جا سے کھانا کھائین * بعض قوانین لیکرغوس کے قابل الزام کے
ہین کہ اوسنے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندون کو عقل کامل
نہین بخشی ہے وہ قوانین یہ ہین کہ اوسنے حکم دیا کہ جسطور سے مرد کشتی اور ورزش
کرتے ہین اوسی طور سے عورتین بھی ان مردانہ کامون مین مشق کرین *
پس اس صورت مین لڑکیان بھی برہنہ ایک لنگ کیے ہوئے مردون کے
سامنے آتی تھین اور اس سے جو قباحتین ہوتی ہین وہ اظہر من الشمس ہین
چونکہ بڑا مطلب لیکرغوس کا یہ تھا کہ اوسکی ریاست مین کوئی شخص نامرد یا
یا ضعیف نرہے اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہون تو اسیواسطے اوسنے حکم دیا تھا کہ جو

ایسا لڑکا پیدا ہو کہ جسکے اعضا ضعیف تندرستی ہون تو اوسکو اوسکے ماں باپ ایک پہاڑ پر سے نیچے گرا دین تاکہ وہ مر جاوے + غرض کہ لیکر غوس کا ان سخت قوانین کے رائج کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارٹا کے بڑے سپاہی اور دلیر ہون اور اپنے ملک کیواسطے جان دینے کے لیے مستعد ہین اور جو کچھ مصیبت یا رنج اونپر نازل ہوا وسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کے ساتھ سہار سکین اور اوسکی برداشت کرنیکو متحمل ہون تواریخ یونان سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر سپاہی اہل سپارٹا اس دلیری اور شجاعت سے لڑے ہین کہ اونکی آج کے دن تک نہایت تعریف ہے بعد اسکے لیکر غوس جزیرہ قراط کو پھر چلا گیا اور اپنے ملک کے باشندون سے قسم لی کہ وہ کبھی ان قوانین کے برخلاف نکرینگے اور جبتک وہ واپس نہ آجاوے اور جزیرہ مذکور مین جا کر اوسنے اپنے تئین ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوسنے کہا تھا کہ میری راکھ سمندر مین پھینک دینا تاکہ اوسکی راکھ سپارٹا مین نہ پہونچے کسواسطے کہ مبادا اہل سپارٹا یہ خیال کرکے کہ لیکر غوس کی راکھ سپارٹا مین آگئی ہے اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کے کام کرین + تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ مین مندرج کیجاتی ہے فقط

احوال صولن واضع قوانین سلطنت اسینہ

یہ شخص ۶۹۲ سنہ قبل عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ نادرس کی اولاد مین سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اسینہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم اور زیرک اور حب الوطن تھا + بموجب قواعد صولن کے اوسنے تمام باشندونکو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیمین بموجب مرتبہ ہر ایک

شبیہ لیکرگس

دولت کی ہوئی تھیں اور تین جماعتیں خلقت کی جو کہ دولتمند ہوتی تھیں اونکو
علاقجات عالیہ ملکی ملتے تھے اور سب خلقت جو کہ چوتھی جماعت مین مشتمل تھی اونکو
یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکار بیچ کچہری عام کے جسمین بڑے بڑے امور
ملکی مثل مقرر کرنے میر منصبون کے اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل مین لانا یا قوانین
مرتب کرنا وغیرہ طے ہوتے تھے دیتی تھی چند خاص قوانین صولن کے جو اوسکے
واسطے سلطنت کی طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہون ✤ صولن کا حکم تھا کہ
ایک شخص کی جائداد تمام اوسکے لڑکے بالون مین برابر تقسیم ہو بموجب اوسکی
اجازت کے ایک خاوند اپنی جورو کو طلاق دے سکتا تھا بشرطیکہ خاوند اوسکا
جہیز واپس کر دے ✤ اور جورو خاوند کو بھی طلاق دے سکتی تھی بشرطیکہ کوئی
باعث قوی اور دلیل قاطع سامنے میر منصف کے لاوے ✤ وہ نابالغ لڑکے
جنکے باپ واسطے اپنے ملک کے لڑکر مر گئے ہین اونکی تربیت و تعلیم کیواسطے خزانہ
سرکاری مین سے روپیہ خرچ ہو ✤ قوانین جو درباب غلامون کے تھے وہ بہت
قابل تعریف اور رحیم تھے غلامونکو اجازت تھی کہ وہ اپنی آزادی کچھ روپیہ ادا
کر کر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنے آقا سے ناراض ہوا اوسکو اختیار تھا کہ وہ
اپنے آقا سے کہکر اپنے تئین دوسرے آدمی کے ہات بکوا سکتا تھا ✤ اوس زمانہ
مین ایک عجب طرحکا قانون یونانیونمین رائج تھا نام اوسکا ✤ اوسطر سزم ✤
تھا بیان اسکا اس طور پر ہے کہ شہر اسینہ مین ایک خاص مقام مقرر ہوتا تھا
کہ جسکے دس دروازے تھے اور ہر ایک آدمی کو اختیار تھا کہ ایک خزف ریزہ
لیکر اوسپر کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست مین بہت برا اور زبون شخص ہوتا
تھا لکھکر وہ مقام مذکور مین ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہان جو افسر
نوکر تھے اون خزف ریزون کو شمار کیا کرتے تھے جسکے نام پر چھ ہزار

یا دس سے زیادہ خزف ریزہ نکلتے تھے وہ شخص جلا وطن کیا جاتا تھا +
صولن نے بعد حاصل کرنے اسی برس کی عمر کے اپنی جان مستعار کو حوالہ قادر
مطلق کے کیا + تصویر اوسکی بھی درج ہوتی ہے + شبیہ صولن +

بیان ملک الشعرا ہومر کا

ولایت یونان مین ایک نہایت عالیشان شاعر گذرا ہی کہ نام ہومر تھا اوسکے
نہایت بڑے بڑے فاضل فخر کرتے اوسکے اشعار کا معلوم ہے متفق اللفظ
کہتے ہین کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی ولایت مین یا کسی قوم مین ہومر یونانی
کے برابر شاعر نہین ہوا ہے اگر بعض شخص تو اس بات کا دعوی کرتے کہ آیندہ بھی
اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے شاعرون فرنگستان
اور روم اور یونانی نے اوسکے طرز بیان کو اختیار کیا ہے اس بادشاہ سخن کو ہنر
اور فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حاصل تھی کہ کسیکو نہین ہوئی ہے اوسکے
دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان انگریزی مین نظم مین منتخب الشعرا
فرنگ مسمی پوپ نے کیا ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک شعر اصلی زبان سے
زبان غیر مین ترجمہ ہوتی ہے تو لطافت سابق کی ہی نہین رہتی ہے لیکن تب بھی
بباعث اسکے کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہوا ہے باوجود ترجمہ ہونے
غیر زبان مین وہ اور کتب نظم سے بہت بہتر ہے زمانہ سابق کے اکثر حکما مثل
ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرما کر استفادہ حاصل
کرتے تھے شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ رہتی تھی اور اس کتاب کو
نہایت عزت اور تعظیم سے رکھتا تھا نو برس پیشتر سنہ عیسوی کے اس شاعر کو پیدا ہونے
سے شہر سکنشیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور ہومر کے معنی زبان یونانی مین
اندھے کے ہین دوسرے دیوان کا نام جو اس لاثانی شاعر نے تصنیف کیا اوسکا
نام عدوسی ہے حقیقت یہ ہے کہ جاے پیدایش اور سن پیدایش ان شخص مین بھی
شک ہے مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتے ہین اس کتاب مین ترجمہ اشعار

شاعران عظیم الشان یونان کا اسواسطے نہین لکھتا ہون کہ بیان کو
لوگ اونکی لطافت اور نزاق کو کبھی نہین پہونچین گے فقط تصویر اس
بزرگ شخص کی درج ہوتی ہے ٭ شبیہ ملک الشعرا ہومر ٭ فقط

حال پنڈارس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان میں رہنے والا تہیب کا گذرا ہے یہ شخص بیچ نظم لارک کے کہ ایک قسم کی شاعری ہے بادشاہ کہلاتا ہے جس زمانہ میں کہ اردشیر بادشاہ ایران نے یونان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ میں اس یکتای زمان کی کمال شہرت اور تعریف تھی کہتے ہیں کہ سنہ ۵۲۲ پیشتر حضرت عیسیٰ کے یہ پیدا ہوا تھا اور سنہ ۴۴۲ میں مرگیا اور نام اپنا جہان میں زندہ چھوڑ گیا ہزارون برس سے نام چلا آتا ہے اور مدام رہیگا ٭ بیان کرتے ہیں کہ جب سکندر نے تہیب کو فتح کیا اور وہان مصیبتین اور رنجتین جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوتی ہیں سکندر کی طرف سے وہان کے باشندون پر نازل ہوئین تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اوسنے اوسکے گھر کو اور اوسکے عیال و اطفال کو ذرا آسیب نہ پہونچنے دیا فقط تصویر اوسکی بھی صفحہ دوسرے مین مندرج ہوتی ہے

حال شاعر صوفقلس کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت بیچ مشہور شاعرون کے شمار کیا جاتا ہے اسکا لقب شہد کی مکھی تھا اور وجہ تسمیہ اسکی یہ تھی کہ اسکے شعر وسخن مین نہایت شیرینی ہوتی ہے یہ شخص سنہ ۴۹۵ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا سرو فصیح اوسکی بہت تعریف کرتا ہے علاوہ فن شاعری کے وہ نیک بہت تھا ٭ اوسنے سامنے تمام بادشاہون اور سردارون اور فاضلون کے بیچ اولمپک گیمز کے واسطے اپنی لیاقتون کے انعام پایا ٭

شبیہ پنڈارس

اوراس باعث سے اوسکو بھی خوشی حاصل ہوئی + ۹۶ھ میں اپنی
جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے +
شبیہ شاعر صوفقاس +

حال شاعر انقسرین کا

یہ بھی حالیج خطہ یونان مین نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طوس مین جو کہ آئی اونیا مین واقع ہے ۵۳۰ سنہ پیشتر حضرت عیسی کے پیدا ہوا تھا اوسکی شاعری کی تعریف ہر زمانہ اور ہر ملک مین ہوئی ہے اور لوگ اوسکے اشعار کی رنگینی اور فصاحت دیکھکر بہت تعجب کرتے ہین یہ شخص مقبول شاہان اور فاضلان یونان کے رہا ❊ اس شخص کو عادت شراب خوری کی ازبس تھی ❊ افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص ایک عالی خاندان تھا ❊ اس شخص کا بت قلعہ شہر اسنیہ مین رکھا گیا ❊ اس شاعر نے اپنے تئین شہر آبدار مین خود اپنے تئین گلا گھونٹ کر مار ڈالا ❊ تصنیفات اسکی مانند عنقا کے کمیاب ہین ❊ تصویر اسکی بسبب کمی جا کے صفحہ دوسرے مین درج ہوتی ہے ❊

حال شاعر ارسطوفانوس کا

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسنیہ مین ۴۳۶ سنہ پیشتر سنہ عیسوی کے پیدا ہوا تھا اور ہمعہد سقراط و افلاطون کا تھا اوسکی ذہنت اور تیزی عقل کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اوسنے افضل الفضلا حکیم اول سقراط کی ہجو نظم مین لکھی تھی اسواسطے اوسکو بہت بدنامی ہوئی ❊ اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند ہوئے کہ محفل عام اوسکو تاج رتبون کے درجے کا ملا فقط

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

شبیہ شاعر القرین

تصویر اوسکی کتاب ہذا میں لکھی جاتی ہے ÷ شبیہ ارسطوفانوس

حال شاعر یورپیڈس

یہ یونانی شاعر ۴۸۴ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے سالامس مین اوس روز جس روز کہ ارد شیر شاہ کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسنے فصاحت کو سیکھنے مین بہت کوشش کر کر اوسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور فلسفی سقراط اور انکسر غورس سے سیکھے اسکے اشعار مین بباعث کمال فصاحت کے لوگون کے دل پر بہت اثر پیدا ہوتا تھا جب کہ یونانیون نے زیر حکم نکیاس کے سرکیوز پر حملہ کرنا چاہا لیکن مطالعہ کرنے نظم اس لاثانی شاعر کی نے اونکے دل پر اتنا اثر کیا کہ اونھون نے غلامی اور تابعداری نکیاس کی چھوڑ دی اور آزاد ہوگئے بیان کرتے ہین کہ اکثر یہ دنیا کو چھوڑ کر جنگلون اور غارون مین جا کر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی بادشاہ ارکلاس شاہ مقدونیا نے بہت عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ اوسپر مبذول فرمایا ٭ مورخ بیان کرتے ہین کہ یہ شاعر بہت سنجیدہ مزاج تھا اور محنت کش تھا تین روز مین ایک صد اشعار پر مضمون اور جوہر خوبی سے آراستہ و پیراستہ تصنیف کیا کرتا تھا ٭ یہ شاعر عورات کو بہت ناپسند کیا کرتا تھا ٭ اسکی موت بہت بری طرح ہوئی لکھتے ہین کہ جب وہ تنہائی مین چہل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانورون کتون نے اوسکو پھاڑ کر اوسکے جسم کو ٹکڑے کر دیا لوگون کو اس امر سے بہت افسوس ہوا فقط

تصویر یوریپدس شاعر

حال طہوسی داوس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہے اسکے باپ کا نام علورسس تھا اور شہر اسنیہ مین ۴۷۱ برس پیشتر عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص بلطدی اعظم (جسکا حال پیچھے صفحہ ۱۲۳ پر لکھا گیا ہے) اولاد مین سے تھا جب کہ عالم لڑکا پنے مین تھا تو شوق پہلوانی اوسکو کمال تھا اور اس فن مین مشہور ہو گیا تھا اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی مین داخل ہوا اور اکثر جابے میدان جنگ مین کار بہادری کے نمایان کیے جبکہ براسی داس حاکم فوج ریاست سپارطانی طہوسی داوس کی فوج کو شکست دی اوسوقت بعلت جرم مذکور کے وہ جلاوطن کیا گیا اور ایام جلاوطنی مین اوسنے تواریخ مشہور جنگان پلوپنیشن کی تصنیف کی اور لڑائین مذکورہ اکیس برس جاری رہین اونکا حال اس نامی شخص نے لکھا تھا اور باقی حال بعد اوسکے اور مورخون نے بیان کیا اوسنے اپنی تواریخ کو آٹھ باب کیے تھے آٹھوان باب کتاب مذکورہ کا اچھا نہین ہے اسواسطے کہ اوسکو اوسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اوسکی عبارت کی یہ تعریف ہے جبکہ ہیرودوطس نے اوسکی تواریخ کا وہ مقام جہان جنگ ایرانیون کا ذکر ہے پڑھا تو بلا تامل آنکھون مین سے اشک جاری ہو گئے یعنی اوسکے کلام مین مضبوطی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو نہایت اثر وار طور سے بیان کرتا تھا [illegible] برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے اوس بزرگ شخص نے وفات پائی یہ تصویر اوسکی درج کتاب ہوئی ہے ۔۔

حال مورخ ہیرودوطس کا ۔۔

شبیہ طوسی داوس مورخ یونان

یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہے یہ بزرگ نامی گرامی شہر ہلیقرناسس مین
پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ۴۸۴ برس پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان پر تر و تازہ
اور سرسبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خورد مین واقع ہے اور بہ سبب پیدا
ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہے یہ شہر
بھی مشہور ہوا ✤ ہرودطس نے اوائل عمر مین تمام یونان اور ولایت اطلیہ
اور ملک مصر مین سفر کیا اور ایک جہاندیدہ شخص ہو گیا بعد اسکے اسنے تواریخین
مختلف ملکون کی تصنیف کین اسنے تمام حالات لڑائیون کے جو درمیان یونانیون
اور ایرانیون اور ایرانیون کے ہوئین لکھا اور تواریخ ایران کی زمانہ کیخسرو سے
شاہ اردشیر تک لکھی علاوہ اسکے اوسنے تواریخین ملک مصر اور عرب اور
سام زبان کی لکھین زبان مین اسکی فصاحت اور شیرینی سخن کی نہایت
تھی اور ہر ایک شخص اسکی اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہے ✤ اس شخص کا
لقب باپ علم تواریخ کا ہے فضلا لوگ اپنی کتابون مین لکھتے ہین کہ ہرود
طس مورخ اور وستھنیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص ہین
کہ لاثانی تصور کیے گئے ہین ✤ تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسری مین
مندرج ہوتی ہے

حال مورخ دائی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخون مین سے گذرا ہے یہ مورخ شیر آرجیرہ مین
جو کہ جزیرہ صقلیہ مین ہے پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین
ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم و کارتیج کی تالیف کین کہتے ہین
کہ اوسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن مین پندرہ باب
اب تک موجود ہین عالم لوگ لکھتے ہین کہ وہ ایسے جہاندیدہ شخص تھا

شبیہ مورخ ہرودطس

کہ جتنے مقامون اور ملکون کا حال اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہے اوسنے وہان
سفر کرکر اون مقامون کی سیر کی تھی اوسنے اپنی کتاب مذکور کو تئیس سال کے
عرصہ مین تصنیف کی تھی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
بہت بھولا آدمی تھا اسواسطے کہ بہتیرے جھوٹے قصہ اوسنے اپنی تواریخ
مین لکھے ہین اوسکی عبارت مین فصاحت و بلاغت نہین ہے البتہ سادگی
زبان کی نہایت پائی جاتی ہے اوسنے بعض جاے اپنی کتاب مین جھوٹ بھی
لکھا ہے کہ بعض جھوٹی کہانیون کو تو بخوبی بیان کیا ہے اور بڑی واردات
تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہے یا بعض دفعہ چھوڑ گیا ہے غرض کہ یہ بہت
اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہے ۴۴۳ سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے یہ اس دنیا مین
موجود تھا اور اکثر روم مین رہا کرتا تھا اور حتی المقدور اس شخص کی یہ توجہ
تھی کہ سچی باتین بیان کرے

حال زنوفن کا

زنوفن ایک نہایت فاضل و عالم یونانی تھا [illegible] سنہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے
شہر اسینیہ مین پیدا ہوا تھا اسمین تین اوصاف بڑے بڑے تھے یعنی یہ شخص
نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور کرنیل و افسر فوج کا تھا اس شخص نے
اس دنیا مین بہت نام پایا ہے ۔ یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تھا ۔ یہ فاضل
فوج دربار مصور سائرس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز
رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کنکسا مین مارا گیا تو اوس وقت
زنوفن اور اوسکی فوج یونانی پر جو دس ہزار تھی نہایت مصیبت اور کمبختی
واقع ہوئین کہ قلم اوسکے بیان مین اپنے سینہ کو چاک کرتا ہے

رولن صاحب فرنگی مورخ واپس آنا اپنے وطن یونان مین ان دس ہزار
آدمیونکا اس سرداری زنوفن کے ایران سے جو کہ چھپ کر ہوے فرہنگ یونانی
ہے اس خوبی سے بیان کرتے ہین کہ ہر ایک شخص کو اوسکے مطالعہ سے رونا
آتا ہے حقیقت مین اس جاے پر استقلال اور مضبوطی دل زنوفن کی بخوبی
ظاہر ہوتی ہے یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے ہموطنون کو غیر ملک مین سے
جہکہ دشمن جانی یونانیون کے تھے بچا کر گھر کو لایا ۔ بعد اس مشہور واردات
کے وہ ہمراہ اجیسی لاس بادشاہ ریاست سپارٹا کے ولایات ایشیا مین آیا
اور اوسکی غیر حاضری مین اوسکو اوسکے ہموطنون نے جلا وطن کر دیا
اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ مین بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر الیس مین
رہا کرتا تھا اور وہان نہایت عمدہ اور قیمتی کتابین علم تواریخ وغیرہ مین تصنیف
کین اسنے حالات واپس آنے دس ہزار یونانیون کا دشمن کے ملک یعنی
ایران مین سے نہایت ہی عمدہ طور پر بیان کیا اور حال سقراط کا بھی اچھی
بہت خوب لکھا ہے اور اسنے تواریخ یونان کی بھی لکھی اور اسنے سفر وطن
خاص کا اختیار کیا ۔

فرنگستان

اس زمانہ مین ولایت فرنگستان کا یہی حال ہے کہ کسی زمانہ مین ولایت
یونان کا حال تھا بلکہ ولایت فرنگستان کو بہ نسبت زمانہ سابق یونان
کے نہایت فوقیت ہے الحق فرنگستان ہر طرح کے فضلا اور حکما کے کان ہو
اور جیسا کہ چراغ علم و عقل کا اس ملک مین روشن ہو ویسا کسی ملک مین
بالفعل نہین ہے اور ہزارہا ون اچھے فاضل اور حکیم لاثانی اس ولایت مین گذرے ہین

اور موجود ہین اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر مین یہ ارادہ کرون کہ ان
کے حکما و فضلا کا منتخب کرکر اونکے حالات اس کتاب مین لکھون تو میرے
اس ذراسی کتاب کی کیا حقیقت ہے بلکہ اگر چار ایسی ایسی ہون تو بھی شاید اونکے
حالات اونمین گنجایش نکرین اسیواسطے حالات چند فاضلون انگلستان جنت
نشان کے لکھونگا + اور ارادہ یہ ہے کہ ایک علیحدہ کتاب طیار ہوگی جسمین کہ
تمام وہانکے عالمونکا ذکر ہوگا اور یقین کلی ہے کہ اوس سے یہانکے لوگونکو بہت فایدہ پہونچیگا +

حال شہنشاہ الحکما و فضلا سر اسحاق نیوطن کا

اس بڑے عالیشان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر دیتا ہون یہ
حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیمون ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ
ہے یعنی ابتک نہ تو اوسکے برابر کوئی زمانہ حال مین ہوا ہے اور نہ کوئی زمانہ قدیم
مین اسکی برابری کرسکا اچھے اچھے حکما و فضلا یونانی کی اوسکے روبرو ذرا بھی نسبت
نہین ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + غرض کہ مین اصلا تعصب سے
یہ امر نہین کہتا ہون کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ مین یونانی نہین اور نہ فرنگی لیکن
دونون ملکون کے فاضلون اور عالمون کا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہے لیکن
انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن ممدوح کے برابر کسیکو نہ پایا اوسنے ایسی ایسی
باتین علوم فلسفہ مین ایجاد کین کہ وہ کرامات سے بھی زیادہ ہین + اگرچہ
مین اس جاسے یہ نہین کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم فاضل اور
ذہین تھے نہین یہ بات غلط ہے وہ بھی بڑے درجے کے فاضل اور عاقل اور ذہین تھے

نام اس [illegible] زمان کا سر ائی زک نیوطن ہے اور معنی آئی زک کا اسحاق ہے
[illegible] اسحاق نیوطن لکھا ہے ۔

لیکن حکیم سر اسحاق نیوٹن تمام علماء متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہے
حکیم دانشمند سنہ ۱۶۴۲ عیسوی مین ضلع لنکن شائر مین پیدا ہوا ✤ ابتدا سے
عمر مین وہ بہت پست قد اور نرم تھا لیکن جون جون بڑا ہوا توانا اور صاحب
قوت ہونے لگا اور اسی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا ✤ بارھوین
سال مین بعد پانے تھوڑی تربیت کے اوسکے بزرگون نے اوسکو ایک مدرسہ مین
جہان صرف و نحو سکھائی جاتی تھی بھیجا اوسنے وہان مثل بیکن صاحب کے جو بڑا اعلا
تھا آثار دانشمندی کے عیان کیے اوسکی حرکات سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ ایکدن بڑا حکیم ہو جاویگا ✤ یہ شخص وقت فرصت مین بجاے اوقات
گذارنے کی لہو و لعب مین ساتھ ہم مکتبون کے نمونے کلون وغیرہ کی لکڑیون
سے طیار کرتا اور واسطے اس کام کی اوسنے آری اور بسولا اور آلات خریدی اور
اپنی ہاتھ سے ایک گھنٹہ لکڑی کا بنایا ✤ نزدیک مدرسہ کی ایک ہوائی چکی بنتی تھی
نیوٹن صاحب نے اوسکو بنتے ہوئے بغور دیکھا ✤ اور اوسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو باعتبار حکمت کی اصل کے برابر تھا ✤ بوقت اوسکی طیار
ہو جانے کی اوسنے اوسے اپنے مکان کے بالاخانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹے کپڑون
ٹکڑون سے بادبان بنائے اور دیکھا کہ ہوا چکی کو کیونکر گھماتی ہے ✤ وہ اکثر ایسی
ایسی چیزون کے بنانے مین مصروف رہتا اور اسی سبب سے اپنے ہم سبقون سے
لکھنے پڑھنے مین پیچھے رہتا ✤ اور اوسکے ہم سبق اور مدرسین کو یہ خیال نہ تھا کہ
یہ شخص اپنے ہم عصرون سے سبقت لیجاویگا اور ایک زمانہ مین ایسا حکیم ہوگا کہ جو سیارون
کی حرکت وقت اور مقام اور قد وغیرہ کے دریافت کرنیکے قواعد نکالیگا اور ایسی ایسی باتین
نکالیگا جنسے صنعت ایزدی صاف ظاہر ہووےگی اور تمام دنیا اوسکی ایجاد کی ہوئی
چیزون کو دیکھکر حیران رہیگی اوسکی والدہ بھی اوسکے آثار دیکھکے نہین جانتی تھی

کہ وہ بڑا آدمی بنیگا وہ اکثر اوقات اوسکو مدرسے سے بلا لیتی اور اوس سے
کھیت کا کام لیتی اور گاہ منڈی مین اپنے ساتھ لیجاتی ۔ جو وقت جاتے
مدرسے سے اپنے گھر کو آتے مین وہ درختون کے نیچے بیٹھ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابونکا
کرتا ۔ اور جب کبھی وہ درخت کے نیچے بیٹھ کر دم لیتی چراتا اوسوقت چپکا
رہتا اور خیالات علمی مین مصروف ۔ سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہین رہتا
جسوقت سے کہ نیوٹن صاحب کو سمجھ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اوسوقت
سے وہ کبھی بیکار نہین بیٹھتا ۔ ہر وقت خیالات مین مصروف رہتا ایسا
نہین ہوسکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص پردۂ اخفا مین پڑا رہتا اور
منصہ ظہور پر جلوہ گری نکرتا اوسکے چچا نے اوسے ٹرنٹی کالج مین جو
بہت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کے ہے روانہ کیا اور وہان اوس شخص
کی استعداد اور ذہن ظاہر ہوا ۔ اس مدرسہ مین علم ریاضی اور زبانین
پڑھائی جاتی ہین اور اس شخص کا ذہن ریاضی مین خوب لگتا تھا کہتے ہین
کہ بچپن مین وہ زمین پر شکلین بنایا کرتا اور اوسنے کئی صورتین بدون پڑھے
تحریر اقلیدس کے بہت خوبی کے ساتھ ثابت کین سنہ ۱۶۶۰ مین وہ اس مدرسہ کا
ممبر مقرر ہوا اور سنہ ۱۶۶۷ مین خوب سا علم تحصیل کرکے اوسنے اس مدرسہ مین لقب
عالی جو وہانکے فاضلون کو عطا ہوتا ہی حاصل کیا اور اسی سال مین وہ بخوف
وبا کے کیمبرج کو چھوڑکے اور جگہہ چلا گیا ۔ مذکور ہے کہ ایام غیر حاضری مین اوسنے
مسئلہ کشش کا دریافت کیا وہ باغ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ایک سیب اپنے آپ سے
شاخ پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا اوسنے خیالات باندھنے شروع کیے اور اپنے دل مین
کہا کہ یہ بسبب کشش زمین کے گرا ہوگا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اور اونچے سے گریگی
تو بھی زمین کیطرف میل رکھے گی اور یہان سے تمام مسائل کشش جسکے دریافت ہونیکے

سبب سے تمام علم ہیئت اور اور علم آسان ہو گئے دریافت ہوا + دیکھا چاہیے
کہ صاحب استعداد آدمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑی بڑی نتیجہ نکالتے ہین
کیا کبھی کسی اور شخص نے سیب کو گرتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا + ۱۶۶۷ء مین
نیوٹن صاحب پھر کیمبرج مین واپس آئے اور اپنی بڑی مشہور کتاب کی
طیار کرنے مین مصروف ہوئے + اور ۱۶۶۹ء مین مدرس علم ریاضی کے
مقرر ہوئے + اور ۱۶۷۲ء مین مجمع شاہی مین داخل ہوئے + روبرو اس
مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب دربابِ روشنی اور رنگون کے بیان کیا +
تین برس تک وہ روشنی اور رنگون کی تحقیقات مین مصروف رہا +
۱۶۶۷ء مین اوسنے ایک منشور مثلثی خرید کیا اور دو برس بعد اوس چھوٹی
اور سیج آلہ کی استعانت سے علم روشنی کے تحقیقات مین مصروف ہوا + اوسنے
دریافت کیا کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگون کی کرنون سے
مرکب ہے اور یہ کرنین مختلف مدارج انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت
گذرنے کے ایک شفاف وساطت سے دوسرے مین رکھتے ہین اور یہ کرنین
بعد منحرف ہو جانیکے جدی رہتی ہین اور اونکی رنگت علیحدہ علیحدہ دکھلائی دیتی ہے
نیوٹن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مثلث کو الصدر سے گذارا اور
پایا کہ وہ سات رنگ کی کرنون مین تقسیم ہو گئی اور تفصیل رنگون کی یہ ہے +
اول سرخ + دوم نارنجی + سوم زرد + چہارم سبز + پنجم آسمانی + ششم نیلا +
ہفتم بنفشی + یہ ایک نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسی کے وہم وگمان
مین کبھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید روشنی سات رنگون سے مرکب ہے + ایک
شخص فرماتے ہین کہ مجھے نیوٹن صاحب کی تحقیقات پر ہرگز اعتماد
نہین آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتون کو مینے آپ تجربہ کرکے دیکھا

اور سکو ہیچ پایا جس وقت نیوٹن نے اپنے مذہب کو درباب روشنی کے ظاہر کیا
تو بعض لوگوں نے اوسکا فقط حسد ہی نہیں کیا بلکہ اوسکے حق میں بہت سا
زیان کرنا چاہا اور اس سبب سے اس شخص کے دل کے چین میں بہت فرق
آگیا یہ تھوڑے دنوں پیر وہ ہشم ٹکسال مقرر ہوا اور ملکہ این کی طرف سے درجہ
نایٹ کا عطا کیا اور سنہ ۱۷ میں اس حکیم اور لیبنٹ صاحب میں جو ایک نامدار
حکیم فرانس کا تھا فساد واقع ہوا اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نیوٹن صاحب نے
ایک نیا علم فلکس جسکو حال میں ورفشل کیلکولس کہتے ہیں اور جو بڑا
علم علم ریاضی میں ہے ایجاد کیا اور جو عمدہ آدمی علم ریاضی میں ہوتے ہیں وہ
اوسکو سیکھتے ہیں اور اوسی زمانہ میں حکیم فرانس نے یہ دعوی کیا کہ یہ علم میں نے
ایجاد کیا ہے اور نیوٹن نے میری نقل کی ہے یہ اس فساد نے بہت طول
کھینچا اور لیبنٹ صاحب نے انگریزی حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا
شروع کیا کہ جو کچھ باتیں نیوٹن نے ایجاد کی تحقیق وہ فقط باطل ہی نہیں ہیں اگر وہ
مذہب کے احکام کے خلاف ہیں لیکن نیوٹن صاحب کے افعال سے
بخوبی ثابت ہے کہ وہ مذہب پر مستقل تھا اور کسی احکام پر شک نہیں کرتا تھا
وہ اپنے ایجادات کو نہ ثابت کرنے وجود باری کے کام میں لایا اور اوسکو وسیلہ
سے دانائی حکیم حقیقی کی ظاہر کی اسی برس کی عمر میں بیماری نے اوسپر غلبہ
کیا اور اوس سے اوسے بہت تکلیفات پہنچی لیکن وہ اوس وقت بھی صابر
رہا اور بڑا استقلال دکھلایا یہ اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور
اوسکے سبب سے اپنی تحقیق ہر گز [illegible] ایک فرمایا [illegible] شخص نے درباب
تحقیقات کے جو نیوٹن نے علم [illegible] کی تھی بہت تعریف کی لیکن اس شخص
اوس وقت اپنے [illegible] بڑا [illegible] کیا اور [illegible] پر [illegible]

صداقت کے کنارے پر جیسے کنکر اور ٹھیکریاں چگتا ہوں جیسے جو لکھا ہے
کہ نیوٹن صاحب نے علم فلکشن یعنی مقادیر متحرک کا ایجاد کیا ۔ اب
ہم اوس علم کی قدرے تشریح کرتے ہین واضح ہو کہ اوسکا
قول یہ تھا کہ تمام مقدارین خواہ کسی قسم کی ہون تعبیر کی جا سکتی ہین
جیسے کہ مقادیر ہندسیہ اور تمام مقادیر ہندسے پیدا ہوتے ہین
بسبب حرکت [illegible] کے مثلاً حرکت خط کی
اور شکل جسم حرکت سطح کی سے پس موافق اس مسئلہ کے ہر مقدار
اس مسئلہ کے ہر مقدار بہتی ہوئی تصور کی جاتی ہے جبکہ ثابت
مانا ہے کہ ہر مقدار خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا
کی جا سکتی ہے تو ظاہر ہے کہ رفتار اس حرکت کی کوئی
اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار اخیر کو فلکشن مقدار
مفروض کا کہتے ہین نیوٹن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے ۔
جا ہر ہے بیسا اٹھائیسوین ماہ مارچ ۱۷۲۷ عیسوی کو اس
دار فانی سے معدوم ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح
سے کام مین لایا اور اوس سے اپنے عیال اور رشتہ دارونکی
دستگیری کی ۔ تصویر اوسکی بھی لیب کوتاہی جامع
کے صفحہ دوسرے مین درج ہوئی ہے ۔

حال سر ولیم ہرشل صاحب کا

شبیہ شہنشاہ الحکماء فضلا اسحاق نیوٹن
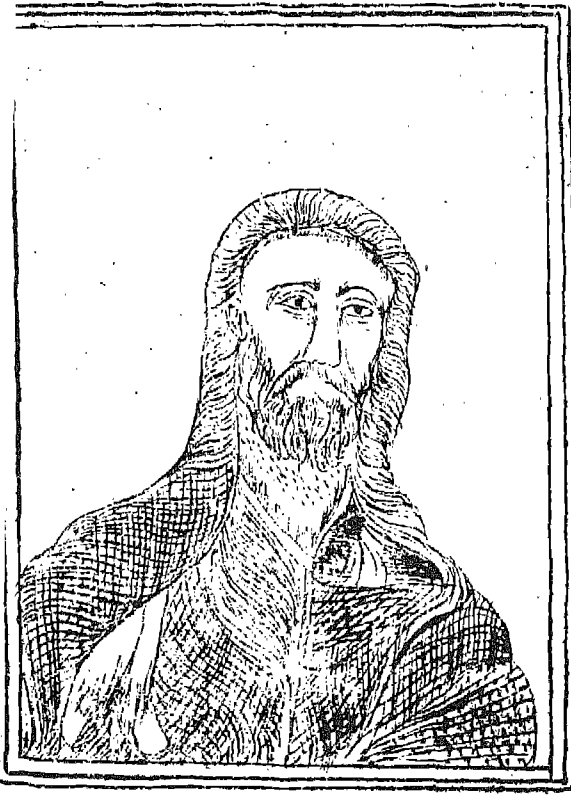
مشہور ہیت وان ایک قوال کا لڑکا تھا اور ہنوز ہیں نومبر ۱۷۳۸
عیسوی کو مقام ہنوور میں پیدا ہوا تھا اوسکے باپ نے اول تو اوسکو
کچھ پڑھایا نہیں چودہ برس کی عمر میں ہنوور کی رجمنٹ میں نوکری
کی اور ۱۷۵۷ یا ۱۷۵۸ میں اوس رجمنٹ کے ساتھ انگلینڈ کو گیا
یہ نہیں معلوم کہ اوسنے اس نوکری کو کب چھوڑا لیکن بعد تکلیفات
بیشمار کے جو خصوصاً بسبب نجاننے انگریزی زبان کے درپیش
ہوئی تھیں وہ بارکشایر میں لوگوں کو استعمال آلات علم موسیقی
کے سکھانے لگا بیت صاحب نے جبکو کہ عقل اور رسائی ذہن
ہرشل صاحب کی دریافت ہوگئی تھی ۱۷۶۵ عیسوی میں گرجہ
ہالیفاکس میں اوسکو * ارگن نواز کہ یہ ایک انگریزی باجا ہے
مقرر کیا وہ سال آیندہ میں اسی عہدہ پر باتھ میں مقرر ہوا
تو اوسکو یہاں پر علم ریاضی کا شوق ہوا اور باوجود محنت
بارہ یا چودہ گھنٹہ ارگن بجانیکے وہ کتابیں علم ریاضی
کی مطالعہ کرتا تھا اس علم کی کتابیں پڑھنے
سے اوسکا دل علم ہیئت میں بہت لگا اور انجام کار اسی
میں اوسنے ناموری حاصل کی اور بہت مشہور ہوا
* ایک روز داسطے دیکھنے آثار عجیبہ سیارات کے
جسکا بیان اوسنے پڑھا تھا اوسنے ایک دوربین
دو قدم یعنی ایک اپنے ہمسایہ سے قرض لی اوسنے
اس دوربین سے اجرام سماوی کو دیکھا اور اونکے مشاہدہ
سے اتنا خوش و خرم ہوا کہ اوسنے ایک دوربین خریدکرنیکا

اوسکو کیا لیکن آلہ مذکور کی قیمت اوسکے استطاعت سے باہر سمجھکر
اوسنے خود دوربین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب ہوا
اوسنے کئی دوربین بنائین جبکہ وہ آئینہ واسطے دوربین کے
بناتا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گھسا کرتا تھا اور بیچ مین کھانے اور
پینے کا کچھ خیال رکھتا تھا اوسکی بہن اوسکو تھوڑا سا کھانا کھلا
دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سواے گڑھنے شیشون کے کسی اور
بات مین ضایع نہین کرتا تھا اوسنے ایک دوربین سات قدم
لمبی بنائی اور اوسکے لیے دو سے سے زیادہ شیشہ گڑھے اور
تب ایک شیشہ دوربین کے قابل بنا یا تیسری مارچ ۱۷۸۱ کو
وہ اپنی بنائی ہوئی دوربین سے ستارون کو دیکھ رہا تھا کہ اتفاقًا
اوسکی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جسکو اوسنے بسبب کچھ شبہ کے جو کہ
اوسکو چند باعث سے پیدا ہوے تھے بغور دیکھا اور انجام کار
اوسنے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اوسکو یقین واثق ہوا کہ
وہ کوئی سیارہ نامعلوم ہے اسطرح سے ہرشل صاحب نے ایک سیارہ
جدید کو جو کہ اب بنام جارجیم ساوس ہرشل اور یورینس کی مشہور ہے
دریافت کیا تھا اوسنے بعدہ اس سیارہ کے متعلق چار چاند دریافت
کیے جارج سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدردانی کے اوسکے
تین ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستارے نمودار ہوتے تھے
وہ رات بھر نہین سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا اور اس سبب سے اوسنے بہت
سی ترقیان علم ہیئت مین کین یہ مشہور ہیئت دان تراسی برس کی عمر مین پچیسوین
اگست ۱۸۲۲ء کو اس دار فانی سے رحلت کر گیا اور اپنا نام نیک اس جہان مین چھوڑ گیا

ذکر مہندس طامس سمپسن کا

یہ اکمل کملای زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم ریاضی کا
بیچ مدرسہ بادشاہی کے ۲۰ تاریخ اگست سنہ ۱۷۱۰ عیسوی کو بیچ بارکت بوسورتھ کے
پیدا ہوا تھا اسکو بہت بڑا خطاب حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا ٭ بیان
اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنایا کرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ
اوسکو سکھایا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم مین بہت کم کوشش
کرتا تھا ٭ ۱۱ تاریخ مئی سنہ ۱۷۲۴ مین جو ایک نہایت مشہور گرہن سورج کا
واقع ہوا تھا تو اوسکو دیکھکر سمپسن کو نہایت شوق علم ہیئت کی طرف ہوا
کہ مین بھی اس علم کو حاصل کر کر باعث گرہن اور پیشتر کہدینا اوسکا
معلوم کرون چنانچہ اوسی روز سے اوسنے طرف علم ریاضی کے بہت رجوع
کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ مین مشغول ہو گیا
یعنی بطور قرینہ منجمون کے لوگون کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک وہ اس
کام کو کرتا رہا اور اس بات مین بھی وہ بہت مشہور ہو گیا لیکن ان ہی ایامون
مین اوسنے مختلف فاضلون اور عالمون کی کتابین در باب ہیئت
کے مطالعہ کین اور عرصہ قلیل مین وہ بہت اچھا ہیئت دان مشہور ہو گیا
بعد تحصیل علم ہیئت کے اوسنے طرف معاش کے توجہ کی اور دار الخلافہ
شہر لندن مین آکر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی
کر لی اور بعد شادی کے اوسکے دو فرزند اور ہوئے یہ شخص اپنے
پیشہ پارچہ بافی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ اوقات
فرصت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہین رکھتا تھا

اور چند روز مین اہل ہنگ مین اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑون
لوگ اشراف اسکے شاگرد ہو گئے ۱۸۳۳ء مین اونے ایک نیا رسالہ درباب
علم مقادیر سیال کے چھپایا اور ۱۸۳۷ء مین ایک کتاب درباب قواعد
حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن
جواب مضمونون کے جو کہ مشتمل اوپر نہایت اچھے اچھے مضامین
کے ہے تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی مین بیچ
مقام ستوک ہولم کے داخل ہوا اور بعد ازان ایک کتاب جبر مقابلہ
وغیرہ کی واسطے مبتدیون کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابین اس
علم مین اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئین کہ بیان اونکا باعث
طول ہے ۱۸۴۳ء عیسوی مین علوم ریاضی کا مدرس بادشاہی
مدرسہ مین بیچ مقام ولوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا سر مجلس
بادشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز علاقہ پر
ممتاز رہا ۱۴ تاریخ مئی ۱۸۶۱ء عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا
بعد وفات اس کامل زمانہ کے اوسکی بیوی کو پنشن حضور کیطرف
سے مقرر ہوئی ✤

ذکر چارلس ہطن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزون مین گذرا ہے ۱۷۳۷ء
عیسوی مین بیچ نیوکیسل کے پیدا ہوا تھا شروع عمر سے
اونے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ مین
نہایت مشہور اس فن مین مشہور ہو گیا اور بہتیرے

آدمیون سے اس علم مین سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے بادشاہی جنگی مدرسہ مین اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور بیچ خطا اوسکو اڈن برغ کے مدارس مین سے ملا سنہ ۱۷۹۶ عیسوی مین ایک کتاب دو جلد والی مین قاموس علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف کی اور سنہ ۱۷۹۸ع مین ایک کتاب مجموعہ ریاضات کا تصنیف کی جس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس مین سکھائی جاتی ہے بعد اسکے اوسنے شمول ڈاکٹر پیرس اور ڈاکٹر شا صاحب کے ایک کتاب عجیب علوم فلسفہ مین تیار کی اور اوسکے عوض مین اوسکو ساٹھ ہزار روپیہ بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے بباعث پیرسالی کے علاقہ کو چھوڑ دیا اور گھر مین ارام سے بیٹھا اور پانچ ہزار روپیہ پنشن کے اس فاضل کے مقرر ہوگئے ✤ سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین اس ریاضی دان نے وفات پائی ✤

ذکر مہندسان جیمس برنولی اور جان برنولی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھون نے اس علم مین کمال حاصل کیا تھا مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضائل ظاہری و باطنی جیمس برنولی سنہ ۱۶۵۴ع مین بیچ مقام بیل کے پیدا ہوا تھا اور اکثر کتب اس علم مین تصنیف کین اور بہتیری باتین اسمین ایجاد کین اور سنہ ۱۷۰۵ع مین مرگیا ✤ زبدہ ارباب مہندسان جان برنولی بھائی جیمس برنولی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہان تک کہ دنیا اوسکو لئیق رقیب شہنشاہ الحکما نیوٹن اور مہندس لب نظر کا کہتے ہین صرف

اس بات سے معلوم ہوجائیگا کہ وہ کیا کچھ تھا ۱۸۴۲ء میں اس شخص نے وفات پائی

ذکر مہندس یولیر کا

زبدۂ ہیأتیان یولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان میں اوس سے
پیشتر کوئی شخص علم ریاضی میں ایسا کم ہوا ہے اور کوئی نظیر ریاضی دانی کے
یہ شخص علوم فلسفہ میں مہارت کمال رکھتا تھا [illegible] میں
جو کہ اقلیم [illegible] میں واقع ہے پیدا ہوا اور [illegible] علوم کی
[illegible] جہان [illegible] کا شاگرد ہوا [illegible] اوسکی
دانائی [illegible] ذہن ظاہر ہوئی [illegible] علم ریاضی میں اوس سے
کامل ہوگیا جب کہ آوازہ اوسکے علم و کمال کا ایک جہان میں بلند ہوا
اور ہر جگہ اوسکی فضیلت کا چرچا پھیلا اوسوقت ملکہ شہنشاہ کتھرائن فرمان
فرماے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ [illegible] علوم [illegible]
ملکہ جہان کے دربار میں حاضر ہوا اور جیسا کہ لوازمہ اعزاز اور مدارات
لایق شاہنشاہوں کے ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی یولیر نے کی فریڈرک اعظم
پادشاہ پروشیا اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ یولیر شہر پیٹرزبرگ
دار الخلافۂ روس میں تشریف لے گیا تو ۱۷۸۳ع عیسوی میں اوس جگہ
اوسنے وفات پائی اگر چند روز پہلے وفات کے وہ اندھا ہوگیا
تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس
حالت میں اوسنے اصول جبر مقابلہ کے تصنیف کیے اور مسائل
علمی در باب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتابیں علوم ریاضی اور فلسفہ اور
الہیات میں تصنیف کیں اور وہ تمام فرنگستان میں بہت

مروج اور مشہور ہین *

ذکر لب نظر کا ۴۵

یہ فاضل اور ریاضی دان یکہ زمان ۲۳ جون سنہ ۱۶۴۶ع بمقام لیپ سِک کے جو اقلیم جرمنی مین ہے پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا * جب کہ اُسکی عمر چھہ برس کی تھی اوسکا والد مر گیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت مین بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا اوسکو بخوبی ثمرہ ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضلون اور عالمون مین سے ہوگیا اوسنے زبانین لاٹن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تواریخ فلسفہ اور ریاضی اور الہیات دیکھین اور ان علمون مین کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہوگیا اور جب کہ لوگون نے جانا کہ اللہ تعالے نے اپنے بندون مین سے ایک بڑا عالی شخص دنیا مین ظاہر کیا ہے اوس وقت ہر شخص اسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اسنے پائے اور آخر کو مصاحب اوّل شہنشاہ جرمنی کا ہوگیا سنہ ۱۶۷۲ عیسوی مین وہ شہر پیرس دار الخلافہ اقلیم فرانس مین آیا اور وہان علوم ریاضی مین کمال حاصل کیا وہان کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازان انگلستان مین بھی آیا اور وہان کے فاضلون سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نیوطن مین بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نیوطن تو یہ فرماتے تھے کہ مینے علم تفادیرستیال ایجاد کیا ہے اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اس بات مین جھگڑا رہا * اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچہری فاضلون کی حضور بادشاہ

بجہاز انگلستان کیطرف سے مقرر ہوئی کہ اس بات کا فیصلہ کرین چنانچہ اون فاضلون نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوٹن نے اس علم اعظم کو ایجاد کیا + لب نظر کی بہت تصنیفات ہین اور اوسنے بہت سی کتابین مختلف علوم مین بیچ مختلف زبانون کے مثل زبان یونانی اور لاٹن اور فرانسیسی اور جرمنی مین تصنیف کین جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر کے ہین + لب نظر نے ۲۱ تاریخ نومبر ۱۷۱۶ء مین اپنی جان بحق سونپی +

ذکر لاگرانش کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتین عجیب و غریب علم ریاضی مین ایجاد کین ۱۷۳۶ عیسوی مین بیچ مقام طرن کے پیدا ہوا اوائل عمر مین اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر مین معلم اوّل ریاضی کا بیچ بادشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اوسنے علم مقادیر سیالی مین بہت باتین لکھین اوسنے درباب حساب حرکات اور مجموع اجسام سیال کی بہت باتین عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ ظاہر کین اوسنے مختلف کتب اس علم مین تصنیف کین جو کہ نہایت مشہور و معروف ہین اس شخص نے بباعث اپنے علم کے بہت بڑے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو ۱۸۱۳ء مین اس جہان گذران سے گذر گیا اور صرف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا +

ہیئت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی مین بہت بڑا کامل فاضل ۱۷۴۹ء مین

بیچ مقام بیومان لین Beaumont Lenox کے پیدا ہوا تھا اُس مقام مین اٹھے یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ مین ہو گیا یہ شخص خود بہت بڑا عالی خاندان اور امیر تھا جب کہ وہ پیرس دار الخلافہ اقلیم فرانس مین آیا وہان بسبب اوسکی عجیب لیاقتون کے اوسکی بہت شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس مین داخل ہوا سنہ ۱۷۹۹ عیسوی مین وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن جب کہ سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مین لیوشن بونا پارٹ اوسکی جگہہ وزیر ہوا اوسوقت لاپلاس سرگروہ سنٹ یعنی حکام فرانس کا ہوا بعد اسکے اوسکو علاقہ جلیلہ مارکویس کا حاصل ہوا + سنہ ۱۸۲۷ عیسوی مین یہ نیک نام شخص اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابین علوم ہیئت اور ریاضی مین چھوڑ گیا جو کہ اوسکی عالی لیاقتون مین کی دال ہین +

حال علامہ زمان و افضل الفضلا لارڈ فرانسس بیکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جیمس اوّل بادشاہ انگلستان کا تھا باپ اس فاضل کا سر نکولس بیکن تھا یہ فاضل علاوہ اپنی زبان کے زبانون لاٹن اور یونانی مین کمال رکھتا تھا یہ شخص سنہ ۱۵۶۱ عیسوی مین پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج مین تربیت پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار رسائی اور فضیلت کے اوسکی پیشانی سے ظاہر تھے جبکہ ۱۶ برس کی عمر کا ہوا تو اوسنے جو علوم کہ اوس مدرسہ مین سکھائے جاتے تھے سب مین

کمال حاصل کیا اور بعد اوسکے وہ علوم فلسفہ مین داخل ہوگیا اور
اس علم مین اوسنے بڑی ترقی کی اور فرنگستان مین وہ اس علم مین
پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر مین ملک فرانس مین سفر کیا اور وہان
ایک کتاب بشرح حالات فرنگستان کی تصنیف کی لیکن بباعث موت
اوسکے باپ کے وہ جلدی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور وہان
امیر کبیر ارل استصکس سے دوستی پیدا ہوگئی اور یہ امیر کبیر اون دنون
ملکہ معظمہ شاہزادی الیزبت فرمان فرمای انگلستان کے ہان نہایت
اختیار رکھتا تھا وہ بیکن صاحب کو بباعث اونکی فضیلت کے بہت
عزیز رکھتا تھا حتی کہ اوسنے حضور ملکہ کے ہان سے ۱۸ - ہزار روپیہ کی
زمین جاگیر مین دلوادی * جبکہ شاہ جیمس اول تخت انگلستان پر جلوہ
افروز ہوا تو اوسکی سلطنت مین اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی ۱۶۱۶ سنہ ع
مین مصاحبان خاص بادشاہی مین داخل ہوا اندنون مین اسنے قوانین
سلطنت انگلستان کے لکھے * ۱۶۱۷ سنہ مین اوسکو علاقہ بادشاہی مہر
رکھنے کا ملا جو کہ وہان نہایت عالی اور جلیل القدر علاقون مین سے
شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار سلطنت کے
سپرد تھے اوسوقت علوم فلسفہ کی تحصیل مین مشغول تھا ۱۶۲۰ سنہ ع
مین اوسنے مشہور و معروف کتاب مسمی آلہ جدید واسطے مسائل طبیعی جسکو
انگریزی مین + نوومم اورگنیم + کہتے ہین تصنیف کی ۱۶۲۱ سنہ عیسوی
مین وہ + وائی کونٹ سنیٹ البین کا مقرر ہوا یعنی وہ صوبہ داری
مقام مذکور پہ مقرر ہوا + لیکن اختلافات قسمت کے دیکھنے چاہیے
کہ کیا تو اس فاضل کی اندنون مین یہ حکومت اور شان بھی

بایکایک ایک بڑی کمبختی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی ۱۶۲۱ء کو بادشاہ
کی بارگاہ مین یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہین اور بجرم رشوت
ستانی کے وہ علاقون سے موقوف ہوئے اور چار لاکھہ روپیہ اوسپر
جرمانہ ہوا اور قیدخانہ مین اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید
رہین قید ہوئے + کہتے ہین کہ بیکن صاحب کے نوکرون نے بہت رشوت
لی تھی اور اسی سبب سے اوسپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا + اگرچہ یہ
فاضل تھوڑے دن قید رہکر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اوسکو
وہ روپیہ جو اوسپر جرمانہ کیا تھا اوسے دیا اور مجلس حکام مین بھی اوسکو
جگہہ ملی + پانچ برس پچھلی عمر کے اوسنے مصروف شغل علوم و فنون گذارکر
۱۹- اپریل ۱۶۲۶ء مین اوسنے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور
عاقل اور ذہین تھا چنانچہ اوسکے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے
اوسکے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہین اہل انگلنڈ اوسکو پیغمبر علوم و فنون
کہتے ہین تصویر انکی درج صفحہ دوسرے مین ہوتی ہے، +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے ۱۶۳۲ء عیسوی مین بیچ مقام رنگٹن کے
پیدا ہوا اوسنے اوّل مدرسہ ویسٹمنسٹر مین تربیت پائی بچپن سے
یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنون
مین سکھائے جاتے تھے جسکو وہ بہت ناپسند کرتا تھا اس واسطے کہ فلسفہ
یونانی مین وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہمل تکرارون کے اور کچھ نہین ہے

شبیہ بیکن صاحب

اور اوسکے سیکھنے سے سوائے تعصب کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا ہے یہ فاضل
حکیم دس کارتیز کی کتابین علم فلسفہ مین پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اوسکی رائے کا
وہ پیرو نہ تھا + اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشہ طبابت
نہین کیا + سنہ ۱۶۶۴ عیسوی مین وہ ملک الامان یعنی جرمنی مین گیا
اور وہان جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ الامان مین
رہتا تھا یہ اوسکا سکرتری مقرر ہوا بعد ایک سال کے وہ پھر انگلستان
مین چلا آیا اور وہان جو فضلا اور حکماء دہر تھے اونسے صحبت اور
ملاقات رکھنی شروع کی اور علم طبیعی کی تحصیل مین بدل و جان مشغول
ہوا اور یہ حکیم علم الہیات اور منطق مین کامل مشہور ہے + یہ شخص مختلف
علاقہ جلیلہ ملکی پر ممتاز ہوا + حقیقت یہ ہے کہ اسکی عقل اور ذہن کو ارسطو
اور افلاطون کبھی نہین پہونچ سکتے اسکی تصنیفات بہت ہین دو جلدون
مین اوسنے کتابین عقل اور فہم انسان پر تصنیف کین اور ایک
کتاب اوسنے درباب تربیت کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ
کے اور اور بہت سی کتابین تصنیف کین اور چند کتابین درباب
مذہب کے بھی لکھین + ۲۸ - اکتوبر سنہ ۱۷۰۴ عیسوی مین فاضل
اکمل نے وفات پائی +

ذکر عمدۃ الشعراء فرنگستان ملٹن کا

افصح الفصحا جناب ملٹن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکے زبان
مین فصاحت بہت ہے اور اسکی برابر فرنگستان مین اور
اور بلاد مین بہت کم شاعر گذرے ہین + ۹ دسمبر سنہ ۱۶۰۸ ع

مین مقام دار الخلافہ لندن مین پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر مین
اوسنے علوم رائج الوقت مین کمال حاصل کیا اور بیچ تحصیل شعر
وسخن کے آدھی رات گئے تک پڑھتا رہتا تھا اور سترہ برس
کی عمر مین اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان
لاٹن مین بہت مداخلت تھی حتی کہ وہ اوس زبان مین بہت اچھے
اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری مین اتنی محنت کی کہ وہ
اندھا ہوگیا اسکے تصنیفات بہت ہین جنمین سے ایک قصہ جسکا
نام ٭ گم شدن باغ بہشت از دست آدم ٭ نہایت مشہور
ومعروف ہے کہ جسکی لطافت وفصاحت وبلاغت اور اشارہ و
کنایہ صنائع وبدائع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے
کیا حوصلہ کہ اوسکی رنگینی عبارت مین کچھ لکھے ٭ یہ کتاب سب
مدارس مین مروج ہے ٭ یہ شاعر ۱۶۷۴ء مین مرگیا بعض صاحب
کہ اونکو جاہلا کہنا چاہیے فرماتے ہین کہ زبان انگریزی مین شاعری
نہین ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی مین نظم
ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان مین نہین فارسی زبان کے اشعار
کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کرسکے
اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہوسکتا ہے جو کہ زبان انگریزی
اور فارسی دونون سے واقف ہو فقط ٭ ٭

ذکر ملک الشعراء ولیم شیکسپیر ٭

یہ شاعر انگلستان مین بہت نامی گرامی گذرا ہو اسکی سی شہرت اور کسی شاعر نے نہین پائی

یہ شاعر مقام سٹریٹ فرڈ جو کہ وارک شائر مین ہے ۱۵۶۴ء ماہ اپریل
مین پیدا ہوا تھا اوائل عمر مین اس نے کہ زبان سے ایک مدرسہ مین علم
تحصیل کیا لیکن بباعث اسکے کہ اسکا باپ بہت غریب تھا اور
اوسکے دس بیٹے اور بیٹیان تھین تو شکسپیر صاحب لاچار مدرسہ
کو چھوڑ کر بتلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو یہ کہتے ہین
کہ اسنے کچھ علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضون کی راے خلاف
ہے + ۱۷ برس کی عمر مین اوسنے اپنی شادی کرلی + چونکہ یہ اکثر
دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت نامی اور صاحب کمال شخص گذرے ہین
اونکے ذہن اور علم خداداد ہوتے ہین کچھ اونکے واسطے محنت
درکار نہین ہوتی چنانچہ شکسپیر صاحب چھوٹی عمر سے نہایت عمدہ اشعار
کہنے لگے تھے + جبکہ اونکی شادی ہوگئی تو وہ صحبت خراب مین
بیٹھنے لگے اور بباعث اسکے اونھون نے ایک ہرن ایک امیر
زادہ طامس لیوسی کا چورایا اوسنے اس امر کی نالش کی اور بوقت
نالش کے شکسپیر صاحب نے ایک ہجو اوس امیر کی نظم مین بہت عمدہ تصنیف
کی اس باعث سے وہ اور بھی رنجیدہ اور خفا ہوا + لاچار شکسپیر صاحب
اپنے گانو کو چھوڑکر دار الخلافہ شہر لندن مین چلے آئے جبکہ یہ شہر مین
پہونچے تو کوئی اونکا دوست نہین تھا اور محتاج کمال تھے لاچار
ہوکر اسی حالت بیکسی مین اونھون نے یہ تجویز کی کہ وہ جوے خانہ کے
دروازہ پر جا بیٹھین اور جو کوئی وہان کھیلنے آوے اوسکے گھوڑے
کی خبرداری کیا کرین اسطرح پر اونھون نے تھوڑے عرصہ تک
گذارہ کیا غرض کہ اوسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات مین

مشغول رہنا آخر کو لوگون نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف
کی اور تمام شہر مین بہت شہرت ہوگئی یہان تک کہ ملکہ معظمہ شاہزادی
ایلزبیت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شیکسپیر صاحب نے
جو کھیل نظم مین تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ و دوران کے اونکی نقلین
ہوئین بادشاہزادی اوسکی لیاقتون کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی
اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی
کے دربار مین اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر و رئیس اوسکی عزت
کرنے لگے ✣ ارل یعنی صوبہ دار مقام سوتھمتن کا اوسکو بہت عزیز
رکھنے لگا اور ایک دفعہ ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا ✣
اخیر عمر شیکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام مین گذری اوسنے
بسبب اپنے عجیب و غریب لیاقتون کے کہ کاسیکو کسیکو میسر آتی ہین
بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گانو سٹریٹ فرد مین
جاکر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ع مین ترپین برس کی
عمر مین وفات پائی اور اوسکی یادگاری کے واسطے ایک عمارت
یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسرے مین درج ہوئی ہے

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانای روم

حضرت شروع ۶۰۴ھ مین پیدا ہوئے اور شہر بلخ کے جو کہ خراسان
مین واقع ہے جاے ولادت اس بزرگ شخص کی ہے اور اوائل
عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل مین مشغول رہا اور اپنی زندگی
تنہائی مین بیچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتون کی گذاری ✣ صوفی ایک

شبیہ ملک الشعراء ولیم شکسپیر
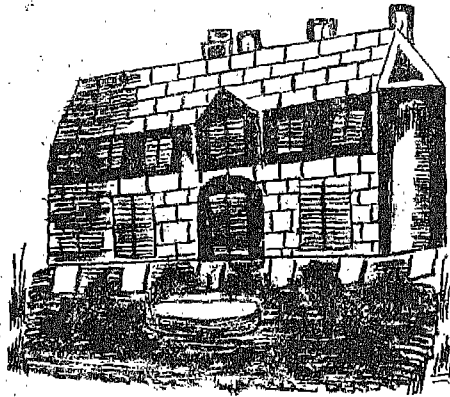
فرقہ ہے اکثر ولایتون مین اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہین اور بڑا مطلب ان لوگون کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت مین بیان کرین اور یہ لوگ اوسب اپنے خدا کا اور تعجب اوسکی صنعتون کا کیا کرتے ہین چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے کہ دانائی ان ہی باتون سے حاصل ہوتی ہے ایرانیون مین مذہب صوفیہ اور یونانیون مین سینیا اور ہندؤن مین ویدانت اور ایک خاص الامانیون کے حکمت کی ایک اصل ہی جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب جسکو مولانائے روم کی مثنوی کہتے ہین ہے اور اوسکے مطالعہ سے خوبی ذہن اور تیزی عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اکثر مقامات اس کتاب مین ہین کہ معنی اونکے اچھے اچھے اوستادون سے نہین حل ہوسکے اس کتاب مین مختلف داستانین اور سنجیدہ باتین لکھین ہین تمام مشرقی شاعرون مین سے جلال الدین زبان مبالغہ کی بہت کم استعمال مین لایا ہے یہ فاضل بے بدل زمانہ اور برگزیدہ دوران سے تھا اور اوس ولایت مین اب تک کوئی شخص اس حسب ونسب کا نہین ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتین لکھی ہین اسکا بڑا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہین چاہیے اور کسی بیگانی محفل مین اگر جا کر بیٹھین تو کبھی ایسے کلام نہین کرنی چاہیے کہ لوگ بیوقوف سمجھین وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس مین جا کر بیٹھے تو اوسکا مثل منافق کے مسجد مین اور کودک کے مکتب مین اور اسیر کے زندان مین بیٹھا رہے اگرچہ اشعار مولانا کے بہت مشہور ہین پھر بھی چند اشعار مین بھی درج کرتا ہون ٭

نظم

تا نقش خیال دوست باماست	مارا ہمہ عمر خود تماشاست
انجا کہ وصال دوستان نیست	واللہ کہ میان خانہ صحراست
وانجا کہ مراد دل برآید	یک خار بہ از ہزار خرماست

ولہ

اے دوست قبولم کن وجانم بستان	مستم کن وازہر دو جہانم بستان
باہرچہ دلم قرار گیرد بے تو	آتش بمن اندر زن وزانم بستان

ولہ

آن کس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند	فرزند وعیال وخانمان راچہ کند
دیوانہ کنی ہردو جہانش بخشی	دیوانۂ تو ہردو جہان راچہ کند

ولہ

خوش باش کہ خوش نہاد باشد صوفی	از باطن خویش شاد باشد صوفی
صوفی صافی ست غم برو ننشیند	کیخسرو کیقباد باشد صوفی

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر ۱۲۰۰ء عیسوی کے اخیر مین پیدا ہوا تھا اور کئی اوسنے کتابین تصنیف کین اور اوسمین بہت مشہور یہ ہین مثنوی خسرو شیرین اور مثنوی لیلی ومجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر وسکندر نامہ ❊ نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہین اور حقیقت مین اوسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور زبردست الفاظون سے آراستہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہین لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکو بہت توجہ اسبابات پر تھی

اسکی عبارت بہت رنگین اور سیاسی ہوا اور بچون کی سمجھ مین مشکل سے آوے
اور سیاست اوسکی کتاب سے موافق رونق عام کے نہ رہی اوسکی کتابین
تمام ضخیم و شیرین بلاغت سے پکی ان مین سے بہت خوش لطیفے اور یادستین
داستان کا بہرام گور اور شکاری کی مندرج ہے بکار اوسکی ہر کتاب
بہت طولانی ہے اور دلچسپ نہین

حال حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو مصلح اور باپ عبد اللہ شیرازی تھا جو ظہور
اسکا اتابک سعد زنگی کے دور مین تھا اسی سبب سے تخلص اپنا
سعدی کیا فضل و کمال مین عدیم المثل تھا ایکسو دس برس دنیا
مین رہا اکثر ربع مسکون پھرا اور بہت سے ملکون کا اوسنے دیکھا
پدر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتابک کے ملازمون مین تھا
علوم ظاہری اوسنے شیخ شمس الدین ابو الفرج بن جوزی سے مدرسہ
نظامیہ مین بیچ بغداد کے تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کے ساتوین
باب کی بارہوین حکایت مین کیا ہے یہ حضرت مرید شیخ شہاب الدین
سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا مین بھی انکا ہوا ہے ارادت اوسکی
اس مصرع سے مفہوم ہوتی ہے مصرع مرا پیر دانائے مرشد
شہاب ٭ مدت عمر اپنی مین چودہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا
پھر جنگ و جہاد کے واسطے روم کیطرف گیا اور ہندوستان مین
جو وارد ہوا تو بتخانہ سومنات کو دیکھنے گیا چنانچہ اسکا حال
آٹھوین باب کی اخیر کہانی مین مذکور ہے ٭ اخیر مین

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضون کے کلام
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتابک نے بنا دیا تھا غرض اس مین بیٹھ
رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر فقیر اوسکی زیارت کو جاتے
تھے اور لذیذ لذیذ کھانے اوسکے واسطے لاتے تھے شیخ قدرے
تناول کرتا اور باقی مسکینون اور محتاجون کو بانٹ دیتا اسپر بھی اگر
کچھ بچ رہتا تو زنبیل مین رکھکر صومعے کے تابدان کے باہر شیراز
کے لکڑ ہارون کے لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اوسکے مکان کے
تلے سے گذرتے تو اس طعام لطیف کو کھاتے + لطف یہ ہے کہ شیخ
با وصف کشف وکمال کے لطایف ظرایف مین بھی بے مثال تھا
ہمیشہ صاحبان فضل وبلاغت سے اختلاط وارتباط رکھتا تھا +
گلستان بوستان اوسکے فضل وبلاغت پر دال ہین بعد اسکے بلاد
فارس وشیراز مین بڑے بڑے شاعر وفاضل ہوئے لیکن سخن کے
مرتبہ مین اوسکو کوئی نہ پہونچا اور وہ رتبہ کسیکو حاصل نہوا
لیکن ہند مین امیر خسرو ملک سخن وبادشاہ شاعران زمین اس
ملک مین معاصر اسکا گذرا ہے اسکی زبان دانی کا شیخ بھی قایل و
کلام پر اوسکے دل سے مائل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان
غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلایا تب اوسنے عذر اپنی
پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو دہلوی اس فن مین کامل ہے اسکو غنیمت
سمجھو اور عزیز رکھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو مغتنم جانا
اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اوسکو مقتضیات سے بچانو اور مین کتاب مستطاب
خاص گلستان بوستان بھیجتا ہون اس سے اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا کہ میری

ملاقات سے حاصل ہوگا ✤ یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اونکو ایک عالم جانتا ہے اور میری تعریف کچھ ضرور نہین ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب مین لکھتا ہون اسکو دیکھکر اوسکی بلاغت اور فصاحت پر خیال کرنا چاہیئے ✤

غزل

اے ماہ عالم سوز من از من چرا رنجیدۂ
اے شمع شب افروز من از من چرا رنجیدۂ

خواہم ترا مہمان کنم تا جان و دل قربان کنم
جای تو در چشمان کنم از من چرا رنجیدۂ

ای جان من جانان من پیش نگہ سلطان من
یک شب بیا مہمان من از من چرا رنجیدۂ

من عاشق روی توام از جان خریدار توام
تا زندہ ام یار توام از من چرا رنجیدۂ

من عاشق دیوانہ ام اندر جہان افسانہ ام
تو شمع من پروانہ ام از من چرا رنجیدۂ

رنجیدۂ رنجیدۂ از من گناہے دیدۂ
دانم گنہ بخشیدۂ از من چرا رنجیدۂ

بنگر بحسرت چون شدم سرگشتہ چون مجنون شدم
چون لالہ دل پرخون شدم از من چرا رنجیدۂ

گر من بمیرم در غمت خونم شود بر گردنت
فردا بگیرم دامنت از من چرا رنجیدۂ

ای سرو خوش بالای من ای دلبر رعنای من
لعل لبت حلوای من از من چرا رنجیدۂ

من سعدی دلخواہ تو ابرو کشم چون پا و تو
من یار نیکو خواہ تو از من چرا رنجیدۂ

خواجہ حافظ

یہ شاعر باشندہ شہر شیراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک مین ہو دیوان حافظ

اسکی کتاب دیوان ملکون مین مشہور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے
اور اس شخص کو بلبل گلشن سخنوری کا اور طوطی شکرستان بلاغت گستری
کا کہتے ہین اور بیچ علم قرائت یعنی خوش الحانی کے مہارت کمال
رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز مین صبح تک قرآن نہایت خوش
آوازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی ۷۹۲ھ
ہجری ہے اور چونکہ مدفن اوسکا خاک مصلی ہے اسی واسطے تاریخ
وفات اوسکی + خاک مصلی ہے + چونکہ اشعار اوسکے تمام
ملکون مین مشہور ہین اور انگریزی زبان مین بھی ترجمہ ہوئے ہین
اسی واسطے چند اشعار چیدہ اوسکے مین بھی لکھتا ہون فقط +

نظم

بشنو این قصه که خود را ز غم آزاده کنی — خون خوری گر طلب روزی ننهاده کنی
آخر الامر گل کوزه گران خواهد شد — حالیا فکر سبو کن که پر از باده کنی
جهد کن آنکه در ایام گل و فصل بهار — عیش با آدمی چند پری زاده کنی
تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف — مگر اسباب بزرگی همه آماده کنی
خاطرت کی رقم فیض پذیرد هیهات — مگر از نقش پراگنده ورق ساده کنی
کار خود گر بخدا باز گذاری حافظ — ای بسا عیش که از بخت خداداده کنی

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکے اشعار مین لطافت اور متانت بہت تھی اصل ا

یہ شاعر عدیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور مصنف تذکرہ ہفت اقلیم لکھتا ہے کہ اوایل عمر مین یہ فاضل مشہور دکن مین وارد ہوا لیکن اوس جگہہ بباعث اوسکی نہ ترقی ہونے کے اس طرف چلا آیا اور مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت خاطرداری کی اور بہت پرسان حال اوسکا رہا لیکن جب مسیح الدین نے وفات پائی اوسوقت عبدالرحیم خان خانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت سنکر اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطرداری بہت کی اور شاعری اور اخلاق مین نہایت مشہور اور نیکنام ہوا یہان تک کہ حضرت شہنشاہ اکبر نے اوسکی شہرت سنکر طلب کیا اور بیچ زمرۂ بندگان خاص کے ممتاز کیا اور بہت تواضع کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال مین اس صفحہ روزگار سے جاتا رہا اور بوقت وفات کے دو رباعی پڑھین اونکو مین بھی ذیل مین لکھتا ہون

رباعی

عرفی دم نزع است وہمان مستی تو
فرداست کہ دست نقد فردوس بکف

آخر بچہ مایہ بار بربستی تو
جو باے متاع است وتہی دستی تو

رباعی

یارب برعفوت بہ پناہ آمدہ ام
چشمی بکرم بخش کہ از غایت شوق

سرتا بقدم غرق گناہ آمدہ ام
بی دیدہ وبا امید نگاہ آمدہ ام

حال فردوسی کا

ہماری راے مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین ہے
جہان اسقدر شاعر گذرے ہون گے جسقدر کہ فارس مین پائے گئے ہین
بہت سی کتابین فارسی نظم مین ایسی ہین کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان
کی کافی نہین ہے لیکن سب شاعر ایسے نہین ہین کہ اونکی تصنیفات لایق
پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات
لایق پڑھنے کے ہین لیکن چند ایسے ہین جو لاثانی ہین اور جنکی تصنیفات کے
ملاحظہ کرنے سے حظ کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فردوسی اور سعدی
وغیرہ ٭ واضح ہو کہ پہلے لوگ ایران کے دین محمدی نہین رکھتے تھے
وہ آتش پرست تھے اور اسوقت مین بہت سی کتابین تاریخ وغیرہ
کی نظم مین بیچ زبان فارسی کے تھین اور ان نظم کی کتابون
مین بہت خوبی اور فصاحت حال دلیرون اور بادشاہون سلف
کا لکھا ہوا تھا اور ازبسکہ بعض آدمی بڑے شجاع اور زورآور زمانہ سلف
مین ملک ایران مین گذرے تھے تو شاعرون نے اونکو دیو ٹھہرا دیا ہے
ساتوین صدی عیسوی مین مسلمانون نے ایران کو فتح کیا اوسوقت
بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر ایرانی
کتابون ایرانی کو غارت کیا اور اس ترکیب سے قدیم اشعار
اور نظم کی کتابین ملک فارس کا نام ونشان نہین رہا ایسے
برے حال مین نوین صدی عیسوی تک فارس جاری رہا
اور اس وقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور کئی صوبہ دار اہل اسلام

مین سے خاندان شاہی سے آزاد ہوگئے اور علحدہ علحدہ بادشاہ بن
بیٹھے اور ان بادشاہون نے قدردانی علوم اور فنون کی بخوبی کی لیکن
اسوقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار ہوا تھا لیکن جب اخیر کو دسوین
صدی عیسوی مین محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران کے فتح کیے تو
اس عہد مین ہم اول فردوسی کا نام سنتے ہین حقیقت مین یہ بڑا شاعر تھا
اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص سنہ ۹۴۰ عیسوی مین
بیچ گانون شاداب کے کہ ضلع طوس جو ملک خراسان مین واقع ہے پیدا ہوا
اسکا باپ بطور باغبان کے حاکم طوس کا نوکر تھا اور فردوسی اور اسکا
بھائی کچھ محنت مزدوری کرکر گذارہ کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا
کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل مین مختلف مضامین سوچا
کرتا اور تحصیل علوم مین بھی مشغول رہتا اور اسطرح سے بہت سے سال
گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمسایون مین سے فردوسی اور اوسکے
برادرون سے عداوت رکھنے لگا تھا اور اوسنے اکثر ستانا شروع رکھتا تھا
اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر ہوا اور اپنے بھائی کو
کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک مین چل بسو لیکن یہ بات اوسکے
بھائی نے قبول نکی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی کے راہی ہوا
اور وہان ان دنون مین سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان
علم کا بڑا تھا اور اہل علم اور ہنر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار مین
بہت سے شاعر اور فاضل موجود رہتے تھے اس اوقات مین ایک پرانی
تاریخ جسمین حال بادشاہون ایران کا جو قبل از پیدائش حضرت پیغمبر
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذری تھے مندرج تھا ظاہر ہوے تھے اور

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران
مذکور کو شاعری مین اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ سے
اوسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر شاعرون نے کچھہ کچھہ نمونہ اپنی لیاقتون کا
سلطان مذکور کی خدمت مین پیش کیا اور فردوسی بیان کرتا ہے کہ
جب مین شہر غزنی مین وارد ہوا تو مین نہایت حیران ہوا کہ مین کسطور
سے رسائی سلطان تک پیدا کرون اور اپنی لیاقت اوسکے روبرو
ظاہر کرون لیکن اخیر کو ایک کتاب مسمی باشد نامہ جسکے نام کی حکایت صحیح
ایک نسخہ اوسکے ہاتھہ آیا اور اوس مین سے اوسنے چند مقامون کو نظم مین
لکھکر ایک اپنے دوست کی معرفت سلطان محمود کی خدمت مین بھیجا اور
محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کرکے اونھین نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ
تاریخ مذکور زمانہ سلف کی فردوسی ایران تیار کرے اور سلطان نے
اقرار کیا کہ فی شعر ایک اشرفی دونگا فردوسی نے یہ معلوم کرکر خوشی خوشی
اس کار عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کے ایک تو ہمیشہ کو نیکنامی
اور دوم دولت حاصل ہوگی اختیار کیا فردوسی ہمہ تن اس کتاب کے
طیار کرنے مین مصروف ہوگیا اور تیس برس تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ
کتاب مذکور یعنی تاریخ کی جسکا نام شاہ نامہ رکھا گیا طیار ہوئی لیکن اس عرصہ
مین بہت سی تبدیلین واقع ہوئین تھین جو جو پرانے دوست فردوسی
کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہوگئے تھے یا اون مین سے
جو تھے گردش دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہوگئے
تھے اور دربار سلطان مین نئی نئی صورتین نظر آتی تھین اور یہ نئے
اشخاص بڑے فردوسی کو دیکھکر اوسکی حقارت کرتے تھے جسسبب

بڑی فکر مین اور کمال محنت کے بہت کمزور اور ناتوان ہو گیا تھا ۔
علاوہ ازین بدنصیبی فردوسی کے سبب یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز
تھا اوسے بادشاہ بہت چاہتا تھا اس شخص اور فردوسی مین دشمنی
ہو گئی اور اسیواسطے اسنے سلطان کے کان مین بہت بری باتین بنسبت
فردوسی کے پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کے خلاف ہے اور
دین محمدی سے پھرا ہوا ہے اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اوسنے یہ کہا کہ
فردوسی نے اپنی کتاب شاہنامہ مین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی ہے
اگرچہ اور امور مین محمود بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اوسنے غیبت فردوسی
کو مان لیا اور جب اس شاعر بزرگ نے شاہنامہ کو تمام کر کے سلطان
کو نذر گذرانی تو اوسنے کچھ تعریف یا آفرین اوسکی محنت پر نکی اور
انعام نذر کا تو کچھ ذکر بھی نکیا فردوسی نے بہت مدت تک
انتظار کیا کہ بادشاہ اوسے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنے وطن
مین جاکر اپنی باقی زندگی کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اوسکو ایک
کوڑی بھی ندی آخرکار فردوسی نے چند اشعار کہے کہ مضمون اونکا یہ تھا
کہ سلطان جو کہ مثل ایک بحر کے ہے اور گو مین نے اوسمین غوطہ مارا لیکن موتی
میرے ہاتھ نلگے تو وہ میری قسمت کی خطا ہے اور نہ سلطان کی فیاضی بحر کی
ثنایان چند عاقل آدمیون نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامے کے
بالائے سر نہ ہوا تو چند اشعار کا تو اوسے کیا خیال ہو تو محمود کیا اپنا اقرار پورا
کرتے کہ فردوسی کو ایک رنج دیا اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ سلطان نے
جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ مین فی شعر ایک اشرفی انعام دونگا تو
شاہنامہ کے ساٹھ ہزار شعر ہین تو بموجب اقرار کے اوسے ساٹھ ہزار

اشرفیان فردوسی کو دینی قرار پائی تھین لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے بجاے ساٹھ ہزار اشرفی کے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھجدیے اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری شاہنامہ کا ہے ✤ جسوقت یہ روپیہ پہونچا اسوقت فردوسی حمام مین غسل کر رہا تھا اور یہ خبر سنکر نہایت رنجیدہ اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالیان سنائین اور اس روپیہ کو اپنے نوکرون مین جو اسوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھکر افسر جو درم لیکر آئے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور کیفیت ماجرا بیان کیا یہ سنکر محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسوقت فردوسی کو ہاتھی کے پانونکے نیچے کچلوا کر مروا ڈالو لیکن فردوسی نے بہت سی عاجزی کی اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تیس برس کی برباد گئی اور تمام اوسکی امیدین جاتی رہین اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور از بسکہ اسکے دل مین نہایت رنج تھا تو اوسنے ایک ہجو سلطان کی لکھکر اور اوسپر اپنی مہر کر کر ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیجدی اور یہ کہا کہ جب سلطان امور ریاست کے باعث سے بہت دق ہو اوسوقت یہ کاغذ اوسکے ہاتھ مین دے دینا ✤ اس ہجو مین سلطان کی نہایت برائی لکھی تھی اور اوسمین یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہے ✤ جب سلطان محمود نے یہ ہجو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب مین آیا اور اوسنے فردوسی کی تلاش مین اپنے آدمیونکو ہر سمت مین بھیجا اسوقت مین فردوسی نے شہر بغداد مین پناہ لی تھی اور وہ جو وہان خلیفہ تھے اونھون نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اونکی تعریف مین ایکہزار شعر اپنی کتاب شاہنامہ مین زیادہ کر دیے ✤ ان دنوں مین قادر باللہ

خلیفہ بغداد مین تھے اور اونکے پاس محمود غزنوی سے ایک شخص پیغام واسطے حوالہ کر دینے فردوسی کے گیا اور چونکہ خلیفہ مذکور واسقدر طاقت نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا مقابلہ کر سکے تو اس باعث سے فردوسی یہان سے بھی بھاگا اور شہرون مین سفر کرتا ہوا مدت تک آوارہ پھر کیا اور یہ خوف اوسپر ہر وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اوسے گرفتار نکر لیوے آخر کو جب وہ بہت مفلس اور بیمار ہو گیا تب اوسنے طرف اپنے وطن طوس کے کوچ کیا اس ارادہ سے کہ قبل از مرنے کے ایک دفعہ اپنے وطن کو اور دیکھ لون + اسوقت مین فردوسی کی ایک بیٹی تھی اور یہ اوسکے ساتھ تھی اور اوسیکے باعث سے اوسنے اس ایام پیری مین زندگی کاٹی تھی پس وہ اپنے وطن طوس مین پہنچکر کہ یہان وہ اپنی اوایل عمر مین بطور باغبان کے نوکر تھا اوسنے وفات پائی اور اسی مقام مین دفن ہوا + جب سلطان غزنوی نے حال وفات فردوسی کا سنا اوسنے بہت افسوس کیا اور اب اوسنے ساٹھ ہزار اشرفی اوسکی بیٹی مذکور کے پاس بھیجی مین لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسیقدر عالی مزاج جسقدر کہ اوسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفیین قبول نکین اور کہا کہ ہمین بادشاہون کی دولت سے کیا غرض ہے +

بیان شیخ ابو الفضل وزیر شہنشاہ اکبر کا

اکبر بادشاہ نے بمقتضاے قدر دانی کے اپنے جلوس کے اونیسوین برس مین شیخ ابو الفضل شیخ مبارک کے بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا تھا اپنے پاس بلایا اور اوسکی ذہانت اور علم کو دیکھکر نہایت خوش ہوا

اور دن بدن بادشاہ کا مورد الطاف ہو کر پایہ اوسکے مرتبہ کا امراے عظام اور وزراے کرام سے زیادہ ہو کر بادشاہ کا مقرب اس سببہ ہوا کہ مقرب بادشاہ کی درگاہ کے اسیر حسد لے گئے اور شاہزادے ارکان دولت سے اتفاق کر کے درپے اس بات کے ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کرین اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کے زمانہ مین کلام اللہ کی تفسیر تصنیف کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس مین درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے مرنے کے بعد چند نسخہ لکھوا کر اکثر ولایتون کی طرف بھجوا دیے اور موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو اکبر بادشاہ کے نام سے مزین نہ کیا اکبر اس بات کو دریافت ہونے سے بہت آزردہ ہوا اور شیخ پر بہت عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پاکر بادشاہ کی خاطر مین رنجش بڑھا دی اور شیخ کو مجرے سے منع کروا دیا لاکن شیخ تقرب کے زمانہ مین اکثر عرض کیا کرتا تھا کہ مین سوا بادشاہ کے کسی اور کو نہین جانتا اور شاہزادون سے بھی ملتجی نہین ہوتا اس سبب سے وہ سب لوگ مجھ سے آزردہ رہتے ہین اور اکبر بھی اس بات کو خوب جانتا تھا اور اوسکی مصاحبت اور عقلمندی سے بہت خوش تھا اسواسطے بعد کتنے دن کے تقصیر اوسکی معاف کر کر اوسکے حال پر عنایت فرمائی اور اوسکی جدائی بے ضرورت جان پر روا نہ رکھتا تھا بعد ازان وہ واسطے انجام دینے ضرورت کی خدمتون کے دکن مین سرانجام کرنیکیواسطے مامور ہوا اور اس ممالک مین بڑی خدمتین بہت تدبیر اور محنت سے بجا لایا جبکہ شیخ بموجب طلب بادشاہ کے دار الخلافہ آگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جو کہ شیخ سے آزردہ رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خبر سنکر اور قابو پاکر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سرکشی اور نافرمانی مین شاہزادہ کا رفیق اور بادشاہ کی درگاہ کا مغضوب تھا اس بات پر آمادہ کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ذمہ لیکر جلد دکن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور اوجین کے قریب پہونچ کر راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا ارادہ کیا شیخ نے بمقتضاے شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رہکر مردانگی کی داد دی اور اپنے ہمراہیون کے ساتھ غنیم پر بہت حملہ کیا راجپوتون مین سے ایک جماعت کثیر نے ہجوم کر کے اطراف و جوانب سے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول ۴۷ جلوس مین مطابق ایک ہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیزہ کے زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سر تن سے جدا کر کے الہ آباد مین شاہزادہ کی خدمت مین بھیجدیا اکبر یہ خبر سنکر بیخود ہوا اور رنج سینہ اور منہہ پر ہاتھ مارا اور راے رایان پتر داس کو کہ اوس حدود کا فوجدار اور منصب سہ ہزاری سے سرافراز تھا شیخ عبد الرحمن بن شیخ ابو الفضل اور امرا کو واسطے نرسنگہ کے استیصال کے متعین کر کے حکم دیا کہ جب تک اوس بدنصیب کا سر نہ لاوین لڑائی سے ہاتھ نہ اوٹھاوین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذرا کہ شیخ کے سر کے بدلے اوس کافر کا سر کیا قدر رکھتا ہے اوسکے زن اور بچہ کو بھی سولی پر کھینچنا اور دوزخ مین پہونچانا چاہیے ابو الفضل عقل اور فہم مین بے نظیر تھا کلام اوسکا نہایت دقیق اور مضبوط ہے کتب تصنیف اوسکی بھی بہت ہین اکبر نامہ اور آئین اکبری اور ابو الفضل بہت مشہور اور بزرگ

کتابین اس فاضل کی تصنیف سے ہین

شیخ ابو الفیض فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتا زمان کا شیخ مبارک ہے جو علوم وفنون اور شعر شاعری مین عدیم المثال تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم مین کمال رکھتا تھا + حضرت شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز رکھتا تھا اور شہنشاہ ہند کے یہان سے خطاب ملک الشعرا تھا ایک کتاب علم اخلاق مین مسمی نوادر الکلم اسنے تصنیف کی کہ اوسمین کوئی حرف منقوط نہین ہے اور تفسیر کلام کی بے نقطہ تالیف کی اور نام اوسکا سواطع الالہام رکھا اور اوسکے دیوان مین اشعار پندرہ ہزار ہین اور قصہ نل دمن کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم مین کیا اور برابر اوسکے فصیح اور بلیغ فارسی مین کوئی کتاب نہین ہے بعد حصول علوم وفنون زبان فارسی مین اس فاضل نے قصد تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا اور بھیس تبدیل کر کر شہر کاشی مین جاکر علم شاستر اچھے اچھے پنڈتوں سے تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنون مین بھی اونکے برابر بہت کم ہوتے ہین بعد حصول شاستر کے اوسنے اکثر کتب بزرگ کو شاستری زبان مین سے فارسی مین ترجمہ کی چنانچہ کتاب نیلاوتی اور مہابھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی مین ترجمہ کیا حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا + جلوس کے چالیسوین سال مین اسباب زندگانی کا اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا +

محمد بن علی المشہور شیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشائخ کہتے ہیں اور نام جد پدری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونوں بزرگ ماوراء النہر سے وارد ہندوستان ہوئے اور بداؤن میں سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بداؤں میں تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مر گیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر میں یہ شخص فاضل کامل بھی ہو گیا اور اسی عمر میں مرید شیخ فرید کا ہو گیا اور باجازت پیر کے دہلی میں تشریف لائے اور یہ جناب بہت تھا اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۸ ربیع الاول ۷۲۵ھ ہجری میں وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشعار کہنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ ضیار نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا درباب تکفیر حضرت شیخ نظام کے فتوی لکھا اور جب کہ وہ فتوی شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اوس وقت حضرت نے بھی دو بیتیں لکھیں

ضیائے بے ضیا گر کافرم خواند	چراغ کذب را نبود فروغے
مسلمان خوانمش بہر مکافات	دروغے را چہ آید جز دروغے

امیر خسرو المشہور بہ طوطی ہند

بلخ سے امیر لاچین پدر بزرگوار امیر خسرو کا بہ تلاش روزگار ہندوستان میں تشریف لائے

اور بیچ پٹیالے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہین تولد ہوئے اور
جبکہ عمر چار سال کی ہوئی تو اوسوقت امیر لاچین دہلی مین تشریف
لائے اور بعد چند روز کے رحلت کی اور بعد اوسکے امیر خسرو نے کچھ
تحصیل علوم مین کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغیت سے امیر خسرو
کے گذرے تب اونہون نے ارادۂ صحبت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین
اولیا کا کیا اور مرید ہو گئے اور امیر خسرو سے نظام الدین اولیا کو
بہت محبت ہو گئی اور خسرو محرم راز اون کے ہو گئے ایک دفعہ
کا ذکر ہے کہ چند اشعار امیر خسرو نے بیچ تعریف حضرت نظام الدین کی
لکھکر لے گئے اور اونکی مجلس مین اونکو پڑھا اور حضرت موصوف اون
اشعار کو سنکر نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھہ سے کیا
چاہتا ہے اونھون نے کہا کہ مین صرف یہ چاہتا ہون کہ حضرت کی
قدوم کی برکت سے میرے کلام مین شیرینی ہو جاوے چنانچہ اس جگہہ
مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
کہ چارپائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اوسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر
اور تھوڑی سی کھالے چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز مین
اوسکے کلام مین نہایت شیرینی اور فصاحت ہو گئی اور امیر خسرو نے
چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گذارے اور ہر شب قران شریف
ختم کرتے تھے ٭ امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے
سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہون کی
خدمت مین رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ پائین لاہور
کے اور ملتان کے تاتاریون اور مغلون کے ہات سے مارا گیا اوسوقت

خسرو بھی اونکے ساتھ تھے چنانچہ اونکو بھی مقید کرکے بلخ کو لے گئے اور بعد دو سال کے اونھون نے خراسان سے خلاصی پائی اور پھر وہ ہندوستان مین تشریف لائے اور سلطان بلبن کی خدمت مین مشرف ہوئے اور مجلس شاہی مین ایک قصیدہ مرثیہ سلطان محمد کی اپنی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صغیر اور کبیر کو ایک دفعہ ہی رونا آگیا اور سب واب بادشاہی سمجھ کر وہان سے ہٹ گئے اور خاص بادشاہ کو رونا آگیا ہرچند بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہو سکا اور اسقدر گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو تپ آگیا اور اوسی بیماری مین اس جہان سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین تغلق لکھنوتی کیطرف تشریف لے گیا اوسوقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے پیر کی سنکر نہایت مغموم ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور پیر کی قبر پر جا بیٹھے اور بعد چھ مہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات خواجہ حسن نے لکھی ہے اور وہ ذیل مین مرقوم ہے

ابیات

میر خسرو خسرو ملک سخن	آن محیط فضل و دریای کمال
نظم او دلکش تر از ماء معین	نثر او صافی تر از آب زلال
از پئی جستن تاریخ او	چون نہادم سر بزانوی خیال
شد عدیم المثل یک تاریخ او	دیگری شد طوطی شکر مقال

اوسکی تصانیف کا حال اسطرپر ہے کہ امیر خسرو خود فرماتے ہین
کہ مین نے پانسے ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف
کیے اور بہت سی کتابین مشہور و معروف اوسکی تصنیف سے ہین؛

ذکر کملای ہند از قوم ہنود حال والمیکی جی مہاراج

صاحبان دانش وبینش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم مین ایسے ایسے فاضل
اور کامل شخص قوم ہنود مین گذرے ہین کہ وہ فضیلت مین اچھے اچھے
حکمار فرنگ اور یونان کے سے کم نہین تھے لیکن نہایت افسوس کی
بات ہے کہ اون بزرگون کے حالات نہین ملتے سوائے نام کے ہم اور کچھ
نہین پاتے ہم کیا کرین کہ ہمارے ہم وطنون نے کبھی اسطرف توجہ
نہین کی کہ ایسے ایسے خدارسیدہ اور کامل شخصون کے حالات لکھین
لیکن خیر جیسا کچھ مجکو پانچ چار بزرگون کا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور
راست راست ان چند اوراق مین درج کرتا ہون چنانچہ اوّل مین
ذکر والمیکی جی کا کرونگا جو ہنود مین والمیکی جو کہ مصنف پاک کتاب
رامائن کے ہین بہت مشہور بزرگ گذرے ہین نہایت افسوس کی بات
ہے کہ ہمکو کسی کتاب مین نہین معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہ پیدا ہوے
اہل فرنگ نے اس بات سے کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود
مین گذرے ہین اونکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ پندرہ یا سولہ برس پیشتر سن عیسوی کے والمیکی جی کے قدوم کی برکت
سے باغ ہستی کو رونق تھی + بیان کرتے ہین کہ والمیکی جی ایک
غریب کے گھر پیدا ہوے تھے اور اس باعث سے کہ اونکے مربی مفلس

تھے اونھون نے بڑی عمر تک تربیت نہین پائی اور بے علم رہے جبکہ
بڑی عمر ہوئی تو اونکو غرض پڑا کہ اپنے ماباپ کی پرورش کرین لاچار
اونھون نے پیشہ ٹھگی اور قزاقی کا اختیار کیا (اور اندنون مین یہ بزرگ
شخص بالکل علم کی روشنی سے جاہل تھے) اور ایک جنگل مین رہنا
شروع کیا اور اضلاع ہوگلی اور کرشنا گڈھ مین جو مسافر کہ گذرا
اوسکو لوٹنا اور قتل کرنا اختیار کیا یہ معلوم نہین کہ یہ پیشہ اونھون نے
کب تک رکھا + اور سبب چھوڑ دینے اس بدپیشہ کا یہ ہوا کہ ایک روز
تین برہمن جنکو ہمارے بزرگ برہما اور وشن اور نارد کہتے ہین اوس
جنگل مین سے گذرے جہان کہ والمیکی جی رہتے تھے والمیکی جی نے
جب ان تین برہمنون کو دیکھا مستعد اونکے قتل کا ہوا اور چاہا کہ
اونکو جان سے ہلاک کرکر اونکا مال لے لیجے لیکن اون برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی اول تو ہماری بات سن لے بعد ازان تجکو اختیار ہے
تو چاہے جو کچھ ہمارا کیجیو والمیکی نے قبول کیا تب اون تین برہمنون نے
کہا کہ اے والمیکی تو جو رب العالمین کے بندون کو مارتا ہے اور ستاتا ہے
اور اس گناہ عظیم مین داخل ہوتا ہے اسکا کیا باعث ہے اوسنے جواب دیا کہ
واسطے پرورش اپنے ما اور باپ اور کنبہ کی یہ کام کرتا ہون تب اون برہمنون
نے یہ کہا کہ ایک بات تو اپنے ماباپ سے پوچھ آ کہ تو جو گناہ کرتا ہے اور جانین تلف
کرتا ہے تیرے گناہ کو وہ بھی شریک ہونگے یا نہین یعنی جبکہ تجکو تیرے اعمالون کی سزا ہوگی تو تیرے
شریک تیرے ما اور باپ بھی رہین گے یا نہین یہ بات والمیکی نے قبول
کی اور اون تینون برہمنون کو تین درختون سے بخوبی مضبوط باندھکے
خود اپنے گھر اس سوال کا جواب استفسار کرنے چلا گیا جب وہ گھر پہنچا

اونسے اپنی والدہ اور باپ سے پوچھا کہ مین جو تمھارے واسطے یہ گناہ
کرتا ہون اسکے تم بھی شریک ہو یا نہین اونھون نے صاف جواب دیا کہ ہم
اس پاپ مین تیرے شریک نہین جو کوئی جیسا فعل کریگا اوسکا عوض
رب العالمین خاص اوس شخص کو جسنے فعل مذکور کیا ہو دیگا ۔ یہ سنکر
والمیکی جی کے دل مین اثر پیدا ہوا اور دل مین خیال کیا کہ مین اتنا گناہ
ناحق کرتا ہون کسواسطے کہ میرا کوئی شریک نہین اور واپس آنکر اون
تینون برہمنون مذکور کو درخت سے کھولکر خلاص کیا اور اونکے روبرو
توبہ کی کہ ایسی حرکت اور فعل نالائق پھر نکرونگا جیسے والمیکی جی
مہاراج نے اس امر کو ترک کیا اور قادر مطلق کی جناب مین توبہ کی
اور پشیمان ہوا ۔ اور اب توجہ اونکی اس بات پر ہوئی کہ کسطرح سے
علوم و فنون مین کمال حاصل کرنا چاہیے چنانچہ علم کی تلاش مین وہ چتر
بن مین جو کہ ایک جنگل آٹھ میل کے فاصلہ پر چترکوٹ سے ہے چلے گئے
(چترکوٹ ایک پہاڑ قریب الہ آباد کے ہے) اور اون دنون مین رکیشر
لوگ یعنی بڑے فاضل و عالم خدا رسیدہ شخص اوس جنگل مین ایشر
کی یاد مین رہا کرتے تھے وہان جاکر والمیکی جی مہاراج نے ایک
رکیشر سے علم حاصل کیا اور نہایت کمال حاصل کیا لیکن مدت تحصیل
علم بخوبی تحقیق نہین ہے ۔ بعد تحصیل کے وہ اوسی جنگل مین
رہا کرتے اور یاد حق اور تحصیل علوم و فلسفہ مین مشغول تھے ۔ یہ
نہین معلوم ہوتا کہ کس زمانہ سے والمیکی جی نے اشعار تصنیف
کرنے شروع کیے لیکن اونکی استعداد فن شاعری مین بہت کامل تھی
جب مہاراج رامچندر سامی نے راون والی لنکا یعنی سیلان پر

فتح پائی اور واپس واسطے لینے راج اجودھیا کے آئے تو تمام رکھیشر واسطے مبارکبادی کے گئے اوسوقت مین مہاراج والمیکی جی بھی تشریف رام چندر سامی سنے وقت بن وباس لیتے جلا وطنی مین بیچ جنگل تپ بن کے والمیکی جی مہاراج کے گھر کو ریکھر رونق اور فخر دیا ہمکو نہین معلوم کہ یہ رکھیشر کب مرے اور کس سال مین اونکی زندگی کا انجام ہوا + انکی تصنیفات مین سے نہایت مشہور اور پاک کتاب رامائن ہے ٭ ان خدا رسیدہ کا حال بہت دلچسپ اور بڑا ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ مین صرف مختصراً لکھنا حالات کاملین کا ہے اسی واسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی

حال مہاراج کرشن دویاپن بیاس جی کا

تمام ہنود کے فاضلون اور خدا رسیدون مین سے بیاس جی مہاراج بہت مشہور و معروف ہین اور انکو ہنود بڑے دیوتاؤن اور رکھیشرون مین سمجھتے ہین یہ مہاراج کسی جاے جمنا کے کنارہ پر پیدا ہوئے تھے اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳ - سو برس (یعنی سی دسہ صد سال) گذرے ہین بیاس کے پتا یعنی والد کا نام پرسرام مہاراج تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور ان دنون مین انکی بڑی شہرت تھی اور خاص اونکے شاگرد پندرہ ہزار تھے اونکی تصنیفات مین سے ایک بڑی کتاب وشن پران ہے + انکی والدہ کا نام ستی وتی ہے جو کہ ایک راجہ کی بیٹی تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب مچھلی پکڑنیوالے

کو جو جمنا کے کنارہ رہا کرتا تھا ویدی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک
روز پرسرام مہاراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھکر
اوسپر عاشق ہوگئے اور بعد اوسکے اوس سے بیاس جی مہاراج پیدا
ہوئے ✤ بیاس جی نے تمام ✤ وید ✤ وشن سے سیکھے تھے ✤ بیاس جی
مہاراج نے ایک عورت مسمی سکھی سے شادی کرلی اور جنگل جسکا نام ودیکا
تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ جنگل ہمالا کے نیچے واقع ہے ✤ اور
اوس تنہائی مین مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی بھارت
کی لڑائی واقع ہوئی اوسوقت یہ وہان سے چلے آئے تھے یہ نہایت
عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کرکشیتر کے درمیان پانڈون اور کورون
مین ہوئی تھی مہاراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے ✤ پہلے
زمانہ مین مختلف دانایان ہنود نے وید کہے تھے لیکن سب پریشان
پڑے ہوئے تھے اون سبکو جمع کرکر اور خود بھی اونمین ترمیم و تصحیح
کرکرا ون ایک اور مقدس کتابون کو چار وید ون مین تقسیم کیا اور
اونکے نام یہ ہین ✤ رگ وید ✤ سام وید ✤ ججر وید ✤ اتھروا وید ✤
ان مقدس کتابون کو لوگ بہت کم جانتے ہین اور جو کوئی ایک وید کو
بھی ان مین سے جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے ✤ سوای
ان مقدس کتابون کے مہاراج بیاس جی نے کتابین وید انت
پر بھی لکھین علاوہ اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہابھارت
ان ہی مہاراج کی تصنیف کی ہوئی ہے یہ کتاب نظم مین ہے جسمین
زیادہ ایک لاکھ سے شعر ہین ✤ مہابھارت بڑی مشہور کتاب اور
ہر دل عزیز اور متبرک ہے فارسی زبان مین اسکو فیضی نے ترجمہ کیا اور

سرنو واس نے زبان اڑیسہ یعنی اوڑیسہ کی زبان مین اور راستو کندلی نے پیچ زبان اسامی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان مین ترجمہ کیا + مہابھارت نظم مین راماین سے جو کہ والمیکی نے کہی ہے دوم درجہ پڑہتے + سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات مین سے ہے اور اس کتاب کی تصنیف مین مہاراج نارد نے بیاس جی کی بہت مدد کی ہے + اس کتاب مین کرشن جی مہاراج کی مضمون وغیرہ کا حال ہے + علاوہ ان کتابون کے جو اوپر مذکور ہوئین بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی مذہبی کتابین جنپر کہ دین ہنود کی بنیاد ہے اسی خدارسیدہ کی تصنیف کی ہوئی ہین + ہمین انکی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا +

ذکر شنکراچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہین یعنی سوا ے ذات پاک کے وہ اور کسیکو نہین مانتے تھے اور ویدانتیون کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوا ذات رب العالمین کے اور کسیکو نہین مانتے ہین یہ مہاراج مقام وکن کے کسی گانو نہین بیچ سنہ ء کے باغ جہان پر موجود ہو ہوے تھے کہتے ہین کہ جس زمانہ مین شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اوس زمانہ مین اکثر لوگ ہنود کافر ہو گئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری ہو گئے تھے خصوصًا اون دنون مین مذہب جین بدھون کا جسکو جینی بھی کہتے ہین بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دین لیکن اس

موقع پر شنکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا
ہوئے کہتے ہین کہ یہ ایک بیوہ کے شکم سے کہ جنے بعد بیوہ ہونے کے
کبھی مرد کی شکل نہین دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے جبکہ یہ بڑے ہوئے
تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور فاضل مشہور ہوئے۔ اور ارادہ اونھون نے
غارت کرنا مذہب کا فرون یعنی منھ بندھون کا چاہا چنانچہ شہر کاشی یعنی
بنارس مین وہان کے راجہ کے پاس امرسنگھ سیوڑہ یعنی بانی مذہب
جینی کا رہتا تھا ایک روز شنکر سامی نے کہا کہ اے راجہ آج گنگا اتنی
چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جائیگا لیکن ایک کشتی آویگی تو اسمین بیٹھ جائیو
تو بچ جاوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امرسنگھ سیوڑہ مذکور کو
یہ معلوم ہوا کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھکر راجہ اور سیوڑہ محل
کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے
اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہون اوسوقت ایک
کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اوس کشتی مین کود ے لیکن قبل از
کودنے راجہ کے وہ سیوڑہ اوسمین کود پڑا چنانچہ کودتے ہی وہ
سیوڑہ سب سے نیچے کے زینے گنگا پر جا پڑا اور مر گیا اور پھر جو راجہ
نے دیکھا تو کچھ بھی نہین ہے پھر معلوم ہوا کہ اصل مین گنگا نہین چڑھی تھی
صرف شنکر سامی کی کرامات تھی کہ اونھون نے واسطے مارنے
اوس نابکار کافر کے یہ کیا تھا بعد مدت اس شخص کے تمام
کتابین اس مذہب کی شنکر سامی نے دریا مین پھکوا دین اور
اپنی کتابون کو دوبارہ رواج دیا اور مقولے وحدانیت کے سکھلائے
غرض کہ یہ مہارلج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاستر ہنود کے

ہوئے ہین یہ لوگ ایسے ہوئے ہین کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ
ان لوگون کے حال بخوبی لکھے جاوٗن لیکن لاچار ہون اور پاتا ہون
کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنانا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہوگئی نیز یہ لکھکر
اسی مختصر پر قناعت کی گئی +

ذکر مہندس بھاسکر کا

یہ شخص بہت بڑا عقلمند اور مہندس ہندمین گذرا ہے اسکے برابر
ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم
ہنود مین نہین ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر بنارس مین بیچ ۱۱۵۰ء
کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہمارے ساستر کی غلطیون کو درست
کیا لیکن اکثر ہندو اسکے قول پر عمل نہین کرتے اگرچہ اوسکو اپنا
بزرگ سمجھتے ہین لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہین وہ اوسکے
کلام کو کلام ہندوان پر ترجیح دیتے ہین کسی شاستر مین لکھا ہے کہ زمین مثل
آئینہ کے ہے اور کہین یہ لکھا ہے کہ وہ مثل مثلث کے ہے بھاسکر
نے ان لغو باتون کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کروی ہے
یہان سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے + شاستر مین لکھا ہے
کہ زمین سانپ کے پھن اور کچھوے اور آٹھ ہاتھیون پر سہارا پائے
ہوئے ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاستر مین لکھا ہے لیکن محض غلط
ہے اور نے فرمایا کہ زمین ہوا مین ہمارے معبود حقیقی کے ہاتھ مین معلق
ہے + شاستر مین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو مین جو سمیرو پہاڑ ہے اوسکے
نیچے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہو جاتی ہے اس ظاہراور

اوایہات غلطی کو مہاراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات غلط محض ہے + غرض کہ اسی طور پر اِس کامل مہندس نے بہت غلطیان نکالین اور انکی کتاب بہت مشہور بہ معروف سدھانت شرومنی ہے + کتاب حساب مین مسمی نیلاوتی اپنے لڑکے کے واسطے اسنے تصنیف کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب بیج گنت علم ریاضی مین نہایت عمدہ ہے اور اوسمین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اہل عرب کے جبر مقابلہ سے ہزار درجہ بہتر ہے خصوصًا جہان کہ بھاسکر مہاراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان کیا ہے وہ واقع مین بہت خوب ہے اور اس سے اوسکی فضیلت اور قابلیت بخوبی عیان ہوتی ہے وفات کا سن اس مہندس اور حکیم اکمل کا معلوم نہین فقط

خاتمۃ الطبع +

ارباب فرہنگ و دانش و واقفان فراست و بینش پر پوشیدہ نرہے کہ یہ ایک کتاب عمدہ و نایاب جامع نوادر انتخاب انتہی غایت کے عالی مضامین جسکا نام تذکرۃ الکاملین ہے علت غائی تالیف سے اس عمدہ تاریخ کی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ جو زبان فرنگ سے نابلد ہین وہ فی الجملہ احوال کملاے و فضلاے یونان اور روم قدیم اور فرنگستان و ممالک شرقی سے آگاہ ہون اور اونکے حالات اور مسائل لبیطہ سے مطلع ہوکر وسعت

استعلام حالات باستانی سے ذخیرہ کامیابی حاصل کریں
چنانچہ اس کتاب نادر کو پہلے جناب کمالات انتساب بڑے
واقف علوم وفنون جناب ماسٹر رام چندر صاحب سابق
ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ نے تالیف کیا اور
بہ اجازت جناب موصوف الذکر کے چھپی اب بار چہارم
حسب فرمائش شائقین سے بتوجہ عالی متہمل مروت
و فتوت جناب منشی پراگ نرائن صاحب بالقابہ
مطبع منشی نولکشور واقع کانپور ماہ
فروری سنہ ۱۸۹۶ء میں چھپی

راے درگا پرشاد ۔
گلشن غیرت ۔ حکایات دلچسپ و مرغوب
مصنفہ سید غلام حیدر خان
اکسٹرا اسسٹنٹ ۔
گلشن سروری ۔ عمدہ عمدہ نصیحتیں
اور اچھی اچھی تعلیمیں لکھی ہیں مصنفہ
مولوی مفتی غلام سرور صاحب مرحوم
لاہوری ۔
کیمیائے حکمت ۔ حصہ اول شہر لیف
علم اداب و راست گوئی کے فوائد
حکمیہ و حکایات مصنفہ مولوی اوحد الدین
احمد مدرس ۔
بحر الحقیقۃ ۔ نصائح واسطے اصلاح
نفس کے مصنفہ حسن تخلص ۔
باغ ارم ۔ خلاصہ شش دفتر مثنوی
مولوی روم مولفہ مولوی ستعان ۔
چشمہ فیض ۔ ترجمہ پندنامہ عطار
مترجمہ مولوی عبد الغفور خان ۔
گلدستہ اخلاق ۔ حصہ دوم
تالیف ہرگوبند ۔ مولفہ بابو ہرگوبند
سہائے رئیس مقام کول علی گڈھ

کمشنر وکیل عدالت دیوانی آگرہ ۔
اخلاق سروری ۔ مولفہ مفتی غلام سرور
لاہوری ۔
سرور حیدری ۔ رسالہ اعتقادیہ
مولفہ سید غلام حیدر خان بہادر
تہذیب احسانی ۔ دربارہ تربیت اخلاق
انسانی مولفہ حکیم احسان علی
گلدستہ ادب اخلاق اور تدبیر
معاش کا بیان مولفہ دیبی پرشاد ۔
مجموعہ توحید ۔ جسمین چار رسالہ
شامل ہیں ۔ الف بے وجن بھجن
چند قسم تصنیف شاہ عبد الصمد
عرف رن مست خان ۔ مثنوی
اللہ نام جیو رسے بھائی پریم نامہ
حاجی ولی ۔
تحفۃ العاشقین رموزات تصوف
از شاہ عبد الصمد عرف رن
مست خان ۔
رہبر راہ حق ۔ مجموعہ فراہم
کردہ حاجی محمد زردار خان جاگیردار
راج کرولی اسمین چند رسائل شامل

ہیں۔ ۱۔ رسالہ رہبر راہ حق۔ ۲۔ رسالہ مرغوب القلوب حضرت شمس تبریز۔ ۳۔ مثنوی شاہ بو علی قلندر۔ ۴۔ مثنوی بے سر نامہ حضرت فرید الدین عطار۔ ۵۔ مثنوی چشم کشا کہ جلوہ دیدار۔ ۶۔ پریم نامہ شاہ ولی بھاکھا۔ ۷۔ مثنوی اللہ نام جیو تر بھاکی۔ ۸۔ بھجن حضرت شاہ عبد الصمد۔ ۹۔ الف بے وبھجن ۱۰۔ تحفۃ العاشقین شاہ عبد الصمد۔ ۱۱۔ مثنوی حضرت بہلول ۱۲۔ رموزات الحقیقت۔ ۱۳۔ ترجیع بند راجا عارف باللہ۔

مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار رموزات تصوف کا بیان مترجمہ مولوی یوسف صاحب۔

کتب اخلاق وتصوف فارسی

گلستان محشیٰ خرد۔ از حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔

ایضاً گلستان بتقویت قلم محشیٰ ... رنگین۔

ایضاً۔ چوب قلم جلی۔

ایضاً۔ مترجم۔ ترجمہ اردو لفظ بلفظ۔

شرح گلستان۔ نادر شرح از ملا محمد اکرم ملتانی

ایضاً۔ مسمی بہ ریاض رضوان۔ شرح از مولوی ریاض علی۔

ایضاً مسمی بہ خیابان۔ شارح حضرت سراج الدین علی خان آرزو۔

تضمین گلستان سعدی مصنفہ منشی ہرگوپال تفتہ۔

بجواب گلستان

حضرت سعدی اسی طرز د روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المرحوم بہ میرزا حبیب شیرازی۔

بہارستان جامی۔ بجواب گلستان از ملا عبد الرحمن جامی۔

خارستان محشیٰ کیاب کتاب نظم و نثر میں ہم پہلوئے گلستان ہے سولہ باب میں مصنفہ ملا مجد الدین ثانی۔